1۔ کرنتھیوں

تفسیر

مصنف:۔ ایف وین میکلائیڈ

مترجم:۔ عمانوایل دیوان

Light to My Path Book Distribution – Canada

جملہ حقوق بحق مصنف و مُترجم محفوظ ہیں

پبلشر سے پہلے تحریری منظوری کے بغیر کسی سسٹم میں محفوظ یا کسی بھی مقصد کی خاطر کہیں منتقل کرنا یا کسی برقیاتی یا مشینی طریقہ سے اِس کی عکاسی کرنا سخت منع ہے۔

مگر قارئین کرام اور خادم الدین چھوٹا اقتباس کہیں تبصرہ یا جائزہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

نام کتاب:۔	1 ۔کرنتھیوں (تفسّیر)
مصنف:۔	ایف۔وین۔میکلائیڈ
مترجم:۔	عمانوایل دیوان
پروف ریڈنگ:۔	رضیہ عمانوایل
کمپوزنگ:۔	پرنس میتھیو
تعداد:۔	ایک ہزار
ہدیہ کتاب:۔	300 روپے
اشاعت اوّل:۔	جنوری 2021

رابطہ کے لئے

عمانوایل داؤد

Mathewforjesus7@gmail.com

Whatsapp: 0923164656552

Translated and Composed by
Emmanuel Dewan

Ph: 03351470565

0923164656552 :Whatsapp

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

پیش لفظ

1۔ تعارف 10

2۔ پولس، اپلوس، کیفا اور مسیح 17

3۔ اِنسانی حکمت اور صلیب 23

4۔ مسیحِ مصلوب کو جاننا 29

5۔ رُوح کی حکمت 34

6۔ کرنتھس کی کلیسیا میں تفرقے 39

7۔ اعتراضات اُٹھائے گئے 46

8۔ آرام دہ مسیحیت 54

9۔ پرانا خمیر 60

10۔ ایمانداروں کے درمیان مقدمے بازی 69

11۔ حرامکاری 75

12۔ شادی کریں یا نہ کریں 82

13۔ مقدس کئے گئے 88

14۔ مبارک کنوارپن 94

15۔ قربانی کا گوشت 102

16۔ شخصی نمونہ	109
17۔ تاریخ سے عبرت	115
18۔ آزادی کے بندھن	124
19۔ عورت کا سر ڈھانپنا	131
20۔ عشائے ربانی	139
21۔ روحانی نعمتیں	145
22۔ ایک بدن	155
23۔ محبت صابر اور مہربان ہے	165
24۔ محبت حسد نہیں کرتی اور شیخی بھی نہیں مارتی	174
25۔ محبت مغُرور اور گستاخ نہیں / اپنی بہتری نہیں ڈھونڈتی	181
26۔ غصہ اور کسی کی خطاؤں کو یاد رکھنا	191
27۔ محبت بدی سے خوش نہیں ہوتی	198
28۔ محبت تحفظ دیتی، بھروسہ کرتی اور اُمید میں قائم رہتی ہے	206
29۔ محبت ہمیشہ ثابت قدم رہتی ہے اور کبھی ناکام نہیں ہوتی	214
30۔ زبانیں اور نبوت	222
31۔ باترتیب اور باسلیقہ عبادت	230
32۔ وہ جی اُٹھا ہے!	237
33۔ مُردوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے	246
34۔ حاصلِ کلام	253

پیش لفظ

یہ خط کرنتھس میں موجود ایسی کلیسیا کو لکھا گیا جو کئی ایک مشکلات اور مسائل سے دوچار تھی۔ کلیسیا میں تفرقے بازی تھی اور لوگوں نے اپنی اپنی پسند کے قائد چن رکھے تھے۔ حتیٰ کہ پولس رسول کی خدمت پر بھی کئی ایک سوال اُٹھائے جا رہے تھے اور اُسے بطورِ خادم شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا۔ بہت سے لوگ اپنی انسانی حکمت پر بھروسہ کرتے اور خدا کے دل کی مرضی کے مشتاق نہیں تھے۔ کچھ ہم ایمان بھائیوں پر مقدمہ بازی کئے ہوئے تھے۔ کئی لوگ حرامکاری میں مبتلا تھے اور کلیسیائی قیادت اس موضوع پر بالکل بات نہیں کر رہی تھی۔ ایماندار خداوند کی میز پر آکر نشہ کی حالت میں ہو جاتے تھے۔ کچھ لوگ تو ابھی تک اس مسئلہ پر ہی اڑے ہوئے تھے کہ آیا مسیح واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ، بُت پرستی، مُردوں کی قیامت اور کلیسیائی خدمت میں عورت کے کردار پر بھی بہت سے سوال اُٹھ رہے تھے۔ ضرورت تھی کہ ایمان کے اِن مسائل پر اُن کی رہنمائی کی جاتی۔

مقدس پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے نام یہ پہلا خط اُنہیں خدا اور اُس کے مقصد کے تعلق سے بتانے کے لئے لکھا جو کہ اُن کے ذہنوں میں ایک سوال کے طور پر گردش کر رہا تھا۔ پولس رسول نے کلیسیا کو یہ بھی صلاح دی کہ کس طرح بعض روّیوں سے نپٹنا ہے۔ اُس نے اُنہیں مسیحی طرزِ زندگی کے تعلق سے رہنمائی دی اور اُنہیں ایک دُوسرے سے پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی۔ اُس نے عبادت اور پرستش کے تعلق سے اُن کے سوالات کے جوابات بھی اس خط میں دیئے۔

کرنتھس کی کلیسیا کے نام پہلا اور دُوسرا خط اس طور سے ترتیب دیا اور تفسیر کیا گیا ہے تا کہ آپ اِسے اپنی روزمرّہ شخصی عبادت میں بھی استعمال میں لا سکیں۔ 1 کرنتھیوں کو اپنی رہنمائی کے لیے ضرور مطالعہ کریں۔ اس تفسیر کا مطلب اِسے بائبل مقدس کے مقام پر رکھنا نہیں بلکہ بائبل مقدس کو سلیس اور عام فہم انداز میں بیان کرنا ہے تا کہ قارئین خدا کے کلام کی اُتم باتوں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ ہر باب کا مطالعہ کرنے سے پہلے دیا گیا حوالہ ضرور پڑھیں۔ ہر باب کے آخر پر چند غور طلب سوالات کا بھی مطالعہ کریں اور چند اہم دُعائیہ نکات کے مطابق دُعا میں بھی وقت گزاریں۔

اِن تفاسیر کی تحریر اور تراجم کا مقصد مختلف ملکوں میں پاسبانوں اور مبشرانِ انجیل اور مسیحی ایمانداروں کی مطالعاتی ضرورت پورا کرنا ہے۔

مختلف ممالک سے موصول ہونے والے خطوط میرے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہوتے ہیں جن میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس طرح تفاسیر کی یہ کتب اُن کی خدمت میں معاون ثابت ہوئیں۔ براہ مہربانی دُعا کریں تا کہ اِس کتاب کو وصول کرنے اور مطالعہ کرنے والے برکت اور ترقی پائیں اور دُوسروں کے لئے باعثِ برکت ہوں۔ میری دُعا ہے کہ خداوند اس مطالعہ کے ذریعہ سے اور زیادہ آپ کو اپنی قربت میں لے کر آئے۔

مصنف۔ ایف۔ وین۔ میکلائیڈ

1۔ کرنتھیوں کا تعارف

مصنف

1 کرنتھیوں کے مصنف کے تعلق سے تھوڑا شک پایا جاتا ہے کہ آیا واقعی پولس رسول اِس خط کا مصنف ہے۔ 1:1 سے یہ بالکل واضح ہے جہاں وہ خود کو بطور مصنف متعارف کراتا ہے۔

پس منظر

پولس رسول کے زمانہ میں کرنتھس ایک خوشحال اور مالدار شہر تھا۔ کلیسیا میں یہودی اور غیر اقوام سے ایمان لانے والے لوگ موجود تھے جو کرنتھس شہر کی ثقافت میں پائی جانے والی بُرائی اور مال و دولت کے نشہ کے زیرِ اثر تھے۔ بطور نو مرید ایماندار وہ اپنے ماضی کی گناہ آلودہ زندگی پر غالب آنے کے لئے جانفشانی کر رہے تھے جو کہ کلیسیائی صورتحال سے بالکل واضح ہے۔

کرنتھس کی کلیسیا کے نام لکھے گئے خط کا مطالعہ کرنے سے کرنتھیس کی کلیسیا کی حقیقی ضروریات کا علم ہوتا ہے۔ کلیسیا تفرقے بازی کا شکار تھی اور اُنہوں نے اپنی اپنی پسند کے قائد کو اپنا اپنا رہنما تسلیم کر رکھا تھا۔ (1 باب 10-17 آیت) کرنتھس کے کچھ ایمانداروں نے پولس رسول کو بطور قائد رد کر دیا تھے۔ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے سامنے اپنی خدمت کا دفاع کیا۔ (4 باب 4-5 آیت) کلیسیا میں گناہ آلودہ روّیوں پر چشم پوشی کی جا رہی تھی۔

ایماندار ایمانداروں پر مقدمے بازی کر رہے تھے اور کلیسیا میں حرامکاری بھی بڑھ رہی تھی۔ پولس رسول نے اُن کے عبادتی انتظام و انصرام پر بھی اِس خط میں بات کی ہے۔ 11

باب کی 21 آیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عشائے ربانی کا بھی غلط استعمال کیا جارہا تھا جس میں لوگ اُسے کھانے پینے اور نشہ کا ذریعہ سمجھ رہے تھے۔ روحانی نعمتوں کا استعمال بھی غلط طور سے کیا جارہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ترتیب اور سلیقہ روحانی نعمتوں کے استعمال کے تعلق سے کلیسیا میں موجود نہیں تھا۔ بہت سے لوگ غلط تعلیم کا شکار ہو گئے تھے اور یہ دعویٰ بھی کرتے تھے کہ کوئی قیامت نہیں ہے۔

16 باب 8 آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پولس رسول نے یہ خط اِفسُس سے اُس وقت لکھا ہے جب اُسے کلیسیا میں مسائل اور مشکلات کا علم ہوا۔ پولس رسول نے اُنہیں یگانگت اور اتحاد و اتفاق کی طرف راغب کرنے کے لئے یہ خط لکھا۔ کرنتھس کی کلیسیا کے پہلے خط میں معروف 13 باب جس میں یہ بتایا گیا کہ ایک دُوسرے کو محبت کرنے کا کیا مطلب ہے۔

دَورِ حاضرہ میں کتاب کی اہمیت

کرنتھس کی کلیسیا کے نام یہ خط آج کی کلیسیا کو بھی یگانگت اور سچے ایمان کا پیغام دیتا ہے۔ دَورِ حاضرہ کی کلیسیا بھی مسیحی روحانی تعلیم کے تعلق سے اختلاف رائے اور مسیحی ایماندار آپس میں کشیدہ تعلقات جیسے مسائل سے دوچار ہیں۔ کرنتھس کی کلیسیا کے نام پولس رسول نے صرف اِن موضوعات پر ہی بات نہیں کی بلکہ مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہم آہنگی اور پیار و محبت سے رہنے کی اہمیت پر بھی زور دیا ہے۔

باب 1

تعارف

اِس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 1 باب 1-9 آیت)

یہ خط پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے نام لکھا تھا۔ پولس رسول کے دَور میں کرنتھس ایک تجارتی شہر تھا، یہاں پر بُت پرست قومیں آباد تھیں جو افرودائٹ دیوی، یعنی جنس و محبت کی دیوی کی پوجا کرتی تھیں۔ پولس رسول نے لگ بھگ ڈیڑھ سال کا عرصہ خدمت گزاری کا کام کرتے ہوئے یہاں پر گزارا تھا۔

کرنتھس کی کلیسیا کے نام اِس خط کے آغاز ہی میں پولس رسول اِس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی سے رسول ہونے کے لئے بلایا گیا ہے۔ وہ اپنے بلاوے کے تمام ثبوت اُن کے سامنے رکھتا ہے۔ یہ اس لئے بھی اہم تھا کہ اُنہیں معلوم ہو کہ وہ ایک اختیار کے ساتھ اُنہیں یہ خط لکھ رہا ہے۔ کلیسیا میں چلنے والے معاملات کی نوعیت کو سامنے رکھتے ہوئے اُس نے یہاں اپنے رسول ہونے کے اختیار پر زور دیا۔ اُس نے ایسے شخص کے طور پر یہ خط لکھا جس کی بلاہٹ اور اختیار خدا کی طرف سے تھا۔ خدا اُس کے وسیلہ سے کلیسیا سے کلام کر رہا تھا، لازم تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا وہ سنجیدگی سے اُسے قبول کر لیتے۔

یہ خط سوستھینس کی طرف سے بھی ہے، ہمیں اُس کی جان پہچان کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہیں (1) کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ پولس رسول کی خدمت کے وسیلہ سے دائرہ مسیحیت میں داخل ہونے والا یہ شخص کرنتھس شہر کے عبادت خانہ کا سردار تھا۔

(اعمال 18 باب 17 آیت) سوستھینس کرنتھس کی جانی پہچانی شخصیت تھی جو کسی تعارف کی محتاج نہیں تھی۔

خط میں خدا کی کلیسیا کو جو کرنتھس میں تھی مخاطب کیا گیا ہے۔ (2 آیت) قابلِ غور بات کرنتھس کی کلیسیا خدا کی کلیسیا تھی۔ یہ کرنتھس کی کلیسیا نہیں تھی۔ یہ کلیسیا اُن کی اختراح / ایجاد نہیں تھی۔ اِس کلیسیا کے ارکان خدا کے لوگ تھے۔ کلیسیا اُن لوگوں پر مشتمل تھی جو مسیح یسوع میں پاک ٹھہرائے گئے تھے۔ پاک ٹھہرائے گئے کا مطلب ہے کہ وہ اپنے کردار اور زندگی کے اعتبار سے خدا اور اُس کے مقصد کے لئے دُنیا سے الگ کئے گئے تھے۔ اِس کلیسیا کے ہر ایک رُکن نے خود کو خدا کے لئے الگ اور مخصوص کر رکھا تھا۔ اور خدا اُن کے کردار کی کانٹ چھانٹ کر رہا تھا۔ تیسری بات۔ اس کلیسیا کو پاک ہونے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اُن پر واجب تھا کہ وہ پاک زندگیاں بسر کرتے۔ لازم تھا کہ اُن کا طرزِ زندگی اور چال چلن خدا کے کلام کے مطابق ہوتا۔ اُنہیں بُت پرستی سے باز آکر صرف اور صرف خداوند یسوع کے لئے جینا تھا۔ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ صرف کرنتھس کی کلیسیا کے لئے نہیں بلکہ ہر جگہ خدا کی اپنے لوگوں کے لئے یہی مرضی ہے۔ اِس سے کلیسیا کی چوتھی خاصیت کی طرف ہماری توجہ مبذول ہوتی ہے۔ ایسا بالکل نہیں کہ کرنتھس کی کلیسیا کرنتھس شہر کی کسی گلی یا محلے میں ایک چھوٹی سی جماعت تھی۔ خدا کی کلیسیا اِس سے کہیں بڑی اور وسیع ہے۔ ہر وہ شخص جسے خدا نے خداوند یسوع مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے اپنے لئے الگ اور پاک ہونے کے لئے بلایا ہے وہ اِس وسیع کلیسیا کا حصہ ہے۔ کرنتھس شہر کی یہ کلیسیا عالمگیر کلیسیا کا حصہ تھی۔

3 آیت میں پولس رسول کرنتھس شہر کی کلیسیا کو خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے فضل اور اطمینان کی برکت دیتا ہے۔ فضل سے مُراد وہ مہربانی اور بھلائی ہے جو

خدا بغیر کسی شرط کے غیر مستحق لوگوں پر کرتا ہے۔ اطمینان کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ کی زندگی میں کوئی مشکل اور مسئلہ نہیں ہو گا۔ بلکہ اِس کا مطلب خدا کی حضوری اور یہ کامل علم اور ایمان ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے اور آپ کی ہر ایک جائز، واجب اور مناسب ضرورت پوری کرے گا۔ پولس رسول یہی چاہتا تھا کہ کرنتھس کی کلیسیا کا رشتہ اور تعلق خداوند کے ساتھ اُس کے فضل اور اطمینان کے باعث مضبوط اور گہرا ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ کرنتھس کی کلیسیا خدا کے ساتھ درُست اور گہرے رشتہ کی یقین دہانی سے بھر جائے اور خدا کی غیر مشروط مہربانی کا تجربہ کرے۔

پولس رسول کا دل ترس اور شفقت سے معمور تھا۔ کرنتھس کی کلیسیا کے بہت سے ایمانداروں سے تو اُس کی کبھی ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی۔ بہت سے گناہ میں گر چکے تھے۔ (کچھ بہت ہی زیادہ گناہ کی تاریکی میں کھو گئے تھے۔) وہ اب بھی اُن کے لئے خدا کا شکر گزار تھا۔ دراصل اُس کا دل شکر گزاری سے لبریز تھا۔ (آیت 4) پولس رسول اُنہیں خدا کے فرزند سمجھتا تھا اور اسی تناظر سے اُن سے محبت کرتا تھا۔ اس خط سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ کرنتھس شہر کی کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو پولس رسول کو بالکل بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ اُن کا یہ روّیہ پولس پر اثر انداز نہ ہو سکا۔ وہ اُن سے محبت کرتا رہا کیونکہ خدا اُن سے محبت رکھتا تھا۔

کیا ہمارا روّیہ بھی پولس رسول جیسا ہے؟ دیانتداری سے کام لیتے ہوئے اِس سوال کا جواب دیں۔ بعض مسیحیوں سے محبت کرنا تو بہت ہی مشکل لگتا ہے۔ پولس رسول کے پاس اُنہیں خدا کی نظر سے دیکھنے کی توفیق تھی۔ کیا کچھ ایسے ایماندار ہیں جن کے لئے آپ کا دل بالکل بھی شکر گزاری سے نہیں بھرا ہوا؟ پولس چاہتا تو کرنتھس کے کچھ لوگوں کے خلاف اپنے دل میں کینہ اور بُغض رکھ سکتا تھا لیکن اُس نے اِس پھندے میں پھنسنے کے لئے ابلیس کو

موقع نہ دیا۔ خداوند ہمیں پولس رسول کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے مثبت پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہوئے اِس خط کا آغاز کیا۔ آئیں باری باری اِن مثبت پہلوؤں کا جائزہ لیں۔

تم اُس میں دولت مند ہو گئے ہو۔ (5 آیت)

کرنتھس کے ایماندار مسیح یسوع میں ہر طرح سے دولتمند اور آسودہ تھے۔ یہ آسودگی اور خوشحالی خاص طور پر دو حصوں میں تھی۔

اوّل۔ وہ کلام کرنے کی دولت سے مالا مال تھے۔ 2 کرنتھیوں 8 باب 7 آیت میں پولس رسول نے کہا کرنتھیوں تم کلام اور علم میں سبقت لے گئے ہو۔ ظاہری بات ہے کہ وہ خوشخبری کا پیغام اپنے تک محدُود رکھے ہوئے نہیں تھے۔ وہ انجیل کے پیغام کو اپنے اِرد گرد کے لوگوں تک پھلا رہے تھے۔ وہ بڑی دلیری سے کلام سنا رہے تھے۔ یہ اُن کی زندگیوں پر خدا کی برکت کا نشان تھا۔ خدا نے اُنہیں دلیری سے کلام کرنے کی توفیق دی تھی۔

دوئم، کرنتھس کے ایماندار علم کی دولت سے بھی مالا مال تھے۔ اُنہوں نے جہالت کے سبب سے خدا کے کلام کی منادی ترک نہ کر دی۔ اُنہوں نے خدا کے کلام کو قبول کیا اور اُسے سمجھتے تھے۔ جو لوگ اُن کی اُمید کی وجہ پوچھتے تھے، اُن کے پاس دینے کے لئے جواب تھا۔ (1 پطرس 3 باب 5 آیت) خدا نے کلیسیا کو بشارتی خدمت کے جذبہ سے نوازا تھا اور اُنہیں کلام کی سمجھ بوجھ بھی عطا کی تھی۔

مسیح کے تعلق سے ہماری گواہی کی تصدیق تم میں ہو گئی (6 آیت)

جب پولس رسول نے دیکھا کہ کرنتھس کے علاقہ میں کس طرح خدا کا کام بڑھ رہا ہے، تو اُسے بڑی تسلی ہوئی۔ اُن کے درمیان رہتے ہوئے جو کچھ اُس نے مسیح کی شخصیت اور اُس کے صلیب پر کئے گئے کام کے تعلق سے بتایا تھا اَب اُن کی زندگیوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ وہ

اپنی روز مرّہ کی زندگی میں جی اُٹھے مسیح کی قدرت کا تجربہ کر رہے تھے۔ اگرچہ اُن کے درمیان کچھ مسائل اور مشکلات تو تھیں لیکن کوئی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا کہ خدا اُن کے وسیلہ سے عظیم کام کر رہا ہے۔ وہ جی اُٹھے اور قدرت بھرے مسیح کے زندہ گواہ تھے۔

تم میں کسی روحانی نعمت کی کمی نہیں(7آیت)

جس طرح سے کرنتھس کے ایمانداروں کو رُوح کی نعمتوں کا تجربہ ہوا تھا اور جس طرح وہ اُنہیں استعمال کر رہے تھے اس سے بھی مسیح کی قدرت اُن کے درمیان دیکھی جا سکتی تھی۔ اکثر و بیشتر ہمیں لوگوں کو اُن نعمتوں اور برکتوں کو استعمال کرنے کے لئے اُبھارنا پڑتا ہے جو خدا نے اُنہیں دے رکھی ہوتی ہیں۔ لیکن کرنتھس کی کلیسیا میں صورتحال مختلف تھی۔ کرنتھس کی کلیسیا تو اپنی روحانی نعمتوں کی وجہ سے بھی مشہور تھی۔ وہ اپنی نعمتوں کو استعمال کرتے اور اپنے درمیان خدا کی قدرت کو کام کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

تم خداوند یسوع کے ظاہر ہونے کے مشتاق ہو(7 آیت)

کرنتھس کی کلیسیا کی ایک خاصیت یہ بھی تھی وہ مسیح کی آمدِ ثانی کے بڑے مشتاق تھے۔ اس خط میں پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے ان سوالات کے جوابات بھی دیئے ہیں جو مسیح کی آمدِ ثانی کے تعلق سے تھے، یہی اُن کی خدمت کی تحریک اور مصروفیت تھی۔ وہ اُس دن کے منتظر اور مشتاق تھے جب خداوند نے اُنہیں آکر اپنے ساتھ لے جانا تھا تاکہ وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ ابدیت میں رہیں۔

پولس رسول نے 8 آیت میں اُنہیں یاد کرایا کہ خداوند اُنہیں آخر تک بلکہ مسیح کی آمدِ ثانی تک قائم اور مضبوط رکھے گا۔ پولس رسول کو یہ بھروسہ تھا کہ خداوند اس کلیسیا کو کامل اور

مضبوط کر کے بالکل اپنی مرضی اور ارادے کے مطابق کلیسیا بنائے گا۔ اگرچہ کرنتھس کے ایماندار طرح طرح کی مشکلات اور مسائل سے دوچار تھے لیکن پولس رسول کا یہ ایمان تھا کہ خدا جس نے اُنہیں اپنی بادشاہی میں بلایا ہے وہ کبھی اُنہیں ترک نہیں کرے گا اور نہ اُن سے دستبردار ہو گا۔ (9 آیت) خدا نے اس کلیسیا کے لوگوں کو گناہ سے الگ کر کے اپنے لئے مخصوص کیا تھا۔ اب وہ خداوند کے لوگ بن چکے تھے۔ خدا نے اُن سے کبھی دستبردار نہیں ہونا تھا۔ اگرچہ وہ بے وفا ہو کر گمراہی کا شکار ہو گئے تو بھی خدا اُن کے ساتھ وفادار ہی رہا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کوئی ایسا شخص جس کے ساتھ محبت کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے یا جس کے لئے آپ خدا کی حضوری میں شکر گزاری کرنے سے قاصر ہیں؟ آج اُس شخص کے لئے شکر گزاری کرنے کے لئے خدا سے فضل مانگیں

☆۔ کرنتھس کی کلیسیا کے مثبت پہلوؤں پر نظر ڈالیں۔ آپ کی کلیسیا کس طرح اس معیار پر پورا اُترتی ہے؟

☆ ۔ کیا آج آپ کو مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے؟ آپ کو کرنتھس کی کلیسیا کے تعارف سے کیا تسلی اور تقویت ملی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کرنتھس کی کلیسیا کے مثبت اوصاف کو اپنی زندگی سے منعکس کرنے کے لئے خدا سے فضل مانگیں

☆۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس نے آپ کی زندگی میں اُس کام کو مکمل کرنے کا وعدہ کیا ہے جو اُس نے آپ کی زندگی میں شروع کیا ہے۔

☆۔ جو لوگ خدا نے آپ کی زندگی میں رکھیں ہیں اُن پر غوروخوص کریں۔ اُن میں سے ہر ایک کے لئے خدا کی شکرگزاری کریں۔

باب 2

پولس، اپلوس، کیفا اور مسیح

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں
(1 کرنتھیوں 1 باب 10-17 آیت)

پچھلے باب میں ہم نے دیکھا کہ کرنتھس کی کلیسیا میں کئی ایک مثبت باتیں پائی جاتی تھیں تاہم ابھی تک وہ کاملیت سے بہت دُور تھی۔

اس باب میں ہم دیکھیں گے کہ کلیسیا کئی ایک تفرقوں اور دھڑے بندیوں کا شکار تھی۔

پولس رسول کلیسیا میں یگانگت کے لئے درخواست کر رہا ہے۔ وہ اُن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایک دُوسرے کے ساتھ یگانگت اختیار کریں تاکہ اُن کے درمیان کسی طرح کی تفرقے بازی نہ رہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اُس نے اُن کے بھائی کے طور پر اُن سے درخواست کی ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو اُن سے بالاتر نہیں ٹھہرایا۔ وہ اُن کے لئے بڑی شفقت کا اظہار کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ وہ یسوع نام کی خاطر ایسا کر رہا ہے۔ وہ خداوند یسوع کی طرف سے اور اُس کے دیئے ہوئے اختیار کے ساتھ اُن سے بات کر رہا ہے۔ اگرچہ وہ بھائی کے طور سے اُن سے مخاطب ہے لیکن ایک رسُول کا اختیار بھی اُس کے کلام کرنے کے انداز میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

پولس رسُول کی یہی خواہش اور تمنا ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہو کر یک دل اور ہم خیال بن جائیں۔ (10 آیت) ہم سوچنے پر مجبور ہو

جاتے ہیں کہ آیاواقعی پولس رسول انسانی فطرت کو اِس قدر گہرائی سے جانتا تھا۔ کیاواقعی کوئی ایسی کلیسیا ہے جہاں پر ایماندار ایک دُوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہوئے یک دل اور ہم خیال ہیں؟ کیاپولس رسول اِس کلیسیاسے کسی ناممکن بات کی توقع کر رہاتھا؟

پولس رسول نے رومیوں 14 باب میں روم کی کلیسیاسے کہاکہ کمزور ایمان والوں کو قبول کر لو۔ (1 آیت) اُس نے اُنہیں بتایا کہ کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایک دن کو دُوسرے دن سے مقدّم اور مقدّس جانتے ہیں۔ (5 آیت) اُس نے کلیسیاکے ایمانداروں سے کہاکہ وہ اپنے درمیان پائے جانے والے اختلافات کو قبول کرتے ہوئے ایک دُوسرے کے لئے حساس روّیہ اپنائیں تاکہ کوئی چیز کسی ایماندار بھائی یابہن کے لئے ٹھوکر کاباعث نہ ہو۔ (19-20 آیت) اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پولس رسول کو اس بات کا علم تھا کہ کسی صحت مند کلیسیامیں بھی اختلاف رائے اور ایسی چیزیں موجود ہو سکتی ہیں جو کہ نااتفاقی کاباعث بنتی ہیں۔

یہ بہت اہم ہے کہ ہم اِس بات کو مدِ نظر رکھیں کہ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا میں ایک بڑے عملی قسم کے معاملہ پر بات کر رہاتھا۔ (1 کرنتھیوں 1 باب) 11 ویں آیت سے ہمیں یہ اندازہ ہوتاہے کہ موجودہ صورتحال کے تعلق سے کچھ معلومات اُس تک پہنچی تھی۔ اُسے پتہ چلا تھا کہ کلیسیا کے ایمانداروں کے درمیان لڑائی جھگڑے چل رہے ہیں۔ 12 ویں آیت سے معلوم ہوتاہے کہ لوگ شخصیات کے تعلق سے تفرقے بازی کا شکار تھے۔ کرنتھس کی کلیسیاکے ایماندار مختلف قائدین کی شخصیات اور اُن کی خدمت کے طریقہ کار اور انداز کے تعلق سے گروپ بندی میں پڑے ہوئے تھے۔ کوئی تو پولس، بعض اپلوس اور کچھ ایسے بھی تھے جو کیفا(پطرس رسول) پر نظریں لگائے ہوئے تھے۔ بعض ایماندار ایسے بھی تھے جو ابھی تک اپنی نظریں ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے

یسوع پر لگائے ہوئے تھے۔

درج بالا قائدین کے پاس خدمت کی مختلف نعمتیں اور صلاحتیں تھیں۔مثال کے طور پر پولس رسول ایک زبردست مشنری قائد تھا۔اعمال 18 باب 24 آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اپلوس کلامِ مقدس کے علم کی دولت سے مالا مال تھا۔پطرس یہودیوں کے لئے رسولی خدمت پر مامور تھا۔ان ساری منسٹریز کا مقصد مسیح کے بدن کی بھرپور خدمت گزاری تھا۔ اور کرنتھس کے لوگ قائدین اور شخصیات کے تعلق سے تفرقے بازی کا شکار تھے اور اُن میں لڑائی جھگڑے چل رہے تھے۔شیطان اُن قائدین کی اچھی صلاحیتوں اور خوبیوں کو استعمال کرتے ہوئے کلیسیا میں تفرقے بازی پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ابلیس اپنے حملوں میں کس قدر مکار اور چالاک ہے۔وہ ہماری اچھی خوبیوں اور لیاقتوں کو ابھی اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔

بعض ایمانداروں کو مقامی سطح پر بشارتی خدمت میں بڑی تگ و دَو کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔بعضوں کو آؤٹ ریچ مشن پر جانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔کچھ لوگ خدا کے کلام کی تعلیم، بعض پرستش کو ترجیح دیتے ہیں تو کوئی ایک رفاقت کو بہت ضروری سمجھتے ہیں۔لوگ ایسی رفاقت کا چناؤ کر لیتے ہیں جہاں اُنہیں اپنے جیسے ہم خیال لوگ مل جاتے ہیں۔طرح طرح کی خدمت کی روایتیں ہم میں تفرقے ڈالنا شروع کر دیتی ہیں۔ ہم اِس مقام پر آجاتے ہیں کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی ٹھیک ہے، ہم درُست راہ پر چل رہے ہیں اور جو کچھ دوسرے کر رہے اور ہمارے طریقہ سے نہیں کر رہے، اُنہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ غلط راہ پر جا رہے ہیں۔ایسا بالکل نہیں کہ کرنتھس کی کلیسیا ہی ایسی مشکلات اور مسائل سے دوچار تھی، ہمارے دَور کی کلیسیائیں اِس معاملہ میں کرنتھس کی کلیسیا سے کسی طور پر

بھی پیچھے نہیں ہیں۔

جب پولس کلیسیا سے کہہ رہا تھا کہ یک دل رہو، ایک دُوسرے سے متفق ہو جاؤ تو دراصل وہ اسی مسئلہ کو زیرِ بحث لا رہا تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ وہ ایسی چیزوں کو موقع دینا بند کر دیتے جو اُن میں تفرقے بازی ڈال رہی تھیں۔ اُنہیں اپنی ترجیحات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حقیقی معاملات پر توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ اُنہیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت تھی کہ ہر ایک نعمت مسیح کے بدن میں اہم ہے۔ پولس رسول نے 13 آیت میں پوچھا۔

" کیا مسیح بٹ گیا؟" کیا پولس تمہارے گناہوں کے بدلے مصلوب ہوا؟ کیا تم نے پولس کے نام پر بپتسمہ لیا؟ کلیسیا پولس رسول کے اِس اہم نکتہ سے چشم پوشی نہیں کر سکتی تھی؟ یہ کہنا تو کسی کفر سے کم نہ ہوتا کہ پولس رسول اُن کے گناہوں کے بدلے مصلوب ہوا تھا۔ اُن کی پرستش اور عبادت تو صرف اور صرف خداوند یسوع کے لئے تھی۔ ابلیس کامیاب ہو گیا تھا اُس نے اُن کی نظریں خداوند یسوع سے ہٹا کر مختلف قائدین اور اُن کی خدمت کے انداز پر لگا دیں

پولس کلیسیا کو یاد کراتا ہے کہ اُس نے کرسپس، گئیس اور ستفناس کے خاندان کے علاوہ کسی کو بپتسمہ نہیں دیا۔ کرنتھس کی کلیسیا کو پولس رسول کے نہیں بلکہ مسیح کے پیروکار بننے کی ضرورت تھی۔ بطور ایک قائد اپنے پیروکار بنا لینا کس قدر آسان ہے۔ ہم جو قائدین ہیں اِس آزمائش سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اپنے لوگوں کی طرف سے تعریف و تحسین وصول کرنا کس قدر آسان ہے۔ پولس رسول نے خود کو اِس آزمائش کے پھندے میں پھنسنے نہ دیا۔ اُسے لوگوں کی طرف سے تحسین و آفرین میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اُس کی بس یہی خواہش تھی کہ یسوع نام سر بلند ہو۔ مسیح نے اُسے لوگوں کو بپتسمہ دینے اور اپنے پیروکار بنانے کے لئے نہیں چنا تھا۔ وہ اپنی حکمت سے منادی کرنے اور علم الٰہیات

کے اپنے نکتہ نظر کو بیان کرنے پر لوگوں سے تعریف کے کلمات سننے کے لئے خدمت کے میدان میں نہیں تھا۔ کیونکہ ایسا طرزِ فکر اور ایمان قوت اور قدرت سے بالکل خالی ہوتا ہے۔(17 آیت) وہ چاہتا تھا کہ اُن کے درمیان صرف اور صرف مسیح ہی سربلند ہو۔ پولس رسول نے متحد اور متفق ہونے کی نصیحت کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ وہ انسانوں کے پیچھے چل رہے ہیں نہ کہ خدا کے پیچھے۔ میں نے بہت سی کلیسیاؤں کو اپنی رویا سے ہٹتے ہوئے دیکھا ہے کیونکہ وہ اپنی تنظیمی تعلیم اور قائدین کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ لازم ہے کہ اُن کی تعلیم دُرست اور مضبوط ہو اور وہ خدا کے کلام کی منادی کریں نہ کہ کسی تنظیمی عقیدے کا پرچار۔ وہ مسیح کے ساتھ اپنی پہلی محبت کو کھو چکے تھے اور یہی کرنتھس کی کلیسیا کا ایک بڑا مسئلہ تھا۔ وہ خداوند یسوع سے نظریں ہٹا کر اپنے پروگرامز، قائدین اور منسٹریز پر توجہ دے رہے تھے۔ پولس رسول نے اُن کی توجہ اس بات کی طرف مبذُول کرائی کہ اُنہیں کلیسیا کے تخت پر مسیح کو بٹھانے کی ضرورت ہے۔ وہ صلیب کو اُس کی قدرت سے خالی کرنے کے خطرہ میں تھے۔ جب تک مسیح اُن کی پرستش اور عبادت کا حصہ نہ بنتا، اُس وقت تک اِس کھوئی ہوئی اور مرتی دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اُن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ قوت اور قدرت سے خالی تھے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آج کلیسیا میں کون سی چیزیں ایمانداروں میں تفرقے بازی کا باعث ہو رہی ہیں ؟

☆۔ کیا ہم ایمان و عمل کے معاملہ میں ایک دُوسرے کے ساتھ ہمیشہ ہی متفق ہوں گے ؟

☆۔ کیا ہم ایمان و عمل میں اختلافِ رائے کے باوجود بھی اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ متفق اور متحد ہو سکتے ہیں ؟ کون سی چیز ہمیں ایک دُوسرے کے ساتھ متفق اور متحد کرتی ہے ؟

☆۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی ایسی کلیسیا ہے جو مسیح سے اپنی نظریں ہٹا چکی ہے ؟ اِس کے نتیجہ میں کیسی صورتحال پیدا ہو گئی ہے ؟

☆۔ جو بات کلیسیا کے تعلق سے درُست ہے اس کا اطلاق ہم پر بھی ہوتا ہے۔ کون سی چیزیں ہماری توجہ اور دھیان خداوند سے ہٹاتی ہیں ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ کا دھیان اور ایمان خداوند سے ہٹنے نہ پائے۔

☆۔ کسی ایسی کلیسیا کے لئے دُعا کریں جس کی نگاہیں مسیح سے ہٹ چکی ہیں۔

☆۔ اپنے روحانی رہنماؤں کے لئے چند لمحات کے لئے دُعا کریں۔ اُن کے لئے خدا سے توفیق مانگیں تاکہ وہ اپنی بہتری اور بھلائی کے لئے کام نہ کریں۔

3باب

انسانی حکمت اور صلیب

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں 1باب18-31 آیت)

کرنتھس کی کلیسیا کا ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ وہ خدا کے نہیں بلکہ انسانوں کے پیروکار بن چکے تھے۔ بعض تو پولس رسول کی خدمت اور تعلیم کے پہلوؤں کو پسند کرتے تھے جبکہ کچھ لوگ اپلوس اور کیفا یعنی پطرس کے اندازِ خدِمت سے خوش تھے۔اس وجہ سے کلیسیا صلیب کو اُس کی قدرت سے خالی کر رہی تھی۔وہ اپنے اپنے قائدین اور اُن کی خدمت کے طریقوں کو بیان کر رہے تھے۔اب اُن کی توجہ مسیح اور اُس کے الہامی کلام پر بالکل نہیں تھی۔پولس رسول اُنہیں یاد دلا رہا ہے کہ جس قوت اور قدرت کی اُنہیں ضرورت ہے وہ اُنہیں اپنے انسانی قائدین کی حکمت پر چلنے سے نہیں بلکہ مسیح کو اپنی توجہ کا مرکز بنانے سے حاصل ہو گی۔

پولس رسول اِس حصے کا آغاز اس بات سے کرتا ہے کہ صلیب کی منادی اِس دُنیا کے لوگوں کے لئے بیوقوفی ہے۔(18 آیت)جو لوگ خداوند یسوع کو نہیں جانتے ، اُن کے نزدیک تو صلیب موت اور شکست کے سوا کچھ بھی نہیں۔صلیب تاریخ کے اس دَور میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس پر کوئی فخر کر سکتا۔بلکہ صلیب ایسا مقام تھا جہاں پر مجرُموں کو انسانیت کے خلاف اُن کے گھنونے کاموں اور جرائم کی سزا ملتی تھی۔یہ سمجھنا بہت آسان ہے کہ پولس کے دَور میں صلیب کی جلالی قدرت کو سمجھا نہیں گیا تھا۔

اِس کے برعکس ایمانداروں کے نزدیک تو صلیب ایک مختلف اور منفرد چیز تھی۔ اُن کے نزدیک صلیب موت اور شکست کی علامت نہیں تھی۔ اُن کے نزدیک یہ فتح، اُمید اور زندگی کی علامت تھی۔ صلیب پر اُن کے گناہ معاف ہوئے تھے۔ صلیب خداوند یسوع کی آخری تذلیل نہیں تھی بلکہ یہ اُس کی فتح کا نشان بن گئی۔ صلیب تو گناہ، موت اور شیطان پر فتح کو پیش کرتی ہے۔

پولس رسول کے مطابق اس دُنیا کی حکمت کا صلیب کی قدرت کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی حکمت سے ہم اِس دُنیا کی چیزوں کو تو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسانی حکمت سے ہم مال و دولت، مختلف کامیابیاں، آرام و آسائش سبھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن کسی بھی طرح کی حکمت ہمارے گناہ معاف نہیں کر سکتی۔ کسی بھی طرح کی حکمت، دانائی اور علم ایک گنہگار کو ابدی موت اور جہنم سے بچا نہیں سکتا۔ صرف صلیب ہی ہمیں شیطان کی گرفت اور ابدی موت سے بچا سکتی ہے۔

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو آگاہ کرتے ہیں کہ خدا اِس دُنیا کے داناؤں کی حکمت کو برباد کرے گا۔(19 آیت) پولس رسول نے 20 آیت میں پوچھا ہے۔"کہاں کا حکیم ؟"

یہ انسانی حکمت ہمیں کہاں لے آئی ہے؟ انسانی حکمت سے ہم نے اپنی زندگیوں کو آسان اور سہل بنالیاہے۔ ہم نے انسانی حکمت سے بیماریوں کے علاج دریافت کر لئے ہیں اور اپنی زمینی زندگی کو طویل کرنے کے طریقے ڈھونڈ لئے ہیں۔ انسانی عقل سے ذرائع ابلاغ آسان اور جدید سفری سہولتوں سے دُوریاں سمٹ کر رہ گئی ہیں۔ کیا دَورِ جدید کی ایجادات اور سہولیات ہمیں خدا کے نزدیک لے کر آئی ہیں؟ کیا اِن سہولتوں نے ہمیں یومِ حساب خدا کے سامنے کھڑے ہونے کے قابل بنایا ہے؟ اگر ہم دَورِ جدید کی سہولیات سے اپنی

زندگی کو پُر آسائش بنالیں اور ابدیت خدا سے دُور جہنم میں گزاریں تو پھر ہمیں اِن ساری چیزوں کا کیا فائدہ ہو گا؟

پولس رسول کے دَور کے یہودی معجزانہ نشان ڈھونڈرہے تھے۔(22 آیت) یونانی لوگ کسی بڑی حکمت کی تلاش میں تھے۔ پولس رسول نے صلیب کا سادہ سا پیغام پیش کیا تھا۔(23 آیت) یہودیوں نے صلیب کو رد کر دیا۔ یہ اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث تھی۔ یہودیوں کے ذہن کے مطابق صلیب کوئی اُمید نہیں دے سکتی تھی۔ اُن کے نزدیک مسیح کے مصلوب ہوتے ہی ساری اُمید دم توڑ گئی تھی۔ صلیب اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث تھی۔ غیر قوم کے لوگوں نے بھی صلیب کے پیغام کو قبول نہیں کیا تھا کیونکہ یہ اُن کی عقل و سمجھ سے بالاتر تھا۔ صلیب یونانی فہم و ادراک سے بھی بالاتر تھی۔ پس صلیب کو رد کر دیا گیا۔ تاہم جنہوں نے صلیب کو قبول کیا، وہ اُن کے نزدیک نجات کے لئے خدا کی قدرت اور حکمت بن گئی۔(24 آیت)

ہمارے دَور میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لوگ اس لئے بھی صلیب کے پیغام کو قبول نہ کرپائے کیونکہ وہ آسمان سے کسی گرج چمک کے منتظر تھے۔ جب تک اُنہیں پولس رسول کی طرح دمشق کی راہ(اعمال 9 باب) کا تجربہ نہ ہو جائے وہ صلیب کے پیغام کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یسوع کے دَور میں یہودی کسی آسمانی نشان کی تلاش میں تھے تاکہ وہ خدا کی طرف رجوع لاسکیں۔ اُنہیں سادہ سی سچائی سمجھ نہ آئی۔

بہت سے لوگ اِس لئے بھی صلیب کے پیغام کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ یہ اُن کی سمجھ اور فہم و ادراک سے بعید ہے۔ اُنہیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح مسیح کی صلیبی موت اُن کے لئے ابدی زندگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ جب تک اُنہیں یہ سمجھ نہ آئے، وہ اُسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔ وہ صلیب کے پیغام کو بیوقوفی سمجھ کر رد کر

دیتے ہیں۔وہ اُسے ایک توہم پرستی یا پھر کمزور سوچ سمجھتے ہیں۔وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ خدا کی بیوقوفی (انسانی نکتہ نظر سے) انسان کی دانائی سے کہیں عظیم اور اُتم ہے۔

(24 آیت) خدا کی حکمت اور دانائی انسانی حکمت اور نکتہ نظر کے مطابق نہیں ہوتی۔جب خدا یہودیوں اور غیر اقوام کو نجات کے لئے بلاتا ہے تو پھر اُنہیں معلوم ہوتا ہے کہ صلیب اُن کی نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔

پولس رسول 26 آیت میں پھر کرنتھس کے ایمانداروں کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتا ہے۔یہی نظر آتا ہے کہ وہ بہت سادہ اور بھولے بھالے لوگ تھے۔کلیسیا میں زیادہ تر ایسے لوگ نہیں تھے جو دُنیاوی حکمت اور فہم کے معیار پر پورے اُترتے تھے۔دُنیا کی نظر میں وہ غیر اہم تھے۔ خدا نے اُن سادہ لوگوں کو لیا اور اُن کے درمیان عظیم کام کر دکھایا۔اُس نے اُنہیں اپنے فرزند بنا کر اپنی بادشاہی کے وارث بنا دیا۔خدا کی قدرت اُن کے درمیان ظاہر ہوئی۔

اُن کی کمزوری کی حالت میں خداوند یسوع اُن کے پاس آیا۔صلیب کی قدرت کے سبب سے کرنتھس کے ایمانداروں نے اِس دُنیا کے داناؤں اور عقلمندوں کو مات دے دی۔خدا کے بیٹے کا روح اُن میں بسا ہوا تھا۔وہ خدا کے نزدیک راستباز تھے۔(30 آیت)وہ پاک اور خدا کے لئے الگ کئے گئے لوگ تھے۔وہ خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت کے وسیلہ سے جہنم سے بچا لئے گئے تھے۔وہ کسی بھی انسانی حکمت سے اِس مقام تک نہیں آسکتے تھے۔مسیح کی صلیب نے اُنہیں اِس فتح سے ہمکنار کیا تھا۔

پولس رسول نے اُنہیں اُبھارا کہ وہ اپنے اختلافات بالائے طاق رکھتے ہوئے مسیح کی صلیب کے مرکزی خیال کے تحت متحد اور متفق ہو جائیں۔کیونکہ اِسی مقام پر آکر وہ زور آور تھے اور اِسی مقام پر آکر وہ متحد اور متفق ہوتے تھے۔جب وہ اس سچائی کی روشنی میں اپنے آپ

کو دیکھتے تو پھر پولس، اپلوس یا کیفا کا ہونے کی باتیں اُنہیں احمقانہ لگتی تھیں۔ کیونکہ صلیب کے تحت ہی وہ زور آور تھے۔ کسی خاص قائد کی پیروی کرنے کی بنا پر کوئی بھی اپنے آپ کو دوُسرے سے خاص نہیں کہہ سکتا تھا۔ کسی بھی طرح کی شیخی انسانی حکمت اور طرزِ فکر کی پیداوار ہوتی ہے۔ وہ خداوند یسوع کی شخصیت اور صلیبی موت پر ہی فخر کر سکتے تھے۔ صلیب نے اُنہیں ایک مقام پر کھڑا کر دیا تھا۔

اسی اصول کا اطلاق آج ہمارے دَور کی کلیسیاؤں پر بھی ہوتا ہے۔ کیا ہم اپنے آپ کو اپنے کسی بھائی یا بہن سے اس بنا پر بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ ہماری تعلیم، کلیسیا یا کوئی قائد اُن سے بہتر ہے؟ کیا ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کی طرح ہر ایک بات میں صلیب کے محتاج نہیں ہیں؟ سارا فخر وناز صلیب پر ہی ہونا چاہئے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کون سی چیز آپ کے ایمان نہ لانے والے دوست کو خدا سے دُور رکھے ہوئے ہے؟ اس باب کی روشنی میں لوگ کس چیز کی تلاش میں ہیں؟

☆۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب مسیحی لوگ صلیب سے شرماتے ہیں کیونکہ وہ دُنیا کی حکمت کے معیار پر پورا نہیں اُترتی؟

☆۔ ایماندار ہوتے ہوئے ہم کس بات پر شیخی مارتے ہیں؟ کیا ایسی چیزیں واجب اور جائز ہیں؟ ہمارا فخر کس بات پر ہونا چاہیئے؟

☆۔ پولس رسول کے مطابق بطور ایماندار ہماری یگانگت کا منبع کون سی چیز ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ دُعا کریں کہ خداوند آپ کے بے ایمان دوستوں کو چھوئے اور اُن پر صلیب کی قدرت کو ظاہر کرے۔

☆۔ کیا آپ اپنے ہم ایمان بھائیوں اور بہنوں کو اس وجہ سے تنقید کا نشانہ بناتے رہے کیونکہ اُن کا طرزِ عمل اور خدمت کا انداز آپ سے مختلف تھا۔ اپنے اِس روّیہ کے لئے خدا سے معافی مانگیں۔

☆۔ ایماندار مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے لئے خداوند سے اپنے دل میں محبت کو مانگ لیں، خواہ اُن کی تعلیم اور تنظیم کس قدر بھی آپ سے مختلف کیوں نہیں؟ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ صلیب کے وسیلہ سے ہم سب ایک ہیں۔

باب 4

مسیحِ مصلوب کو جاننا

اِس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 2 باب 1-5 آیت)

1 کرنتھیوں کے پہلے باب میں پولس رسول نے انسانی حکمت پر توکل اور بھروسہ کرنے کے خطرہ پر بات کی ہے۔ پولس رسول کلیسیا کو یاد کراتا ہے کہ ایسا بالکل نہیں کہ وہ اپنی دولت اور ذہانت کی وجہ سے آنے والے غضب سے بچ گئے ہیں اور اُنہیں گناہوں کی معافی مل گئی ہے۔ وہ سادہ لوگ تھے جن کے پاس ایک سادہ سا پیغام پہنچا تھا۔ اُن کی قوت، اُن کی صلاحیتوں میں نہیں بلکہ صلیب کے پیغام میں پنہاں تھیں۔ پولس رسول اُنہیں یہ بھی دکھاتا ہے کہ اسی اصول نے اُن کے ہاں خدمت کرتے ہوئے کیسے مؤثر کام ہُوا۔

پہلی آیت میں مقدس پولس رسول اُنہیں یاد کراتا ہے کہ جب وہ اُن کے ہاں منادی کرنے کے لئے آیا تھا تو بڑی اچھی تقریر اور لبھانے والی باتیں لے کر نہیں آیا تھا اور نہ ہی اُس نے انسانی حکمت سے ایسا کیا تھا۔ یاد رہے کہ پولس رسول دیگر تمام رسولوں کی بہ نسبت زیادہ پڑھا لکھا اور کلام کرنے میں نمایاں مقام رکھتا تھا۔ غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ جدید کا زیادہ تر حصہ اِس رسول نے قلمبند کیا ہے۔ پولس رسول بڑا ذہین شخص تھا لیکن اُس نے محسوس کیا کہ کرنتھس میں خدمت کے لئے اُس کی ذہانت نہیں بلکہ خدا کے فضل اور صلیب کے پیغام کی ضرورت ہے۔ جب وہ کرنتھس میں گیا تو اُسے معلوم تھا کہ اُس کی تقریر، ذہانت اور علم کی بنا پر خوشخبری کا پیغام مؤثر ثابت نہیں ہو گا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر

کرنتھس میں اُس کی خدمت کی بنیاد اُس کی ذہانت، انسانی حکمت، علم اور اچھی تقریر ہو گی تو وہ بُری طرح ناکام ہو گا۔ وہ اسی نتیجہ پر پہنچا کہ اُس نے کرنتھس میں مسیح مصلوب کی منادی کرنی ہے۔(2 آیت) ہمیں اس بیان پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

پولس رسول کے نزدیک مسیح مصلوب کو جاننے کے دو معنی تھے۔ اوّل۔ پولس رسول چاہتا تھا کہ اُس کی تعلیم اور منادی کا مرکزی مضمون صلیب ہی ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ کرنتھس کے لوگ اُس کے وسیلہ سے صلیب کا پیغام یعنی خوشخبری کو سنیں۔ 4 آیت میں مقدس پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ اُس کی منادی میں انسانی حکمت اور لُبھانے والی باتیں شامل نہیں تھیں۔ اُس کے پیغام میں مسیح کی صلیب اور زندگیوں کو تبدیل کر دینے والی صلیب کی قدرت شامل تھی۔

دوئم، مسیح مصلوب کو جاننے کا معنی پولس رسول کے نزدیک یہ تھا کہ اُس نے کرنتھس میں منادی کے لئے انسانی حکمت اور مہارت پر بھروسہ نہیں کیا تھا بلکہ صلیب کی قدرت پر انحصار کیا تھا۔ اُس نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یہی کچھ تو بتایا تھا۔ اُس نے اُنہیں یاد کرایا کہ اُس کا پیغام انسانی حکمت سے نہیں بلکہ روح القدس کی قوت اور قدرت سے سنایا گیا تھا۔ مسیح کی صلیب پولس رسول کے لئے قوت اور قدرت کو پیش کرتی ہے۔ پہلے باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ صلیب کا پیغام نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔

(1 باب 18 آیت)

کتنی ہی بار ہم اس سچائی سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں؟ کون سی بات دُنیا کو قائل کرے گی کہ اُنہیں مسیح کی ضرورت ہے؟ ہم بشارتی خدمت کرنے اور غیر ایمانداروں کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ ہم بشارتی خدمت کے کئی ایک طریقہ کار سیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ کیا ہم دُنیا کو مسیح کے لئے جیتنے کے لئے

اپنی تربیت اور تکنیک پر بھروسہ کر رہے ہیں؟ پولس رسول ہمیں یہاں پر یہ بتارہا ہے کہ دُنیا کو مسیح کے لئے جیتنا ہے تو صلیب کی قدرت پر بھروسہ کرنا ہو گا۔ نجات کے لئے صلیب کا سادہ سا پیغام ہی کافی ہے۔ اس کے لئے نہ تو یہ ضروری ہے کہ ہم بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوں اور نہ ہی ہمارے پاس لوگوں کے ہر اعتراض اور سوال کا جواب ہو۔ صلیب کا پیغام قوت اور قدرت سے معمور ہے، ہمیں بس سادگی سے اِس کو پیش کرنا ہو گا۔ اسی سے خدا اپنے لئے روحوں کو جیت لے گا۔ سادہ سے ایماندار بھی بڑے زبردست خادم ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ قوت ہماری لیاقت یا شخصیت میں نہیں بلکہ صلیب میں ہے۔ صلیب میں نجات دینے کی قدرت پائی جاتی ہے۔

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ اُس نے دانستہ طور پر خدمت کا یہ انداز اپنایا تاکہ اُن کا ایمان انسانی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر ہو۔(5 آیت) پولس رسول کے لئے بڑا آسان تھا کہ وہ اپنے پیروکار بنالیتا۔ لیکن اس سے کہیں بڑھ کر یہ اہم تھا کہ لوگ اُس کی صحت کلامی اور علم کی بجائے مسیح کی قدرت کو دیکھتے۔ وہ بس یہی چاہتا تھا کہ اُس کی زندگی

اور پیغام مسیح کی قدرت سے معمور ہو۔ تاکہ لوگوں کے پاس کوئی اور متبادل اور چناؤ ہی نہ ہو سوائے اس بات کے کہ وہ جانیں کہ مسیح اُس کی زندگی میں اور اُس کے وسیلہ سے کام کر رہاہے۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں نے مسیح کی طرف کھینچے چلے آنا تھانہ کہ پولس رسول کی طرف۔ لوگ آپ کی زندگی میں کیا دیکھتے ہیں؟

اس حوالہ میں ایک اور چیز کا ذکر یہاں پر کرنے کی ضرورت ہے۔ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو یاد کرایا کہ وہ کمزوری کی حالت میں اُن کے پاس آیا تھا۔ وہ خوف اور کپکپاہٹ کی حالت میں اُن کے پاس آیا(3 آیت) یہ تصور کرنا بھی مشکل لگتاہے کہ پولس

رسول اس حالت میں اُن کے پاس گیا تھا۔ ہمارے نزدیک تو رسول بڑا خود اعتماد اور روحانی طور پر بھی بڑا با صلاحیت شخص ہوتا ہے۔ تاہم پولس رسول کا اعتماد، بھروسہ اور توکل اپنی ذات پر نہیں تھا۔

جب پولس رسول مسیح پر ایمان نہیں لایا تھا تو اُس وقت اُس کا اعتماد اور بھروسہ اپنے علم اور اپنی ذات پر تھا۔ اُسے اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے بڑی خود اعتمادی حاصل تھی۔ جب وہ کلیسیا پر حملہ کرنے کی اجازت لینے کے لئے سردار کاہن کے پاس گیا تو اُس وقت اُس نے بڑی خود اعتمادی کا مظاہرہ کیا تھا۔ جب وہ مسیح پر ایمان لے آیا تو اُس کی اپنی ذات پر خود اعتمادی اور علم پر سارا بھروسہ ختم ہو گیا۔

وہ جانتا تھا کہ کرنتھس میں خدمت کرتے ہوئے اگر اُس نے اپنی صلاحیت، علم اور اپنی ذات پر بھروسہ کیا تو وہ بُری طرح ناکام ہو جائے گا۔ وہ اس لئے کانپتا اور ڈرتا ہوا کرنتھس گیا کیونکہ کرنتھس کے لوگوں کو جیتنے کے لئے اُسے اپنی قابلیت اور صلاحیت کا پورا علم تھا کہ وہ کسی طور پر بھی اس بڑی خدمت کے لئے کافی اور کامل نہیں ہے۔ وہ انسانی تکبر سے بالکل خالی مگر خدا کی قدرت پر تکیہ اور بھروسہ کر کے کرنتھس پہنچا۔ اپنی صلاحیت، منصوبہ سازی اور قوت پر بھروسہ کرنا کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے۔ خداوند کی رہنمائی کے بغیر کہ وہ ہمیں کہاں جانے اور کیا پیش کرنے کے لئے کہہ رہا ہے بہت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ پولس رسول جانتا تھا کہ اس بڑے کام کے لئے اُس کی قوت ناکافی اور ناکامل ہے۔ اُسے اپنی ذات پر کوئی اعتماد اور بھروسہ نہیں تھا۔ ہمیں بھی اپنی خدمت میں ایسا طرزِ عمل اور طرزِ فکر اپنانا ہو گا۔ خداوند پولس رسول کے ساتھ وفادار رہا اور اُس نے اُسے بڑے زبردست طریقہ اور قوت اور قدرت سے اپنے جلال کے لئے کرنتھس میں استعمال کیا۔ اگر آپ خداوند اور اُس کی صلیب پر بھروسہ کریں تو وہ آپ کے لئے بھی ایسا ہی کرے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اُس وقت کے بارے میں سوچیں جب آپ نے آخری بار کسی کو مسیح کے بارے میں بتایا تھا۔ کسی کو قائل کرنے کے لئے آپ اپنی لیاقت اور صلاحیت پر بھروسہ کرتے رہے یا پھر خداوند کی قدرت پر؟

☆۔ آپ کی زندگی اور خدمت میں لوگ آج کس قدر خدا کو دیکھتے ہیں؟

☆۔ آپ کو اِس حصہ سے کیا تقویت اور حوصلہ افزائی ملتی ہے؟ خدا اپنی خدمت کے لئے کس طرح کے لوگوں کو استعمال کرتا ہے؟

☆۔ خدمت میں آگے بڑھنے کے لئے کون سی چیزیں آپ کے لئے خوف کا باعث ہیں؟ خداوند کی خدمت میں کون سی چیز آپ کو آگے بڑھنے میں رکاوٹ کا باعث ہے؟ آپ کو اس سے کیا حوصلہ افزائی ملتی ہے کہ جب پولس کرنتھس گیا تو وہ کانپتا ہوا گیا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کیا دُوسروں کو مسیح کے بارے میں بتاتے ہوئے آپ اپنی لیاقت اور خوبی پر بھروسہ کرتے رہے؟ اس طرزِ عمل کے لئے خداوند سے معافی مانگتے ہوئے اُس سے اُس کی قدرت اور توفیق کے مطابق کام کرنے کے لئے درخواست کریں۔

☆۔ یہ ماننے اور یقین کرنے کے لئے خدا سے معافی مانگیں کہ صلیب کا پیغام کافی نہیں ہے۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ از سرِ نو آپ کو اس پیغام کی قدرت سے روشناس کرے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ اُس کی قدرت اور زندگی آپ میں دُوسروں کو نظر آنا شروع ہو جائے۔

☆۔ اپنے خوف اور جھجک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خداوند سے دلیری اور جُرات مانگیں۔

5باب

رُوح کی حکمت

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 2باب 6-16 آیت)

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ جو پیغام اُس نے اُنہیں سنایا تھا وہ انسانی حکمت سے نہیں تھا۔اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ پولس رسول اُن کے سامنے بیوقوفی کی باتیں کر رہا تھا۔ بلکہ وہ تو اُن کے سامنے انسانی حکمت سے بالاتر عظیم ترین حکمت کی باتیں بیان کر رہا تھا۔یہ حکمت انسانی اور دُنیوی حکمت نہیں تھی جو روحانی باتوں کے لئے لاحاصل اور بے معنی ہوتی ہے۔

پولس رسول کو انسانی اور دُنیوی حکمت کی باتیں کہنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ جس حکمت کی پولس رسول نے منادی کی وہ ایک بھید اور دُنیا کی نظروں سے پوشیدہ حکمت تھی۔یہ حکمت بنائے عالم سے پیشتر موجود لیکن دُنیا کی نظروں سے اوجھل تھی۔(7) پولس رسول کے دَور کے حکمران اس حکمت کو سمجھنے سے قاصر رہے۔اگر وہ اُسے سمجھ پاتے تو مسیح کو مصلوب نہ کرتے۔اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پولس رسول جس حکمت کی بات کر رہا ہے وہ مسیح کی ذات اور اُس کے کام میں پائی جاتی ہے۔

یوحنا رسول خداوند یسوع کو خدا کی حکمت کے " کلام " کے طور پر بیان کرتا ہے۔(یوحنا 1باب 14 آیت) خداوند یسوع نے بنی نوع انسان کی نجات کے لئے خدا کے منصوبہ کو پیش کیا۔ مسیح میں ہمیں اپنی زندگی کے مقصد کا علم حاصل ہوتا ہے۔دُنیا کے کتنے دانا اور

حکمت سے معمور لوگوں نے زندگی کے معنی اور مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی ہے؟ صرف مسیح میں ہمیں سارے سوالوں کا جواب ملتا ہے؟ اُس کی ذاتِ اقدس اور کام میں خدا کی عظیم حکمت پنہاں ہے۔ اسی میں ہمیں اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ آتا ہے۔

جن پر اُس کی عظیم حکمت آشکارہ ہو جاتی ہے اُن کے لئے زبردست وعدہ موجود ہے۔ پولس رسول ہمیں یاد کراتا ہے کہ جو چیزیں انسانی آنکھ نے کبھی دیکھی بھی نہیں وہ سب خدا نے اپنے محبت کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں(9) جن لوگوں نے اُس حکمت کو قبول کر لیا ہے اُنہیں وہ جلال ملے گا جس کا ذکر کبھی کسی نے سنا بھی نہیں۔ ہم اتنے ذہین و فطین نہیں کہ مسیح کی ذاتِ اقدس میں پنہاں خدا کے مقصد کو سمجھ پائیں۔ اس دُنیا کے لوگوں نے اپنی حکمت سے اپنی زندگی کو پُر سکون اور پُر آسائش بنا لیا ہے۔ زندگی کی توقعات پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہیں۔ ہم نے ایسی بیماروں کا علاج معالجہ ڈھونڈ لیا ہے جنہیں ہم اپنے لئے مہلک خیال کرتے ہیں۔ تاہم یہ ساری ایجادات اور سہولیات اُن چیزوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جو خدا اپنے محبت کرنے والے لوگوں کے لئے رکھتا ہے۔ اُس کی حضوری میں بیماری، نہ دُکھ اور نہ ہی موت ہو گی۔

پولس رسول 10 ویں آیت میں ہمیں یاد کراتا ہے کہ خدا کی عظیم حکمت کو ہم پر ظاہر کرنا روح القدس کی منسٹری ہے۔ جس طرح ہمیں دُنیوی حکمت کو سمجھنے کے لئے انسانی روح کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح خدا کی گہری اور عظیم حکمت کا فہم و ادراک حاصل کرنے کے لئے ہمیں پاک روح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر خدا کا روح ہم میں نہ ہو تو ہم مسیح کے اُس کام کو سمجھ نہیں سکتے جو اُس نے ہماری نجات اور مخلصی کے لئے کیا ہے۔(13) غیر ایماندار لوگ جن میں مافوق الفطرت زندگی اور روحانی حکمت کی کمی پائی جاتی ہے وہ خدا کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ سب باتیں روحانی ہیں اور انسانی حکمت کے نزدیک

بیوقوفی اور غیر اہم باتیں ہیں۔ایسی باتیں انسانی حکمت اور دانائی سے بالا تر ہوتی ہیں۔(14)

آپ اِن باتوں کا اپنی عقل و دانش سے بھی موازنہ کر سکتے ہیں۔کتنی بار آپ انجیل کی منادی سننے کے لئے بیٹھے؟ کتنی بار آپ نے سنا کہ خداوند یسوع نے آپ کے گناہوں کے لئے صلیب پر قربانی دی؟ اور کتنی بار آپ نے یہ سمجھا کہ اگر آپ اُس کی قربانی کو قبول کر لیں تو اُس کے فرزند بن سکتے ہیں؟ آپ نے کلام کی باتیں تو سنیں لیکن آپ کچھ سمجھ نہ پائے۔ آپ روحانی عقل اور فہم کے بغیر یہ سب کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔

14 ویں آیت میں یہی کچھ تو پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔وہ اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ خدا کے روح کے بغیر لوگ خدا کے روح کی باتوں کو نہ تو سمجھ سکتے اور نہ ہی قبول کر سکتے ہیں۔روحانی باتیں اُن کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہوتی ہیں۔خدا کے روح سے معمور لوگ ہی خدا کی حکمت کو سمجھ سکتے ہیں۔پولس رسول کا پیغام روحانی باتیں تھیں۔اُس کی حکمت کو دُنیا کے دانشور مصنفین کی لکھی ہوئی کُتب میں تلاش نہیں کیا جا سکتا تھا۔اُس نے خدا کی حکمت کو ان الفاظ میں تبدیل کیا جو روح القدس کی طرف سے اُسے ملے تھے۔وہی جن پر خدا کے روح نے اِس حکمت کی باتوں کو آشکارہ کیا وہ اِن باتوں کو سمجھ پائے۔

کوئی بھی مرد و زن جس میں خدا کا روح نہیں پولس رسول کی بیان کردہ حکمت کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتا تاہم جس میں خدا کا روح ہے روحانی معاملات کو جانچ اور پرکھ لیتا ہے۔(15) بالفاظ دیگر جن لوگوں میں خدا کا روح موجود ہوتا ہے وہ خدا کی باتوں پر غور کرنے اور اُن پر بات چیت کرنے کے قابل ہوتے ہیں کیوں کہ خدا کا روح اُنہیں حکمت اور دانائی سے معمور کرتا اور سب کچھ سمجھنے کی توفیق دیتا ہے۔

پولس رسول مزید بیان کرتا ہے کہ روحانی آدمی کسی سے پرکھا نہیں جاتا۔(15)خدا کی راہیں انسان کی راہوں سے قطعی مختلف ہوتی ہیں۔

کس طرح ایک غیر ایماندار شخص جو خدا کے روح کی باتوں اور حکمت سے خالی ہوتا ہے ایک ایماندار کو سمجھ اور پرکھ سکتا ہے؟ دُنیا مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو غلط ہی سمجھے گی۔ لیکن اُنہیں انسانی فیصلوں اور رائے سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔ وہ صرف خدااور اُس کے رُوح کے سامنے جوابدہ ہیں جو اُن پر خدا کی راہوں، بھیدوں، مقاصد اور خیالات کو آشکارہ کرتا ہے۔(16 آیت)

وہ سچائی جو غیر ایمانداروں کو سمجھنے اور جاننے کی ضرورت ہے وہ روحانی سچائی یہ ہے کہ خدا کارُوح ہی اُنہیں سمجھنے کی توفیق عطا کر سکتا ہے۔

ہمیں اپنے گھٹنوں کے بل ہو کر اُن کے لئے شفاعت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خدا کے طالب اور بھوکے پیاسے ہوں۔ ہم لوگوں کے سامنے وہ روحانی باتیں بیان کر رہے ہیں جنہیں سمجھنے کے لئے اُن کے پاس حکمت اور فہم بالکل بھی نہیں ہے۔ کس قدر ضروری ہے کہ ہم روح القدس کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ خدا کا روح ہمارے وسیلہ سے لوگوں کی زندگیوں میں کام کرے، اُن کو فہم و دانائی اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگرچہ انجیل کو پیش کرنے کے لئے خدا کا روح ہمیں استعمال کرتا ہے تاہم لوگوں کو سمجھنے کے لئے فہم و دانش وہی عطا کرتا ہے۔ اس کھوئی ہوئی، تاریکی میں ڈوبی اور مرتی ہوئی دُنیا تک پہنچنے کے لئے خدا کے روح کے ساتھ مل کر کام کرنا کس قدر شرف و استحقاق کی بات ہے! یہ کس قدر شرف و استحقاق کی بات ہے کہ خدا کے روح نے خدا کی گہری اور پوشیدہ باتوں کے لئے ہمارے ذہنوں کو روشن کر دیا ہے! کرنتھس کے لوگوں کا شمار بھی ایسے ہی بابرکت لوگوں میں تھا جن کے ذہنوں کو خدا کے روح نے خدا کے مقصد، مسیح کی سچائی اور

بھید کو سمجھنے کے لئے روشن کر دیا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ وہ دن یاد کر سکتے ہیں جب پہلی دفعہ آپ کو صلیب کے پیغام کا فہم وادراک حاصل ہوا تھا؟ کیا آپ پولس رسول کے ساتھ مل کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو بھی خدا کی طرف سے عقل و دانش ملی؟

☆۔ کسی رُوح کے مسیح کے پاس لوٹ آنے میں ہمارا کردار کیا ہوتا ہے؟ خدا کے کلام کی سچائی کو بیان کرتے ہوئے ہم کس حد تک روح القدس کے کام پر بھروسہ کرتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ میں مسیح کی عقل ہے؟ مسیح کی عقل اور دُنیا کی حکمت میں کیا فرق ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اپنے پڑوس میں کسی غیر ایماندار شخص کے لئے دُعا کریں۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ اُس شخص کو انجیل کے پیغام کی سمجھ بوجھ عطا کرے۔

☆۔ کیا انجیل کی منادی کرتے ہوئے آپ نے خود کو خدا سے بھی آگے جاتے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ یہ یقین رکھتے تھے کہ آپ اپنے قائل کر دینے والے الفاظ سے کسی شخص کو مسیح کے لئے جیت لیں گے؟ اپنے طرزِ فکر کے لئے خداوند سے معافی مانگتے ہوئے کسی شخص کو مسیح کے لئے جیتنے میں روح القدس کے کردار کو سمجھنے کے لئے دُعا کریں کہ وہی زندگی بخش سکتا اور حق کی پہچان عطا کر سکتا ہے۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ صداقت کی باتوں کو سمجھنے کے لئے اُس نے آپ کے ذہن کو کھولا ہے۔

6باب

کرنتھس کی کلیسیا میں تفرقے

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں 3 باب)

پچھلے باب میں مقدس پولس رسول نے دو اشخاص کے درمیان فرق واضح کیا تھا، ایک وہ شخص جس میں خدا کا رُوح ہوتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو خدا کے رُوح کے بغیر ہوتا ہے۔اس باب میں پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یاد کراتا ہے کہ روحانی اور جسمانی آدمی میں فرق ہمیشہ واضح نہیں ہوتا۔اگرچہ روحانی شخص میں خدا کی حکمت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔لیکن وہ ہمیشہ ایسا نہیں کرپاتے۔اکثر اُن کا طرزِ فکر اور طرزِ زندگی دُنیوی اور جسمانی لوگوں جیسا ہی ہوتا ہے۔

غور کریں کہ پولس رسول نے کرنتھس کے لوگوں کو " بھائی " کہہ کر مخاطب کیا ہے۔اس اصطلاح کا معنی و مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ اُنہیں خدا کے فرزند جانتا تھا۔اُنہوں نے خداوند کو قبول کر لیا تھا اور اب وہ خدا کے گھرانے کے لوگ تھے۔اگرچہ کرنتھس کے لوگ ایمان میں پولس رسول کے بھائی تھے لیکن وہ اُن سے اس طرح بات نہ کرسکا جس طرح روحانی لوگوں سے بات چیت کی جاتی ہے۔اگرچہ وہ خداوند کے لوگ تھے تو بھی اُنہوں نے دُنیوی معیار اور وقار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا چناؤ کیا تھا۔یہ کس قدر بڑا المیہ تھا!وہ مسیح میں ابھی بالکل بچے تھے۔وہ ابھی ایمان میں مضبوط اور پختہ نہیں ہوئے تھے۔

پولس رسول اُنہیں ٹھوس غذا نہ دے سکا ، خدا کے کلام کی گہری سچائیاں(2 آیت) اُنہیں بچوں کی طرح ابھی تک دُودھ کی ضرورت تھی۔ خداوند کے ساتھ ابھی تک وہ روحانی پختگی میں چلنے کے قابل نہیں ہوئے تھے۔وہ ایک عرصہ سے مسیحی تھے اور اپنی زندگی، کردار اور گفتار سے وہ اپنے آپ کو بالغ مسیحی ثابت کر سکتے تھے لیکن وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے۔پولس رسول نے اُنہیں بتایا کہ وہ ابھی تک اپنے طور طریقوں اور سمجھ بوجھ کے لحاظ سے دُنیوی اور جسمانی ہیں۔(3 آیت)

غور کریں تو یہ بات بالکل واضح طور پر دیکھنے میں آتی ہے کہ پولس رسول چاہتا تھا کہ وہ خداوند کے ساتھ چلتے ہوئے روحانی زندگی میں پختگی اختیار کریں۔کیا آپ نے روحانی زندگی میں ترقی کی ہے؟کیا پچھلے سال کی بہ نسبت اس سال آپ اورزیادہ خدا کے نزدیک ہو گئے ہیں؟ مسیحی زندگی کے ہر ایک تجربہ میں یہ روحانی ترقی واضح طورپر نظر آنی چاہئے۔خداوند کے ساتھ ابتدائی سالوں کے تعلق اور رشتہ میں تو بہت ترقی اور نشو و نما دیکھنے کو ملتی ہے۔لیکن پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ترقی اور بڑھوتی مدھم پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایسے ایماندار بھی جنہوں نے پچاس برس پہلے مسیح کو قبول کیا ہوتا ہے اُنہیں بھی خدا پرستی میں مضبوط اور پختہ ہونے کے لئے اپنی کاوش اور جدوجہد جاری رکھنا پڑتی ہے۔خداوند کو جاننے کا عمل ہمیشہ جاری رہے گا۔کئی ایک گناہوں پر غالب آنے کی ضرورت ہو گی۔ خدمت میں قوت اور قدرت کی بلندیوں کو چھونا ہو گا۔ مسیح کے ساتھ گہری رفاقت اور قربت میں مضبوط اور قائم ہونا ہو گا۔خداوند کے ساتھ چلتے ہوئے روحانی ترقی اور نشو و نما ہماری زندگی کے ہر حصہ میں ایک معمول کا تجربہ ہونا چاہئے۔

کرنتھس کے ایماندار تو کبھی بھی خداوند کے ساتھ اپنے رشتہ اور تعلق میں آگے نہیں بڑھے تھے۔ ابھی تک حسد اور جھگڑوں کی فضا اُن کی روحانی ناپختگی کو ظاہر کرتی تھی۔ بطور کلیسیا وہ معمولی معاملات میں پھنس کر رہ گئے تھے۔ کچھ پولس رسول کے پیروکار تھے اور بعض اپلوس کو ترجیح دیتے تھے۔ یہی اختلافات کلیسیا میں تفرقے بازی کو ہوا دے رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایمان میں ترقی نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ اُن کا طرزِ فکر اور روّیہ عام لوگوں جیسا تھا۔(3) آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ غیر ایماندار لوگوں جیسا طرزِ زندگی اور طرزِ فکر اپنائے ہوئے تھے۔

مقدس پولس رسول اُنہیں 5-6 آیت میں یاد کراتا ہے کہ وہ (پولس) اور اپلوس تو مسیح کے خادم ہیں۔ خدا نے پولس اور اپلوس کو مسیح کے بدن میں خدمت کرنے کے لئے مختلف ذمہ داریاں عطا کی تھیں۔ پولس نے سچائی کا بیج بویا تو اپلوس نے اُس کو پانی دیا۔ دونوں خدام اُس بیج کے اُگنے اور کرنتھس کے لوگوں کی زندگیوں میں پھل دار ہونے کے لئے خدا پر انحصار کر رہے تھے۔ پولس رسول اُن پر یہ ظاہر اور آشکارہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایسی سوچ بچگانہ اور طفلانہ ہے کہ ایک منسٹری دُوسری سے زیادہ اہم اور مقدّم ہے۔

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا میں اپنے کردار کو پہچان لیا تھا۔ 10 آیت میں وہ عمارت کی مثال استعمال کرتا ہے۔ اُس نے کرنتھس میں کلیسیا کی بنیاد رکھی تھی۔ خدا نے پولس رسول کو خوشخبری کی منادی اور کلیسیا قائم کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔ (رومیوں 15 باب 20 آیت) لیکن اب یہ کسی اور کی ذمہ داری تھی کہ وہ اُس رکھی گئی بنیاد پر عمارت کو کھڑا کرتا۔ اپلوس نے خدا کے کلام کی تعلیم دیتے ہوئے اُن کے درمیان اس اہم کام کو سرانجام دیا تھا۔

پولس رسول نے اُنہیں یاد کرایا کہ ہر ایک کی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ اِس عمارت کو مسیح اور اُس کے کام کی بنیاد پر کھڑا کرے۔(11 آیت)

مسیح کی کلیسیا کی تعمیر میں ہر ایک ایماندار کا اپنا ایک کردار تھا۔ خدا کے فرزند ہوتے ہوئے اُن کے پاس میٹریل کو استعمال کرنے کا چناؤ تھا۔ وہ چاہتے تو بڑی دانائی سے سونا چاندی اور قیمتی پتھروں کا استعمال کرتے ہوئے عمارت کو تعمیر کر سکتے تھے یا پھر وہ غیر دانشمندی سے گھاس پھوس اور لکڑی کا استعمال کرتے ہوئے عمارت کھڑی کر سکتے تھے۔(12 آیت) وفاداری اور تابعداری سے خدمت کرتے ہوئے وہ مضبوط اور ٹھوس کلیسیا قائم کر سکتے تھے جو وقت کے ہر امتحان پر پورا اُترتی۔(13 آیت) اِس کے برعکس وہ نافرمانی اور غیر تائب دلی سے غیر مناسب اور غلط محرکات سے اس تعمیر کے کام کو آگے بڑھا سکتے تھے۔

(یہاں گھاس پھوس اور لکڑی کا موازنہ کریں) ایسی کمزور تعمیر آگ میں قائم نہیں رہ سکتی۔ یومِ حساب ایسی تمام چیزوں کو بے نقاب کر دیا جائے گا۔(2 کرنتھیوں 5 باب 10 آیت)اُس روز ہر شخص کے کام کا معیار سامنے آجائے گا۔ خدا اُن کے دلی محرکات ظاہر کر دے گا۔

پولس رسول اُنہیں یاد کراتا ہے کہ جب وہ عمارت کی تعمیر کا ذکر کر رہا ہے تو وہ اُن کی نجات کے تعلق سے بات نہیں کر رہا۔ جب اُنہوں نے خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا تو اُن کی نجات محفوظ ہو گئی تھی۔ پولس رسول یہاں پر اس بات کا ذکر کر رہا ہے کہ جو نجات مسیح میں اُنہوں نے پائی اُس کے ساتھ اُنہوں نے کیا کیا۔ وہ شخص جس نے گھاس پھوس اور لکڑی کا ردار کھا یومِ حساب نقصان اُٹھائے گا لیکن خود بچ جائے گا جلتے جلتے۔ (15 آیت)

اس دُنیا میں ہمارا طرزِ زندگی یومِ حساب بالکل بے نقاب ہو جائے گا۔ بائبل مقدس اس دُنیا

میں خدمت کے اَجر کی بات کرتی ہے(متی 5 باب 12 آیت اور 6 باب 1 آیت) ایسے ایماندار بھی ہیں جو گھاس پھوس اور لکڑی کے ساتھ خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایسے ایمانداروں کا طرزِ فکر اور طرزِ زندگی غیر ایمانداروں جیسا ہی ہوتا ہے۔ اُن کے روّیے اور دلی محرکات خدا کی مرضی اور منشا کے مطابق نہیں ہوتے۔ شاید وہ مغرور اور مفاد پرست ہوتے ہیں۔ شاید اُنہوں نے خدا کی رہنمائی اور اُس کے کلام کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا سیکھا ہی نہیں تھا۔

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یاد کراتا ہے کہ ایسے ایماندار آسمان پر اَجر حاصل نہ کر پائیں گے۔ خدا اُنہیں محبت کرتا اور اُنہیں قبول تو کرلیتا ہے لیکن وہ آسمانی باپ کی طرف سے اپنی کاوّشوں اور محنتوں کی وجہ سے تعریف و تحسین حاصل نہ کر پائیں گے۔

ایماندار ہوتے ہوئے ہم خدا کا مقدّس ہیں۔ خدا کا رُوح ہم میں بسا ہوا ہے(16 آیت) جب ہم خدا کا مقدس ہیں تو ہماری زندگیاں پاک اور تقدیس شدہ ہیں۔ محتاط ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم اس ہیکل میں کوئی ایسی چیز نہ آنے دیں جو خدا کی تعظیم و تمجید کے خلاف ہے جو ہم میں سکونت پذیر ہے۔ خدا کے مقدس کو ناپاک کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کرایا کہ اگر وہ خدا کے مقدس کو برباد کریں گے تو خدا اُنہیں برباد کر دے گا۔ (17 آیت) برکت اور خدا کے ساتھ قربت اُسی صورت میں پروان چڑھتی ہے جب ایماندار شخص وفاداری اور دیانتداری سے خدا کے ساتھ چلتا ہے۔ کرنتھس کے ایماندار لوگ اِس ہیکل میں حسد، تفرقے اور جھگڑے لانے کا باعث ہوئے تھے۔ کلیسیا گھاس پھوس اور لکڑی کے ردّوں سے تباہ و برباد ہو رہی تھی۔

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو ہوش دلانے کی کوشش کی کہ وہ خود فریبی کا شکار نہ ہوں۔ (18 آیت) وہ اپنی نظر میں دانشمند بنے بیٹھے تھے۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ خدا اور

اُن کے درمیان سبھی کچھ ٹھیک چل رہا ہے۔ لیکن وہ تو گمراہی کا شکار تھے۔ سب کچھ ٹھیک نہیں تھا۔ اُنہیں بیدار ہونے کی ضرورت تھی تاکہ اُن کی زندگی میں جو کچھ ہو رہا تھا اُس سے آگاہ اور خبردار ہو جاتے۔ وہ جسمانی حکمت اور دانائی سے کام کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ دُنیوی طور طریقوں میں پھنس کر رہ گئے تھے۔ اُن کا فخر اور ناز تو آدمی تھے۔ (21 آیت) فخر و ناز کے لئے بہت سی چیزیں تھیں لیکن وہ شخصیات اور خدمت کے انداز کو اُونچا کر رہے تھے۔

مقدس پولس رسول نے اُنہیں وہ برکت یاد کرائی جو مسیح میں اُن کو مل چکی تھی۔ خدا کے عظیم اور خوبصورت خُدام نے اُنہیں خدا کی محبت کی سچائی سے آگاہ کیا تھا۔ خدا کا کلام از خود اُن کے لئے بڑی نعمتِ خداوندی تھا۔ اُن کی زندگیاں کلام ہی سے قائم تھیں۔ اُن کی موجودہ برکات اور مستقبل لئے اُمید مہربان خدا کی طرف سے اُن کے لئے نعمتیں تھیں۔ وہ مسیح کے ہو چکے تھے۔ خدا نے اُنہیں چن لیا اور اَبدی سزا اور دُکھ سے رہائی دے دی تھی۔ خدا کی عظیم برکات کی روشنی میں چھوٹے اور معمولی قسم کے معاملات کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔

ایماندار ہوتے ہوئے بھی ہم دُنیاداروں جیسا طرزِ زندگی اور طرزِ فکر اپنا سکتے ہیں۔ کرنتھس کی کلیسیا میں یہی کچھ تو ہو رہا تھا۔ وہاں کے ایماندار معمولی باتوں پر تفرقے بازی اور دھڑے بندی کا شکار ہو چکے تھے۔ ابلیس اُن کی توجہ اور دھیان مسیح سے ہٹا کر اپنی طرف لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اِس وجہ سے وہ ایمان میں ترقی اور نشوونما نہیں پا رہے تھے۔ مسیح کی کلیسیا کی ٹھوس بنیاد پر اُنھوں نے حسد، تفرقے اور بے جا فخر کے رَدے رکھنا شروع کر دیئے تھے۔

اس موجودہ دَور میں ایماندار ہوتے ہوئے یہ باب ہمارے لئے کس قدر ایک بڑا چیلنج

ہے۔جب آپ اپنی روحانی ہیکل پر نگاہ کرتے ہیں تو آپ کو کس طرح کے رَدے اور پتھر دیکھنے کو ملتے ہیں؟ شاید سونے، چاندی اور قیمتی پتھروں کے درمیان لکڑی اور گھاس پھوس کے رَدے بھی بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ان گھٹیا رَدوں کو دُور کر کے ایسے ردَے رکھنے ہوں گے جو خداوند کے لئے عزت اور بزُرگی کا باعث ہوں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا اس مطالعہ سے آپ کی توجہ کچھ رکاوٹوں کی طرف مبذول ہوئی ہے جنہیں دُور کرنے کی ضرورت ہے؟ وہ کون سی رکاوٹیں ہیں؟

☆۔ کیا آپ رُوح کی رہنمائی میں چلتے ہیں یا پھر دُنیا کی چیزوں کے زیرِ اثر آ جاتے ہیں؟

☆۔ روحانی ترقی کے کون سے شواہد آپ کی زندگی میں دکھائی دیتے ہیں؟ خداوند کس طرح درجہ بدرجہ آپ کی زندگی میں تبدیلی لا رہا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے ایسی رکاوٹوں کو دُور کرنے کے لئے کہیں جو اُس کی عزت اور جلال کا باعث نہیں ہیں۔

☆۔ کیا آپ ایسے مسیحی دوستوں اور ساتھیوں سے واقف ہیں جو کچھ رکاوٹوں کے باعث روحانی ترقی میں خاطر خواہ آگے نہ بڑھ سکے؟ اسی لمحہ اُن کے لئے دُعا میں جھک جائیں۔

☆۔ مسیح میں مضبوط بنیاد کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس مضبوط بنیاد کو کبھی جنبش نہ ہو گی۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ آپ ایسے روّیے سے کام کر سکیں جس سے خداوند کو عزت اور جلال ملے۔

7باب

اعتراضات اُٹھائے گئے

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں4باب 1-5آیت)

کیا آپ کی خدمت پر کبھی کسی نے شک کیا ہے؟ کرنتھس کی کلیسیا میں یہی کچھ تو ہو رہا تھا۔ کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ تھے جو پولس اور اُس کی خدمت کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ یاد رکھیں، خداوند یسوع مسیح کو بھی ہر کسی نے پسند نہیں کیا تھا۔ لوگ خداوند یسوع کے اختیار پر سوال اُٹھاتے تھے۔ اگر آپ خدا کے خادم ہیں تو کسی نہ کسی وقت آپ کو بھی ایسے معاملات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جب ہماری خدمت کی مخالفت ہوتی ہے تو ہمارا ردِ عمل کیسا ہوتا ہے؟ پولس کے ردِ عمل کو دیکھ کر ہمیں حکمت اور دانائی حاصل ہونی چاہیے تا کہ آزمائش اور مخالفت کی گھڑی میں ہم بھی پولس رسول جیسا ردِ عمل اور روّیہ اپنا سکیں۔

اُسے اپنی بلاہٹ کی واضح طور پر سمجھ بوجھ تھی (1 آیت)

مخالفت اور طرح طرح کے سوالات کا سامنا کرتے ہوئے ایک چیز جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اپنی بلاہٹ اور خدمت کے تعلق سے پُر یقین اور پُر اعتماد ہوں۔ اگر میں یہ خیال کرتا کہ لوگ میری خدمت کے تعلق سے کیا کہتے اور کیا سوچتے ہیں تو میں کب کا خدمت کو خدا حافظ کہہ چکا ہوتا۔ میری زندگی اور خدمت میں کئی ایک مشکل مراحل آئے۔ پھر خداوند نے مجھ پر واضح کیا کہ وہ چاہتا ہے کہ میں خدمت میں قائم رہوں اور آگے

بڑھوں۔ میری زندگی میں کئی ایک ایسے مقام اور حالات آئے جب میں نے کسی اور کام کے تعلق سے سوچنا شروع کیا لیکن خداوند مجھے میری بلاہٹ کی طرف ہر بار واپس لے آیا۔ میری خدمت کی بلاہٹ کی سمجھ بوجھ نے مجھے آج تک خدمت میں قائم رکھا ہے؟

مقدس پولس رسول کو بھی اپنی خدمت کی واضح سمجھ بوجھ تھی۔ وہ اپنے آپ کو مسیح کا خادم سمجھتا تھا جس نے خدا کے پوشیدہ بھید اُس کے سپرد کئے تھے۔(1) لفظ "سپرد" بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ خدا نے پولس رسول کو ایک ذمہ داری عطا کی تھی۔ خدا نے پولس رسول کو اپنے لوگوں کے لئے ایک پیغام دیا تھا اور پولس رسول اِس پیغام کو خدا کے لوگوں تک پہنچانا اپنی ذمہ داری اور مقدس فرض سمجھتا تھا۔ پولس رسول سمجھتا تھا کہ اُسے وفادار رہنے کی ضرورت ہے خواہ لوگ اُس کے تعلق سے کچھ بھی سوچتے ہیں۔ چونکہ پولس رسول کو اپنی خدمت اور بلاہٹ کی واضح سمجھ بوجھ تھی اس لئے وہ اپنے مخالفین کے سوالوں اور طرح طرح کی باتوں کا سامنا کر سکتا تھا۔

اُس نے اپنی بلاہٹ کے لئے خود کو پورے طور پر وقف کر دیا تھا (2 آیت)

جب مقدس پولس رسول کو پوری طرح خدا کی بلاہٹ کی تصدیق ہو گئی تو پھر اُس نے اُس بلاہٹ کی تابعداری اپنے اُوپر واجب سمجھ لی۔ خدا نے اُس پر اعتماد کیا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ اُسے خدا کے اعتماد پر پورا اُترنا ہے۔

ہمیں اس بات کا پورا یقین ہونا چاہئے کہ ابلیس اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گا کہ جو اعتماد خدا نے ہم پر کیا ہے ہم اُس پر پورے نہ اُتر سکے اور بے وفا ہو گئے۔ مجھے بھی اپنی خدمت میں کئی دفعہ مایوسی اور پریشانی کا سامنا ہوا۔ شیطان نے میرے حوصلے کو پست کرنے کے لئے لوگوں کے ردِ عمل کو استعمال کیا۔ کئی دفعہ تو مجھے خود بھی اپنی بلاہٹ اور خدمت کی نعمت پر شک ہونے لگتا۔ مجھے خدا کی حضوری میں ٹھہر کر اُس سے پوچھنا پڑتا کہ

خداوند کیا اب بھی میں اس خدمت کو جاری رکھوں۔ پولس رسول کو جب بھی خدمت میں چیلنجز کا سامنا ہوا وہ اپنی بلاہٹ کی طرف متوجہ ہوا۔ پولس رسول نے یہ بھی محسوس کیا کہ جب خدا کوئی ذمہ داری دیتا ہے تو وہ توقع کرتا ہے کہ ہم اُس ذمہ داری کو وفاداری سے نبھائیں۔ یہی پولس رسول کی رائے تھی۔

اُس نے کسی کو موقع نہ دیا کہ کوئی اُس کی عدالت کرے۔(3 آیت)

جب پولس رسول اپنی بلاہٹ اور رویا کی وضاحت کر چکا اور یہ بتا چکا کہ وہ اُس رویا کا نافرمان نہ ہوا بلکہ وفادار رہا تو پھر وہ کرنتھس کے لوگوں کو یہ بتاتا ہے کہ وہ کبھی کسی کو اجازت نہیں دے گا کہ کوئی انسان اُس کو پرکھے یا اُس کی عدالت کرے۔

اُس نے کرنتھس کے لوگوں کو بتایا کہ اُس کی زندگی کا نصب العین لوگوں کو خوش کرنا نہیں بلکہ خُدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہی اُس کی زندگی کا نصب العین ہے جس نے اُسے خدمت کے لئے بلایا ہے۔ اگر کوئی انسان اُس کی عدالت کرتا بھی تو پولس رسول کو اُس کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں تھی۔ لوگ اُس کی خدمت کے تعلق سے کیا کہتے ہیں اِس سے زیادہ پولس کو اس بات میں دلچسپی تھی کہ خدا اُس کے تعلق سے اور اُس کی خدمت کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اُس نے کسی انسان کی بہ نسبت خدا سے وفادار رہنے کا چناؤ کیا تھا۔

میں نے تو یہ دیکھا کہ محض باتیں کرنا بہت آسان ہے جبکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانا بہت مشکل ہے۔ کتنی ہی بار مجھے اِس ذہنی اُلجھن نے آدبایا کہ لوگ میری خدمت کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ مجھے پسند کیا جائے۔ میری خدمت کو سراہا جائے۔ میں نے مدد اور حوصلہ افزائی کے لئے لوگوں کی طرف دیکھا لیکن اس میں ایک بہت بڑا خطرہ پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ اِس کے لئے لوگوں کو خوش کرنا پڑتا ہے

تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ خدا نے ہمیشہ اپنے لوگوں کو مخالفت کے

مقابلہ میں کھڑا ہونے اور قائم رہنے کے لئے بلایا۔ پولس رسول خداوند اپنے خدا سے وفادار تھا۔ اُس نے کسی کو موقع نہ دیا کہ کوئی اُس کی توجہ اور دھیان اور خدمت اور بلاہٹ سے ہٹائے جس کے لئے خدا نے اُسے بلایا تھا۔ اُس کے لئے یہ اہم نہیں تھا کہ لوگ اُسے یا اُس کے پیغام کو پسند کریں۔ اُس کے لئے یہ اہم تھا کہ وہ اُس کام کو سرانجام دے جس کے لئے خدا نے اُسے بلایا تھا۔

جب یوسف نے فوطیفار کی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے سے انکار کر دیا تو وہ اُس کی دشمن بن گئی۔ اگرچہ وہ روز بروز اصرار کرتی رہی لیکن اُس نے اپنے آپ کو روحانی آلودگی سے بچایا اور ہر بار انکار ہی کیا۔ (پیدائش 30) اس انکار کی وجہ سے یوسف کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ اسی طرح دانی ایل نے بھی سخت مخالفت اور دشمنی کا سامنا کیا جب اُس نے دُعا ترک کرنے سے انکار کر دیا۔ (دانی ایل 6 باب) تو اس کے نتیجہ میں دانی ایل کو شیروں کی ماند میں ڈال دیا گیا۔ خدا کی بلاہٹ سے وفادار رہنے کے نتیجہ میں ہمیں بعض اوقات مخالفت، رد کئے جانے اور لوگوں کی طرف سے باتیں سننے کے تلخ تجربہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ پولس رسول کے پاس وہ کان اور آنکھیں تھیں جو کسی اَور کے پاس نہیں تھیں۔ اُس نے عہد کر رکھا تھا کہ وہ خدا کی خوشنودی حاصل کرے گا۔ اُسے اس بات کی بالکل پرواہ نہیں تھی کہ دوسرے اُس کی خدمت کے بارے میں کیا کہتے اور کیا سوچتے ہیں۔ اگر ہمیں حقیقی طور پر خدا کے خادم بننا اور اپنی بلاہٹ کے مطابق خدمت کرنا ہے تو پھر ہمیں لوگوں کی باتوں اور سوالات پر توجہ دئے بغیر آگے بڑھنا ہو گا۔

اُس نے خود بھی اپنی عدالت نہ کی (3 آیت)

تیسری آیت پر توجہ دیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے صرف دُوسروں کو موقع دینے سے انکار نہیں کیا بلکہ اُس نے اپنے شک وشبہات کو بھی موقع نہ دیا کہ اُس کی خدمت پر کوئی

سوال اُٹھائیں یا اُس کے باطن میں کوئی شک پیدا کریں اور اُس کی توجہ اور دھیان خدا کی بلاہٹ اور اُس کی خدمت سے ہٹا سکیں۔

بعض اوقات ہم خود ہی اپنے بدترین دشمن بن جاتے ہیں۔ کتنی ہی بار ہم اپنی بلاہٹ اور خدمت اور خدا داد صلاحیتوں اور نعمتوں پر سوالات اُٹھاتے اور شک و شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کتنی ہی بار میں خود بھی خدا کے حضور اُن سوالات اور شک و شبہات کو لے کر گیا جو میرے ذہن میں میں نے خود ہی پیدا کر لئے تھے، مجھے خدا سے پوچھنا پڑا کہ آیا میں ہی وہ شخص ہوں جو اِس خدمت اور کام کو سرانجام دینے کے لئے بلایا گیا ہوں۔ اگر میں اپنے احساسات اور شک و شبہات پر دھیان دیتا تو میں کب کا خدمت چھوڑ چکا ہوتا۔ صرف میں اور آپ ہی نہیں بلکہ خدا کے کلام کو کھول کر دیکھیں تو بہت سے لوگ تھے جو اس طرح کی کشمکش میں مبتلا ہوئے۔ مردِ خدا موسیٰ کو بھی اپنی خدمت پر شک تھا جب اُس نے خدا کو بتایا کہ وہ تو درُست طور پر بولنے سے بھی قاصر ہے۔ (خروج 4 باب 10-13 آیت) اسی طرح خدا کے بندہ یرمیاہ نے بھی یہ بہتر سمجھا کہ اس مخالفت اور ناگوار حالات اور ماحول میں اُس کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ خاموش رہے اور مزید کوئی کلام نہ کرے۔ (یرمیاہ 20 باب 9 آیت) ہو سکتا ہے کہ تین بار مسیح خداوند کا انکار کرنے کے بعد پطرس نے بھی بطور شاگرد اپنی خدمت اور بلاوے پر شک کیا ہو۔

پولس رسول نے اس بات کو محسوس کیا کہ اُس کی خدمت اور بلاہٹ اُس کے شک و شبہات اور احساسات سے بالاتر ہے۔ جو کچھ خدا نے اُس پر واضح کر دیا تھا اُس پر سوال اُٹھانے اور شک کرنے کا اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

اُس نے اپنا ضمیر صاف رکھا۔ (4 آیت)

چوتھی آیت پر غور کریں کہ پولس رسول کی یہی کوشش رہی کہ اُس کا ضمیر اُسے ملامت نہ

کرے۔ پولس رسول نے دُوسروں کو موقع نہ دیا کہ اُس کی توجہ اور دھیان اُس کے بلاوے اور خدمت سے ہٹا دیں اور یوں اُس نے اپنے ضمیر کو پاک اور صاف رکھا۔ اُس نے اپنے شک و شبہات کو بھی موقع نہ دیا کہ وہ اُسے اُس کی خدمت سے منحرف کر سکیں۔ پولس رسول ساتھ ہی کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بھی بتاتا ہے کہ اُس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل کامل ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ خدمت کرتے ہوئے اُس سے بھی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اپنی کمیوں اور کوتاہیوں کے باوجود اُسے معلوم تھا کہ وہ اُسی مقام پر کھڑا ہے جہاں خدا اُسے دیکھنا چاہتا ہے۔ اُس نے خدا کی تابعداری اور اُس سے وفادار رہنے کا چناؤ کیا۔ تاکہ جب وہ خدا کے حضور اپنی زندگی اور خدمت کا حساب کتاب دینے کے لئے کھڑا ہو تو اُسے شرمندگی نہ اُٹھانا پڑے۔ یہ روزمرّہ کی بنیاد پر ایک عہد تھا۔ وہ بے الزام ضمیر کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں خدا کے مقصد کے تعلق سے بالکل وفادار اور دیانتدار رہے۔

اُس نے دل کے محرکات پر روشنی ڈالنے کے لئے خداوند کا انتظار کیا (5 آیت)

پولس رسول نے عدالت کا سارا اختیار اور کام خدا ہی کو کرنے دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کی خدمت اور زندگی کے تعلق سے صرف اور صرف خدا ہی بہتر طور پر جانتا اور وہی بہتر فیصلہ کر سکتا ہے۔ پولس رسول کی خدمت اور محرکات اور طریقہ کار پر لوگ اکثر سوال اُٹھاتے تھے۔ پولس رسول نے کبھی ضروری نہ سمجھا کہ لوگوں کو بتائے کہ اُس کے دلی محرکات کیا ہیں۔ اُس نے سارے معاملات کو خدا کے ہاتھوں میں دیا۔ وہ دن آئے گا جب خدا ہر کسی کے دل کے محرکات کو بے نقاب کر دے گا۔ پولس رسول نے اپنی بلاہٹ کو محفوظ رکھا۔

کتنی ہی بار دُشمن ابلیس ہماری توجہ اور دھیان اپنی خدمت اور بلاہٹ (لوگوں کی رائے اور

باتوں کی وجہ سے) ہٹا دیتا ہے کتنی ہی بار لوگوں کو خوش کرنے کے چکر میں ہم اپنی خدمت اور بلاہٹ سے اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں کیونکہ لوگوں کی باتیں اور رائے ہماری توجہ اپنی طرف مبذُول کر لیتی ہیں۔ پولس رسول نے اپنے آپ کو زندہ خدا کے ہاتھوں میں دیا اور اپنی خدمت اور بلاہٹ میں وفاداری سے آگے بڑھتا رہا۔ خداوند ہمیں بھی ایسا ہی کرنے کی توفیق اور فضل عطا فرمائے۔ آمین!

چند غور طلب باتیں

☆۔ خداوند نے آپ کے سپرد کیا کچھ کیا ہے؟ آپ کی روحانی نعمتیں کیا ہیں؟ خداوند نے آپ کو کون سی خدمتیں عطا کی ہیں؟

☆۔ کیا خدمت کے تعلق سے دوُسروں کی باتیں سننے سے آپ اپنی خدمت سے آگے پیچھے ہو گئے؟ اس مطالعہ سے آپ کو کون سی تاکید اور تلقین ملتی ہے؟

☆۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ خدا کی بلاہٹ کے مطابق آج بھی وفادار ہیں؟ کیا کوئی ایسی وجہ ہے کہ آپ یومِ عدالت کسی بات کے لئے خداوند کے حضور شرمندگی اُٹھا سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اُن نعمتوں اور خدمتوں کے لئے شکر گزاری کریں جو خداوند کی طرف سے آپ کو ملی ہیں۔

☆۔اگر آج تک آپ کو اپنی نعمت اور خدمت اور بلاہٹ کا علم نہیں تو دُعا میں جھکیں اور خداوند سے اپنی خدمت اور بلاہٹ کا واضح فہم وادراک مانگیں۔

☆۔خداوند سے ایسے مواقعوں اور کھلے دروازوں کے لئے دُعا کریں جن سے آپ اُس کی بلاہٹ اور دی ہوئی خدمت کو عملی طور پر کر سکیں۔

☆۔خداوند سے اُن چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی وفاداری مانگیں جو خدا ہر روز آپ کے ذمہ لگاتا ہے۔

8 باب

آرام دہِ مسیحیت

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 4 باب 6-21 آیت)

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا میں تفرقوں اور اُن کے روحانی طور پر غیر پختہ، ناسمجھ اور نابالغ ہونے پر بات کر رہا ہے۔ کرنتھس کے ایماندار اس سے بعض قائدین کی طرف داری کے تعلق سے سوال کر رہے تھے۔ اِس بے اتفاقی کا سبب حسد تھا۔ وہ بعض قائدین کو پسند کرتے اور کچھ پر تنقید کرتے تھے۔ پولس رسول اس حصہ میں تکبّر اور حسد کی رُوح کے تعلق سے بات کرتا ہے۔

6 آیت میں پولس رسول اُنہیں تنبیہ کرتا ہے کہ وہ لکھے ہوئے سے تجاوز نہ کریں۔ وہ ایک شخص کو دُوسرے پر ترجیح دے کر حد سے آگے جا رہے تھے اور وہ سب کچھ خدا کی نظر سے نہیں دیکھ رہے تھے۔ بائبل مقدس واضح تعلیم دیتی ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے خدا کی طرف سے ملا ہے۔ (7 آیت) کچھ بھی تو ایسا نہیں جس پر ہم فخر کر سکیں۔ ہم ہر ایک کام لئے خدا کے احسان مند اور شکر گزار ہوں کیوں کہ وہ اُسی کی توفیق اور فضل سے ممکن ہوا تھا۔ پولس رسول جیسا عظیم مردِ خدا بھی اس بات کو سمجھتا، جانتا اور مانتا تھا کہ جو خدمت بھی اُس نے سر انجام دی ہے وہ خدا کے فضل اور اُس کی قدرت سے ہی ممکن ہوئی ہے۔ پولس رسول جانتا تھا کہ وہ خدا کے دُوسرے خادموں سے بالکل بھی مختلف اور منفرد نہیں ہے۔ خوشخبری کے لئے اُس کی ساری کاوشیں اُس کام کا نتیجہ تھیں جو خدا اُس

کی زندگی میں کر رہا تھا۔ اُس کی زندگی اور خدمت سبھی کچھ اُسے خدای قادر و حاکم کی طرف سے برکت اور بخشش کے طور پر ملا تھا۔ اس صورت میں صرف اور صرف خدا پر ہی فخر کیا جا سکتا تھا کہ وہ اپنے نااہل اور غیر مستحق خادموں کے وسیلہ سے بڑے بڑے کام کرنے کی قدرت رکھتا اور اُنہیں استعمال کر سکتا ہے۔

یہ بات کرنتھس کے لوگوں کی سمجھ اور عقل سے بالاتر تھی۔ اپنے تکبر اور غرور میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ اُنہوں نے روحانی پختگی حاصل کر لی ہے۔ وہ اپنے آپ کو روحانی طور پر دولتمند سمجھتے تھے (8 آیت) وہ یہ سمجھتے تھے کہ اپنے شہر میں وہ روحانی بادشاہوں کی طرح حکومت کر رہے ہیں۔ لیکن ہر ایک چیز کو دیکھنے کا پولس رسول کا انداز اُن سے مختلف تھا کرنتھس کے لوگ اپنی کلیسیا میں اس بحث میں تسلی محسوس کرتے ہوئے زندگی بسر کر رہے تھے کہ اُنہیں کس قائد کی پیروی کرنی چاہیئے۔ دوسری طرف رسول تھے کہ وہ ایسے زندگی بسر کر رہے تھے جن کے لئے سزائے موت کا حکم ہو چکا ہو۔ کرنتھس کے لوگ خود کو بادشاہ کے طور پر دیکھتے تھے جبکہ پولس رسول خود کو اکھاڑے میں ایک رد کئے ہوئے شخص کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ (9) کرنتھس کے لوگوں کی آرام اور سہل پسند زندگی کے مقابلہ میں پولس رسول لوگوں کے طعنے، ملامت اور طرح طرح کی باتوں کا سامنا کر رہا تھا۔ جو اُس کی موت کے خواہاں تھے۔ دُنیا کی نظر میں رسول بیوقوف اور احمق تھے۔

کرنتھس کے لوگوں نے اپنے علاقہ میں اپنا رکھ رکھاؤ اور رعب داب قائم کر رکھا تھا۔ لیکن دُنیا رسولوں کو کمزور اور غیر اہم لوگوں کے طور پر دیکھ رہی تھی۔ پولس رسول کو اکثر ٹھٹھا بازی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ پولس رسول کہیں بھی گیا تو اُسے رسوائی اور تذلیل ہی ملی۔ اُسے معلوم تھا کہ بھوک اور پیاس کیا ہوتی ہے۔ کرنتھس کے لوگوں سے قطعی مختلف رسول بے گھر اور معمولی لباس میں تھے۔ (11) اُنہیں تو اپنی خدمت کے

اخراجات کے لئے سخت محنت کر کے روپیہ پیسہ اکٹھا کرنا پڑتا تھا۔ جب لوگ اُن پر لعنت ملامت کرتے تھے تو وہ اُنہیں برکت دیتے تھے۔ جب لوگ اُن پر تہمت لگاتے تو وہ شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ لیکن لوگ اُنہیں سب چیزوں کی جھڑن اور دُنیا کی گندگی سمجھتے تھے۔(13) دوسری طرف کرنتھس کے لوگ خود کو بادشاہ سمجھے بیٹھے تھے۔ یہ کس قدر بڑا تضاد نظر آتا ہے۔ کرنتھس کے لوگ اپنے مسیحی طرزِ زندگی میں بڑے سہل پسند ہو گئے تھے۔ معاشرے میں عزت و مقام حاصل کر کے اُنہیں بڑا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ شاہانہ طرزِ زندگی اپنائے ہوئے تھے۔ اپنے روحانی سفر میں وہ جس بھی مقام پر تھے وہ اُس سے بالکل خوش اور مطمئن دکھائی دیتے تھے۔ وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ وہ روحانی طور پر پختہ اور بالغ ہو گئے ہیں۔

پولس رسول نے 14 ویں آیت میں کرنتھس کے ایمانداروں کو اس روّیہ پر انتباہ کیا۔ اُس نے بڑی شائستگی اور دھیمے مزاج سے اُنہیں خبر دار کیا۔ وہ اُس کی خدمت کے وسیلہ سے مسیح سے آشناہ ہوئے تھے، باپ ہوتے ہوئے اُسے اُن کی روحانی فکر تھی۔ چونکہ کرنتھس کے لوگ روحانی طور پر بچے تھے۔ اس لئے وہ سمجھ رہے تھے کہ اُن کے پاس تمام سوالات کے جوابات موجود ہیں۔ وہ پولس رسول کی پدرانہ (باپ جیسی) رہنمائی کی ضرورت محسوس نہیں کر رہے تھے۔(8 آیت) پولس رسول نے اُنہیں اپنے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے اُبھارا۔ اُس نے اُنہیں سہل پسند ایمان سے باہر آنے کے لئے اُبھارا۔ ایماندار ہوتے ہوئے اُن کے لئے یہ ضروری تھی کہ وہ اس بات کو سمجھتے کہ اگر اُنہوں نے واقعی خدا کے ساتھ چلنا ہے تو پھر اُنہیں اس بات کی توقع کرنی چاہئے کہ وہ دُکھ بھی اُٹھائیں گے۔ اُنہیں ستایا بھی جائے گا۔(2 تیمتھیس 3 باب 12 آیت) پولس رسول اُنہیں یہ کہنے سے کبھی نہ جھجکا کہ وہ دُکھوں میں اُس کے نمونہ پر چلیں۔

پولس رسول اس بات کو سمجھتا تھا کہ کرنتھس کے ایمانداروں کو آرام دہ مسیحیت کی بیڑیوں کو توڑنا ہو گا۔ ایذا رسانی کے باجود پولس رسول خود کو آزاد سمجھتا تھا۔ اس کے برعکس کرنتھس کے لوگ خواہ اپنے آپ کو روحانی بادشاہ سمجھتے تھے تو بھی تکبر، جہالت اور لاعلمی کے جوؤں اور تکرار میں جکڑے اور پکڑے ہوئے تھے۔ اُنہیں آزاد کرانے کے لئے پولس رسول نے تیمتھیس کو اُن کے پاس بھیجا۔(17 آیت) اُس نے اُنہیں تعلیم دی کہ کس طرح وہ خدا کے فرزند ہوتے ہوئے اچھی مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ پولس رسول نے جو تعلیم کرنتھس کے لوگوں کو دی وہی تعلیم ہر جگہ دی۔ ایسا بالکل نہیں کہ اُس نے کرنتھس کے لوگوں کو ہی یہ تعلیم دی۔

جو چیلنج پولس رسول کو درپیش تھا وہی چیلنج ہمارے لئے بھی ہے۔ پولس اپنے لوگوں کو خدا کے کام میں متحرک اور آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اس حصہ میں ہمیں بھی اِس بات کے لئے بیدار کرتا ہے کہ ہم اپنے چھوٹے موٹے معاملات پر بحث و تکرار سے آگے بڑھیں۔(18 آیت) اُن کے پاس دُرست تعلیم اور دُرست گفتگو تھی۔ پولس رسول اُن کی گفتگو میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ وہ محض باتوں اور لفظوں سے بڑھ کر خدا کی قدرت کو اُن کی زندگیوں میں کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کرنتھس کے ایماندار اپنی باتوں اور لفظوں کو عملی جامہ پہنائیں۔ پولس رسول نے اُنہیں بتایا کہ خدا کی بادشاہی محض لفظوں اور باتوں پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی قدرت پر اُس کا انحصار ہے۔(20 آیت)

ہمارے لئے بھی یہ ایک چیلنج ہے۔ کس قدر آسان ہے کہ بغیر ہاتھ ہلائے کھڑے ہو کر اُن لوگوں پر تنقید کریں جو خدا کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہی کچھ تو کرنتھس کے لوگ کر رہے تھے۔ وہ پولس کا موازنہ اپلوس کے ساتھ کر رہے تھے۔ اُن کے پاس ہر طرح کی

رائے موجود تھی۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر کہ وہ مسیح کی خاطر کوئی بھی خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ہم اپنی مسیحیت کا بہت سا حصہ اور وقت محض میٹنگز / اجلاس میں بیٹھ کر گزار دیتے ہیں اور یہ سوچ و بچار کرتے رہتے ہیں کہ کس طرح خدا کا کام آگے بڑھنا چاہئے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے ایمان کو قوت اور قُدرت سے ظاہر کریں گے؟

پولس رسول کو علم تھا کہ کرنتھس کی کلیسیا کے لئے یہ بہت بڑا معاملہ ہے۔ اُن کا روحانی باپ ہوتے ہوئے وہ اُنہیں یاد دلاتا ہے کہ اگر وہ اپنی راہوں کو تبدیل نہیں کریں گے تو وہ کوڑا لے کر اُن کے پاس آئے گا۔ (21 آیت) دوسرے لفظوں میں بطور روحانی باپ ہوتے ہوئے وہ اُن کی تنبیہ اور تربیت سختی سے کرنے کے لئے مجبور ہو جائے گا۔ خدا یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے ایمان کا اظہار قوت اور قدرت کے ساتھ کرنے کے لئے اپنی آرام دہ مسیحیت سے باہر نکلیں اور جانفشانی کی راہ اختیار کریں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ مقدس پولس رسول آج آپ کی کلیسیا کو کیا پیغام دے رہا ہے؟ کیا ہم آرام دہ زندگی کے عادی ہو چکے ہیں؟ کیا ہم آج اپنی کلیسیا میں " روحانی بادشاہ" بن بیٹھے ہیں؟

☆۔ آپ کی جماعت میں کون سی روحانی ضروریات ہیں؟ آپ کی کلیسیا اُن ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کس طرح خدا کی قوت اور قدرت کا مظاہرہ کر رہی ہے؟

☆۔ خدا کی قوت اور قدرت کس طرح آپ کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ آرام دہ زندگی اپنانے اور دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سوچنے پر خداوند سے معافی مانگیں۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اِرد گرد کے لوگوں کی ضروریات کے لئے آپ کی آنکھیں کھول دے۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی آنکھیں کھولے تاکہ آپ معلوم کر سکیں کہ اُن ضروریات کے تعلق سے خدا آپ سے کیسی خدمت لینا چاہتا ہے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ زندگیوں کو بدلنے کے لئے آپ کے وسیلہ سے انجیل کی قدرت کو ظاہر کرے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ لفظی باتوں کی مسیحیت سے آپ کو قوت اور قدرت اور زندگی سے معمور مسیحیت کا تجربہ عطا کرے۔

باب 9

پرانا خمیر

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 5 باب 1-13 آیت)

ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ کرنتھس کی کلیسیا دُنیاداری کے مسائل کا شکار تھی۔(3باب 1 آیت) اُن کے درمیان تفرقے بھی تھے۔(3:3)ان سارے گناہوں کے باوجود وہ اپنی روحانی حالت میں جس مقام پر کھڑے تھے وہ اُس سے بالکل مطمئن تھے۔(8:4) 5 باب سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے درمیان حرامکاری بھی ہورہی تھی۔

اُن کے درمیان ایسی حرامکاری ہورہی تھی کہ بُت پرست قومیں بھی اس سے خوفزدہ تھیں جو کہ خود ایسی ہی بدکاریوں اور بدیوں کا شکار تھے۔(1 آیت) اُن کے درمیان ایسا شخص بھی نظر آتا ہے جو اپنے ہی باپ کی بیوی سے ناجائز تعلقات قائم کئے ہوئے تھا۔ یہاں پر باپ کی بیوی سے مُراد یہ نہیں کہ وہ اُس کی جنم دینے والی ماں تھی۔ ہمیں اس خط سے یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ جب بیٹا باپ کی بیوی کے ساتھ رنگ رلیاں منارہا تھا تو اُس وقت اُس بیٹے کا باپ کہاں پر تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ مرچکا ہو۔ یا پھر اُس نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے کر فارغ کردیا ہو۔ ہمیں کوئی اندازہ نہیں کہ وہ اکٹھے رہ رہے تھے یا پھر جدائی کی دیوار اُن کے درمیان کھڑی ہوچکی تھی۔ ہمیں خدا کے کلام سے اِس تعلق سے کوئی معلومات نہیں ملتی تاہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ احبار کی کتاب 18 باب 8 آیت کے مطابق ایسے

ناجائز تعلقات کی بالکل بھی اجازت نہیں تھی۔ مزید براں یہ کہ اُن کی تہذیب و ثقافت بھی ایسی چیزوں کی بالکل اجازت نہیں دیتی تھی۔ پولس رسول کے لئے یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی کہ کلیسیا نے اس بھائی کی بالکل بھی تربیت نہیں کی تھی۔ پولس رسول نے دوسری آیت میں کہا۔ "تم فخر کرتے ہو۔" پچھلے باب میں ہم نے دیکھا کہ کرنتھس کے ایماندار اپنی موجودہ حالت پر بڑے مطمئن دکھائی دیتے تھے۔ وہ بالکل اچھا محسوس کر رہے تھے۔ پولس رسول نے اُنہیں بتا دیا تھا کہ وہ تکبر اور غُرور سے بھرے ہوئے ہیں۔

(4 باب 18 آیت) یہاں پھر سے وہ اُنہیں اُن کا تکبر یاد دلاتا ہے۔ درحقیقت اُن کے پاس فخر کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ جو کچھ اُن کے اِرد گرد ہو رہا تھا اُس پر شرمندہ ہونے کی بجائے وہ اُس کو نظر انداز کر رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ ہم کرنتھس کی کلیسیا کی موجودہ حالت پر مزید تبصرہ کریں اچھا ہو گا کہ ہم اپنی اپنی کلیسیاؤں کی حالتِ زار پر بھی غور کریں۔ کیا ہم نے بھی اُن کی طرح اپنی کلیسیا میں گناہ کو نظر انداز کر دیا ہے؟ بہت سی وجوہات ہیں جن کی بنا پر ہم اپنی کلیسیاؤں میں گناہ کے شرمناک پہلو پر بات ہی نہیں کرتے۔ اس کی ایک وجہ خدا کے کلام کی واضح تعلیم کا نہ ہونا بھی ہے۔ ایسے چرواہے بھی ہیں جنہیں اس بات کا بالکل بھی اندازہ اور فہم نہیں کہ خدا کس چیز کا تقاضا کرتا ہے۔ بعض اوقات گناہ میں زندگی بسر کرنے والوں کا سامنا کرنے کے لئے ہمارے پاس جُرات اور دلیری ہی نہیں ہوتی۔ خدا کے خوف کی بہ نسبت ہم لوگوں کے ردِ عمل سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پولس رسول اُنہیں ہدایت اور رہنمائی دیتا ہے کہ کس طرح اُنہیں موجودہ صورتحال سے نپٹنا چاہئے۔ آئیں دیکھیں کہ پولس رسول اُنہیں کیا تعلیم دے رہا ہے۔

اپنے دلوں میں گناہ پر رنجیدہ ہو (2 آیت)

پولس رسول اُنہیں بتا رہا ہے کہ جب وہ گناہ کو اپنے درمیان دیکھیں تو سب سے پہلا ردِ عمل یہی ہونا چاہئے کہ وہ اس پر رنجیدگی کا اظہار کریں۔ کتنی ہی بار گناہ کے تعلق سے ہمارے دلوں پر چربی چھا جاتی ہے اور ہم بالکل بے حس ہو جاتے ہیں۔ ہم اس فہم کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرتے کہ فتح صرف ممکن ہی نہیں بلکہ ایک تقاضا بھی ہے کہ ہم غالب اور فاتح زندگی بسر کریں۔ کلیسیاؤں میں ہم نے شکست کو ایک معمول سمجھ لیا ہے اور ہم اس پر کسی بھی طرح کا کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کرتے۔ خدا کو اپنے لوگوں کو گناہ کی حالت میں دیکھ کر بالکل بھی خوشی نہیں ہوتی۔ اُس نے اپنا پاک روح ہمیں اسی لیے دیا ہے تاکہ ہم فتح مند زندگی گزارے کے قابل ہو جائیں۔ اُس کی قوت اور قدرت ہمارے لئے دستیاب ہے۔ اگر مسیحی لوگ اس قوت اور قدرت سے استفادہ کر کے گناہ پر غالب نہیں آرہے تو ہمیں اِس پر افسوس کرنا چاہئے۔

کیا ایمانداروں کو گناہ میں دیکھ کر آپ کا دل غمزدہ ہوتا ہے؟ کیا آپ کو اِن سب چیزوں سے نفرت ہے جو خدا کی مرضی اور اُس کے ارادے کے خلاف ہیں؟ اس سے پہلے کہ ہم کلیسیا میں روحانی نظم و ضبط قائم کر سکیں، ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو گناہ پر غم و غصے کا اظہار کر سکیں۔

گناہ کی عدالت کرو (3 آیت)

ہم جلد ہی دوسری آیت کی طرف آئیں گے۔ تیسری آیت میں، پولس رسول اُنہیں بتا رہا ہے کہ اگرچہ وہ جسمانی طور پر وہاں موجود نہیں تھا تو بھی وہ اُس شخص کی عدالت کر چکا ہے۔ شیطان تو یہی چاہئے گا کہ ہم کسی کی عدالت نہ کریں وہ ہمیں اپنی خامیاں یاد دلائے گا۔ ایماندار گناہ کو کھلی چھٹی دے دیتے اور اس پر بات بھی نہیں کرتے۔ اور اس بات سے

ابلیس فائدہ اُٹھاتا ہے۔

پولس رسول گناہ کو گناہ کہنے سے خوفزدہ نہیں تھا۔ اُس نے اُس شخص کی عدالت کی کیونکہ یہ گناہ خدا کے کلام کی تعلیم کے بالکل خلاف تھا اور یہ واضح طور پر دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا تھا۔ جب کوئی بھائی یا بہن خدا کے اصول کے خلاف چلے تو ہمیں اِس کا نوٹس لینا چاہئے، اُسے گناہ قرار دینا چاہئے اور اُس شخص کو تنبیہ بھی کرنی چاہئے۔ بطور ایماندار ہمیں خدا کے کلام کے مطابق ہر چیز کو دیکھنا چاہئے اور اس کے مطابق اپنا ردِ عمل ظاہر کرنا چاہئے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو سمجھ لیں کہ آپ نے ابلیس کے ہاتھوں کھیلنے کا چناؤ کر لیا ہے۔

پولس کا معیار خدا کا کلام تھا۔ اُس نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بھی یہی تعلیم دی کہ وہ خدا کے کلام کو اپنا معیار بنائیں۔ جب ہم گناہ کی عدالت نہیں کرتے تو ہم اُسے قبول کرتے اور اُس کے ساتھ رہنے کا چناؤ کرتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے کلیسیا گناہ سے معمور ہو جاتی ہے اور سب کچھ دَھرم بھرم ہو جاتا ہے۔ خدا کے کلام کا معیار بالکل بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔ ہمیں گناہ کا سامنا کرنا اور اُس کی عدالت کرنا ہو گی۔

گناہ کو اپنی رفاقت سے باہر نکالیں (2 آیت)

خدا کے کلام کی عدالت کرنے کے بعد پولس رسول کرنتھس کے لوگوں کو انتباہ کرتا ہے کہ وہ خود کو گناہ اور گناہ کرنے والے شخص سے الگ کر لیں۔ وہ درپیش صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ سناتا ہے کہ ایسے شخص کو رفاقت سے نکال دیا جائے۔ ایسی صورتحال میں ابلیس ہمیں خدا کی محبت یاد دلائے گا کیونکہ یہاں اُسے اپنا مفاد نظر آرہا ہوتا ہے۔ کتنی ہی بار وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ایسا کرنا تو خدا کی محبت کے خلاف ہے۔ وہ ہمیں تعلیم دے گا کہ محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ ایسے شخص کو کلیسیا ہی میں رہنے دیا جائے۔ ہمیں اپنے دل میں معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس ہم سے جھوٹ بول رہا ہے تو بھی ہم گناہ کی عدالت کرنے میں

ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں کلیسیا میں روحانی نظم وضبط قائم کرنے کے لئے خدا کے کلام کو اپنا معیار بنانا ہو گا۔

تین وجوہات کی بنا پر ایسے شخص سے الگ ہونا ضروری ہے۔ اوّل۔ اُسے گناہ کی حقیقت کا علم ہو جائے۔ جب ایسا شخص کلیسیا سے الگ ہو گا تو اُسے علم ہو گا کہ مسیحی زندگی کے لئے اُسے سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص گناہ میں زندگی بسر کرے اور خدا اور اُس کے لوگوں کے ساتھ رفاقت بھی رکھے۔ اگر کلیسیا کے ایماندار گناہ کے تعلق سے سنجیدہ ہیں تو گناہ کو اپنے درمیان برداشت نہیں کریں گے۔ نظم وضبط سے ایسے شخص کو علم ہو گا کہ گناہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے اور اُس کو کسی صورت بھی کلیسیا میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

دوئم نظم وضبط ہی سے کلیسیا میں گواہی قائم رکھی جا سکتی ہے۔ کلیسیا میں آج بہت سے ریاکار لوگ موجود ہیں۔ کیونکہ ہم اپنے درمیان نظم وضبط اور روحانی معیار کو قائم نہیں رکھتے۔

اگر ہم اس دُنیا میں اپنی گواہی قائم رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی کلیسیاؤں میں گناہ کے ساتھ آڑے ہاتھوں نپٹنا ہو گا۔

سوئم۔ ہمیں اس لئے بھی گناہ گار کو اپنی جماعت سے نکالنا ہے کیونکہ اس طرح ہم مزید آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔ گناہ ایک طرح سے اچُھوت کی بیماری ہے جس میں پھیلنے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ جب ہم اپنی کلیسیاؤں میں گناہ کے تعلق سے چشم پوشی اختیار کر لیتے ہیں تو پھر یہ پھیلتا چلا جاتا اور اپنا راج قائم کر لیتا ہے۔ تاکستان میں کڑوے دانوں کی طرح گناہ کو بھی جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کی ضرورت ہے۔ وگرنہ یہ اچھے پودوں سے بھی زندگی جیسی نعمت چھین سکتا ہے۔ اور بہت سے لوگ خدا کی برکات اور فتوحات سے محروم ہو سکتے

ہیں۔

6-8 آیات میں پولس رسول گناہ کو خمیر کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے۔ جب ہم آٹے میں نمک ملاتے ہیں تو یہ بہت جلد سارے آٹے میں پھیل جاتا ہے۔ گناہ کا بھی کچھ ایسا ہی سلسلہ ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم بلا تاخیر گناہ جیسے خمیر کو اپنی کلیسیاؤں سے دُور کریں بیشتر اس سے کہ دیر ہو جائے اور یہ گناہ کا خمیر پوری کلیسیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ ہم اس بات کی ہر گز اجازت نہیں دے سکتے کہ یہ پھیلتا چلا جائے اور دُوسروں پر بھی اثر چھوڑنا شروع ہو جائے۔ اپنے آپ کو گناہ اور گنہگار سے الگ کرنے کا اصول اُن تمام باغی اور سرکش لوگوں پر لاگو کرنا ہو گا جو ڈھٹائی سے گناہ کرتے رہتے اور گناہ کی کھلم کھلا اجازت دیتے ہیں۔ پولس رسول ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ اس اصول کا اطلاق غیر ایمانداروں پر نہیں کر سکتے کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے تو پھر تو اُنہیں اس دُنیا سے ہی نکل جانا پڑے گا۔(10) ہمیں اپنی روزمرّہ زندگی میں گناہگاروں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔

ایمانداروں کے لئے مختلف طرح کا معیار ہے۔ کرنتھس کے لوگوں کو اُن سے اپنے آپ کو الگ کرنا تھا جو اپنے آپ کو ایماندار کہتے تھے لیکن خدا کے معیار اور اصولوں کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے۔(11) پولس رسول یہاں پر مختلف گناہوں کی فہرست بیان کرتا ہے۔ حرامکاری، بت پرستی، نشہ بازی، لالچ، شراب نوشی۔

پولس رسول یہاں پر ہرگز یہ نہیں کہہ رہا کہ اگر کوئی بھائی یا بہن کسی تعلیمی موضوع پر ہم سے متفق نہ ہو تو ہم اُس سے الگ ہو جائیں۔ پولس رسول یہاں پر خدا کے کلام کے معیار کی بات کر رہا ہے۔ مقدس پولس رسول پہلے ہی معمولی معاملات پر اختلاف و تکرار کی مزمت کر چکا ہے۔(3باب 1-4 آیت) کلیسیا کو اس عدمِ معرفت کی وجہ سے بھی بہت نقصان اُٹھانا پڑا ہے کیونکہ وہ اختلافِ رائے اور گناہ جیسے بھیانک معاملہ میں فرق کرنے سے قاصر

رہی۔

گنہگار کو شیطان کے حوالہ کرو (4-5 آیت)

بالاخر پولس رسول کلیسیا کو بتاتا ہے کہ گناہ گار کو شیطان کے حوالہ کرو تا کہ اُس میں گناہ کی جبلت اور فطرت کا خاتمہ ہو سکے۔ یہاں پر بڑی احتیاط اور باریک بینی سے سوچ و بچار کرنا ہوگی۔4 آیت پر غور کریں کہ شیطان کے حوالہ کرنے کا کام خداوند یسوع کے اختیار اور اُس کی قدرت کے ساتھ عمل میں آتا ہے۔ شیطان کے ہاتھ میں جانے والا خدا کے ہاتھ میں بھی رہتا ہے۔ شیطان کو کچھ وقت کے لئے اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ایوب کو ستائے اور جسمانی طور پر دُکھ دے۔ خدا نے ایوب سے اپنا ہاتھ بالکل بھی اُٹھا نہیں لیا تھا۔ شیطان صرف اور صرف اُسی حد تک جا سکتا تھا جس حد تک خدا نے اُسے اجازت دی تھی۔

خدا نے شیطان کو ایک حد تک ایوب کو دُکھ دینے کی اجازت دی تا کہ اُس کا عظیم مقصد پورا ہو سکے۔ خدا نے بُری روح ساؤل پر آنے دی تا کہ دُنیا کو معلوم ہو کہ خدا کا ہاتھ داؤد پر ہے۔(1 سموئیل 18 باب 10-16 آیت) خدا نے بابل اور اسُوریہ کے بدکار بادشاہوں کو شیطان کے وسیلہ سے اُبھارا تا کہ وہ اپنے ہی لوگوں پر حملہ آور ہوں اور وہ اُن کی عدالت کر سکے۔ اور اُنہیں اُن کے گناہ کی وجہ سے مجرم ٹھہرائے۔(یرمیاہ 25 باب 9-12 آیت) خداوند نے شیطان کو موقع دیا کہ وہ پطرس کو گیہوں کی طرح پھٹکے۔ حتیٰ کہ اُسے مسیح کا انکار بھی کرنے دیا تا کہ اُس کے تکبر کو توڑ سکے۔(لوقا 22 باب 31-32 اور متی 16 باب 23 آیت) خداوند نے شیطان کے قاصد کو موقع دیا تا کہ وہ پولس رسول کو دُکھ دے تا کہ وہ اُس کے فضل اور اُس کی قدرت پر ہی انحصار کرتا رہے۔(2 کرنتھیوں 12 باب 7-9) کیا آپ کو اس بات سے تعجب ہوتا ہے کہ خدا شیطان کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟ آپ کو اس بات سے حوصلہ افزائی ہونی چاہیے

کہ شیطان بھی خدا کے عظیم مقصد کے تابع ہے۔

5 آیت کے مطابق اس شخص کو شیطان کے حوالہ کرنے کا مقصد اُس کی زندگی میں موجود گناہ کی فطرت کا خاتمہ اور خداوند کے دن اُس کی روح کی نجات تھا۔ شیطان اُس کی نجات کو چھین نہیں سکتا تھا۔ خدا شیطان کے وسیلہ سے اُس شخص کی صفائی اور بہتری کے لئے کام کر سکتا تھا لیکن ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ خدا ہمیشہ کے لئے اُس شخص کو ابلیس کے ہاتھوں میں دے دیتا۔

یہ نظم و ضبط کس طرح کلیسیا میں کام کر سکتا ہے؟ اوّل، کلیسیا گناہ کی شناخت کرے اور متعلقہ شخص سے بات چیت کرے۔ اور متی 18 باب 15-17 کے اصول کے مطابق اُس شخص سے برتاؤ کرے۔ اگر ایسا شخص تمام تر کاوّشوں اور جدوجہد کے باوجود پاکیزگی کے معیار پر واپس آنے سے انکار کرے تو پھر اُسے کلیسیا اور خدا کی برکات سے الگ کر دیا جائے۔ اُسے خدا کی نگرانی میں شیطان کے حوالہ کر دیا جائے۔ کلیسیا دُعا کرے تا کہ خدا اُس شخص میں گناہ آلودہ فطرت کے خاتمے کے لئے کام کرے جو اُسے رفاقت سے روکے ہوئے ہے۔ شیطان کے ہاتھوں میں دئے جانے کا مقصد صرف یہی ہے کہ وہ شخص کلیسیائی رفاقت، پاکیزگی اور خدا کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرے۔ یہ سب کچھ بڑی محبت اور شائستگی سے عمل میں آئے اور مقصد یہی ہو کہ وہ شخص اپنے گناہ پر پچھتائے اور رفاقت میں بحال ہو۔ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو یہ سب کچھ خدا کے جلال اور کلیسیا کی بہتری اور بھلائی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کرنے کے لئے کہا گیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہمیں اپنے درمیان گناہ کے تعلق سے کلام کی سچائیوں کو بیان کرتے ہوئے کیوں مشکل محسوس ہوتی ہے؟

☆۔ کتاب کا یہ حصہ اپنی کلیسیاؤں میں درمیان گناہ کے بارے سچائی کو بیان کرنے کے تعلق سے کیا اہم باتیں سکھاتا ہے؟

☆۔ کیا آپ کبھی شیطان کے ہاتھوں میں دے دیئے گئے؟ اِس کا آپ کی روحانی زندگی میں کیا نتیجہ نکلا؟

☆۔ آج کلیسیا کی زندگی میں گناہ کے موجود ہونے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کیا آپ ایسے ایمانداروں سے واقف ہیں جو آج بھی گناہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں؟ خداوند سے دُعا کریں کہ خداوند اُنہیں واپس لانے کے لئے جیسا چاہے طریقہ استعمال کرے۔

☆۔ خداوند سے معافی مانگیں کہ ہم نے بطور کلیسیا گناہ کو سنجیدگی سے نہ لیا۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ ہمارے درمیان ایسی کلیسیاؤں کو کھڑا کرے جو گناہ کو سنجیدگی سے دیکھیں۔

باب 10

ایمانداروں کے درمیان مقدمے بازی

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 6 باب 1-11 آیت)

کرنتھس کی کلیسیا کاملیت سے بہت دُور تھی۔ ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ ابھی تک غیر پختہ، حرامکار اور تفرقے باز تھے۔ اس باب میں پولس رسول نے اُن کے ایک اور گناہ سے پردہ اُٹھایا ہے۔ ایمانداروں کے درمیان ناچاکی اور تفرقے بازی اس قدر زیادہ تھی کہ وہ ایک دوسرے پر مقدمے بازی کر رہے تھے۔

پولس رسول کو اس صورتحال پر بڑے سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے۔ "کیا تم میں سے کسی کو یہ جُرات ہے کہ جب دوسرے کے ساتھ مقدمہ ہو تو فیصلہ کے لئے بے دینوں کے پاس جائے اور مقدسوں کے پاس نہ جائے؟" (1 آیت) پولس رسول اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ اُن کے درمیان مقدمے بازی تھی۔ یہ مقدمات بڑی سخت نوعیت کے تھے۔ تاہم اُس نے کرنتھس کے لوگوں کو انتباہ کیا کہ وہ اپنے جھگڑے کیوں غیر ایمانداروں کے سامنے لے کر جا رہے ہیں۔ پولس اُنہیں دُنیا کے قانونی نظام سے الگ ہونے کے لئے نہیں کہہ رہا تھا۔ پولس رسول نے اُنہیں اُس حکومت کے تابع ہونے کے لئے کہا جس کو خدا نے اُن پر مقرر کیا تھا۔

"کیونکہ نیکوکار کو حاکموں سے خوف نہیں بلکہ بدکار کو ہے۔ پس اگر تو حاکم سے نڈر رہنا چاہتا ہے تو نیکی کر۔ اُس کی طرف سے تیری تعریف ہوگی۔ کیونکہ وہ تیری بہتری کے لئے خدا کا

خادم ہے لیکن اگر تو بدی کرے تو ڈر کیونکہ وہ تلوار بے فائدہ لئے ہوئے نہیں اور خدا کا خادم ہے کہ اُس کے غضب کے موافق بدکار کو سزا دیتا ہے۔ پس تابع دار رہنا نہ صرف غضب کے ڈر سے ضرور ہے بلکہ دل بھی یہی گواہی دیتا ہے" (رومیوں 13:3-5)

پولس رسول نے اُنہیں اس بات کے لئے اُبھارا کہ وہ قانون کی پاسداری کرتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ ہمارے معاشرے میں قانون سے متعلق اداروں کے قیام کی ایک وجہ ہے۔ معاہدہ جات کرنے کے لئے مسیحیوں سے بھی قانون کو استعمال کرنے کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ کرنتھس کی کلیسیا کا مسئلہ یہ نہیں تھا کہ وہ معاہدہ جات کی تکمیل کے لئے قانون کا سہارا نہیں لے رہے تھے۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنے شخصی اختلافات کے حل کے لئے قانون کی طرف رجوع لا رہے تھے۔ دو وجوہات کی بنا پر پولس رسول نے اپنے اختلافات دُنیوی عدالتوں میں لے جانے کی مذمت کی۔

مقدسین ایک دن دُنیا کی عدالت کریں گے (2-5)

اپنے اختلافات اور معاملات دُنیوی عدالتوں میں نہ لے جانے کہ پہلی وجہ یہ تھی کہ مقدسین نے تو ایک دن خود دُنیا کی عدالت کرنی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے متی کی معرفت لکھی گئی انجیل میں اپنے شاگردوں سے کہا۔

" میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔" (متی 19 : 28)

مکاشفہ 20 باب مقدسین کی مسیح کے ساتھ مل کر راج کرنے کی تصویر کشی کرتا ہے۔ یوحنا نے اُن مقدسین کے تخت دیکھے جنہیں عدالت کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ خداوند یسوع نے لودیکیہ کی کلیسیا کو کہا کہ اگر وہ غالب آئیں تو اُنہیں اُس کے ساتھ تخت پر بیٹھنے کا اختیار

دیا جائے گا۔(مکاشفہ 21:3) تیمتھیس ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ اگر وہ مسیح کی خاطر دُکھ اُٹھائیں گے تو وہ اُس کے ساتھ راج بھی کریں گے۔(2 تیمتھیس 12:2) ان آیات کے علاوہ بھی کچھ مزید آیات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ وہ دن قریب ہے جب ایماندار مسیح کے ساتھ مل کر راج کریں گے۔ 3 آیت میں پولس رسول ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ مقدسین فرشتوں کا بھی انصاف کریں گے۔فرشتوں سے مُراد یہاں پر گرائے گئے فرشتے اور شیطان ہے۔ہم مسیح کے ساتھ مل کر راج کریں گے اور دُنیا کی عدالت کرنے میں خُدا کے شریک کار ہوں گے۔ بے شک اگر ہمیں اس عدالت کرنے میں حصہ دار بننا ہے تو پھر معمولی قسم کے معاملات تو ہمیں خود ہی حل کرنے چاہیئے۔ پولس رسول اُنہیں تنبیہ کرتا ہے کہ اگر اُن کے درمیان کوئی معاملہ یا مسئلہ سر اُٹھائے تو وہ خود ہی اُس کو حل کر لیا کریں نہ کہ دُنیا کی عدالتوں میں ایک دوسرے کو کھینچیں۔(4-5) خدا نے اُنہیں حکمت اور اختیار بخشا تھا کہ وہ اپنے معاملات اور مسائل خود حل کریں۔جب اُن کے پاس خدا کی حکمت اور اختیار موجود تھا تو پھر اُنہیں دُنیا کی عدالتوں اور لوگوں کے پاس جا کر اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

بے ایمان دُنیا کے لئے ہماری گواہی (6-8 آیت)

ایک دوسری وجہ جس کی بنا پر ایمانداروں کو اپنے معاملات اور اختلافات کے حل کے لئے دُنیا کی عدالتوں میں نہیں جانا چاہیئے تھا۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کی مذمت کی کہ وہ غیر ایمانداروں کے سامنے اپنے مقدمات لے کر جا رہے ہیں۔(6) پولس رسول کے لہجہ میں اُنہیں شرم دلانے کا عنصر پایا جاتا ہے۔ایسے ایمانداروں کا کس قدر بڑا نقصان ہوتا ہے جو اپنے معاملات اور مسائل خود حل نہیں کر سکتے۔دُنیا کہ سامنے ایمانداروں کی یہ کیسی گواہی ہے جب وہ خود پُر امن طریقہ اور خدا کی حکمت کے ساتھ

اپنے معاملات حل نہیں کرتے۔اُن کے درمیان مقدمے بازی یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ روحانی طور پر شکست خوردہ تھے(7 آیت)دُنیا کے سامنے وہ اپنی گواہی پیش کرنے میں ناکام ہو چکے تھے۔وہ خداوند کے سامنے اپنی گواہی اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تعلقات خوشگوار رکھنے میں بھی ناکام ہو چکے تھے۔

پولس رسول اُنہیں یہ تعلیم دے رہا ہے کہ وہ بدی کے عوض بدی نہ کریں بلکہ نقصان اُٹھانا پسند کریں۔وہ گویا اپنا دوسرا گال /رُخسار بھی مارنے والے کی طرف پھیرنے کے لئے کہہ رہا ہے۔وہ انتقام کی رُوح اختیار نہ کریں بلکہ نقصان قبول کرلیں۔مسیح نے ہمارے لئے نقصان اور دُکھ اٹھایا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

پولس رسول اس حصے کا اختتام اس بات کی یاد دہانی سے کرتا ہے کہ بدکار خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوں گے۔وہ اُنہیں اُن کا ماضی یاد دلاتا ہے کہ خداوند کے پاس آنے سے قبل وہ بدکاری، حرامکاری اور ہم جنس پرستی جیسے گناہوں کے مُرتکب ہوئے تھے۔بعض ایسے بھی تھے جو زناکاری، شراب نوشی اور جسم فروشی جیسے گھنونے گناہوں کے مُرتکب تھے۔لیکن اب وہ خداوند یسوع کے خون سے دُھل چکے اور پاک ٹھہر چکے تھے۔خدا نے اُن کی زندگی میں کام کیا اور اُن کی بدکاریوں اور حرامکاریوں سے اُنہیں چھڑالیا تھا۔اب اُنہیں ایسی بدیوں میں نہیں بلکہ مسیح کی عطا کردہ فتح میں قدم بڑھانے کی ضرورت تھی۔

کرنتھس کی کلیسیا نے تو کبھی بھی فتح میں زندگی بسر کرنے کا تجربہ نہیں کیا تھا۔اُنہیں تو اس بات کی بالکل معرفت نہیں تھی کہ مسیح میں وہ فاتح اور غالب ہیں۔پولس رسول اُنہیں بتایا کہ وہ اب بھی دُنیادار ہیں۔(1:3)

پولس رسول اُن کی نجات پر کوئی شک نہیں کرتا۔تاہم اُنہیں اُن کے روحانی طور پر پختہ اور مضبوط ہونے پر ضرور شک ہے۔11ویں آیت میں وہ اُنہیں یاد کراتا ہے کہ اُن کے

گناہ دُھل گئے ہیں۔ وہ پاک اور راستباز ٹھہر چکے ہیں۔

اگر اُنہیں وہ سب کچھ بننا اور حاصل کرنا ہے جس کا ارادہ خدا اُن کے لئے رکھتا ہے تو پھر اُنہیں مضبوط اور روحانی طور پر پختہ ہونے کے لئے مزید آگے تک جانا ہوگا۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بہت سے ایماندار اپنی زندگی میں گناہ پر غلبہ اور فتح کا تجربہ نہیں کر رہے۔ ہمیں گناہ میں زندگی بسر نہیں کرنا۔ مسیح میں فتح موجود ہے۔ ہمارے سامنے ایسے ایمانداروں کی تصویر موجود ہے جو مکمل طور پر شکست خوردہ تھے۔ کرنتھس کے ایماندار جنہیں دُنیا کا انصاف کرنا تھا وہ اپنے معاملات سُلجھانے میں ناکام ہو چکے تھے۔ وہ نہ تو ایک دُوسرے کے ساتھ اور نہ ہی خدا کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتہ میں مضبوطی اور فتح کا تجربہ کر رہے تھے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کو کوئی ایسا آخری موقع یاد ہے جب آپ پر غلط یا جھوٹا الزام لگایا گیا؟ اُس کے تعلق سے آپ کا کیا ردِ عمل تھا؟

☆۔ کیا کوئی ایسا موقع یاد ہے جب آپ غلط تھے اور آپ نے معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ اِس کا کیا نتیجہ نکلا؟ کیا اچھا نہیں تھا کہ آپ برداشت اور معاف کر دیتے؟

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسے مواقع ہیں جہاں آپ شکست خوردہ زندگی بسر کر رہے ہیں؟ وہ کون سے علاقہ جات ہیں؟

☆۔ کیا فتح میں زندگی بسر کرنا ممکن ہے؟ خداوند نے ہمارے لئے ایسا کیا کیا ہے کہ ہم مکمل طور پر فتح مند زندگی بسر کر سکیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ خدا مکمل فتح میں زندگی بسر کرنے کے لئے آپ کی مدد کرے۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ بھی آپ کے لئے ایسی ہی نیک تمنائیں رکھتا ہے۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے ایماندار سے واقف ہیں جو خداوند کے لئے زندگی بسر نہیں کر رہا ۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اپنی فتح اُس شخص پر ظاہر کرے جو مسیح میں اُسے دستیاب ہے۔

☆۔خداوند سے شکستہ رشتے ناطوں کی مضبوطی اور بحالی کے لئے دُعا کریں۔

☆۔کیا کسی دوسرے ایماندار نے آپ کا کوئی قصور کیا ہے؟ کیا آج آپ اُسے معاف کر سکتے ہیں؟ خداوند سے اُس کے لئے فضل اور اُس قصوروار کے لئے معافی مانگیں جس نے آپ کے خلاف قصور کیا ہے۔

باب 11

حرامکاری

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 6 باب 12- 20 آیت)

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو اُن کی زندگی میں گناہ اور روحانی طور پر آگے بڑھنے میں حائل رکاوٹوں سے نپٹنے کے لئے اُبھار رہا تھا۔ شروع کے ابواب ہی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا بہت سے گناہوں میں اُلجھی اور پھنسی ہوئی تھی۔ ہم نے پچھلے باب میں دیکھا تھا کہ بہت سے ایماندار حرامکاری سے چھوٹ کر خداوند کے پاس آئے تھے۔(6 باب 9-11 آیات) کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ کرنتھس کی تہذیب و تمدن میں یہ سب کچھ ایک معمول بن چکا تھا؟ خداوند کے لئے زندہ رہنے اور اُس کے ساتھ چلنے کے لئے اُنہیں رہنمائی کی ضرورت تھی۔

پولس رسول اُنہیں خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کرنے کے لئے دو اصول پیش کرتا ہے۔ تاکہ وہ ایسے طور پر خدا کے ساتھ چل سکیں جو اُس کی خوشنودی کا باعث ہو اور ایک دُوسرے کے ساتھ بھی اُن کے تعلقات ایک دوسرے کے لئے باعثِ برکت ہوں نہ کہ باعثِ شرم۔ پولس رسول جو کچھ 12 آیت میں بیان کرتا ہے۔ سنیں۔"سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں مگر سب چیزیں مفید نہیں۔ سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں لیکن میں کسی چیز کا پابند نہیں ہوں۔ "

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ مسیح میں آزاد ہو چکے ہیں۔ یعنی

وہ اب شریعت کے ماتحت نہیں تھے۔ وہ حد سے زیادہ اِن باتوں میں اُلجھے ہوئے تھے کہ اُنہیں کیا کھانا چاہیئے اور کس دن اُنہیں کیا کرنا اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ آزاد ہونے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ پولس رسول کے دیئے ہوئے دو اصول اُن کے لئے ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتے تھے کہ کون سی چیز اور کون سا کام خداوند کے حضور قابلِ قبول ہے اور کون سی چیز خدا کے حضور ناپسندیدہ ہے۔ آئیں چند لمحات کے لئے ان رہنما اصولوں پر غور کریں۔

کیا یہ مفید ہے؟ (12 آیت)

اگرچہ مجھے کچھ کام کرنے کی آزادی تو ہے لیکن ہر ایک کام کی آزادی نہیں ہے۔ ہر ایک کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے لئے اور میرے اِرد گرد کے لوگوں کے لئے مفید اور کار آمد نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی ایسے جائز کام میں ملوث ہو جو آپ کو اپنی اہلیہ اور بچوں سے دُور لے جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا یہ جائز کام اُن کے لئے مفید اور باعثِ برکت نہ ہو۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا ہو گا۔ آیا وہ کام جو میں کرنے لگا ہوں وہ میرے لئے اور میرے ارد گرد کے لوگوں کے لئے مفید اور باعثِ برکت ہو گا؟ کیا یہ عمل خداوند کے ساتھ چلنے میں مفید اور کار آمد ہو گا یا پھر رکاوٹ کا باعث ہو گا۔

پولس رسول اُنہیں تنبیہ کرتا ہے کہ کچھ ایسے وقت بھی ہوں گے جب اُنہیں بعض کام کرنے سے باز رہنا ہو گا کیونکہ وہ روحانی طور پر اُن کے لئے اور اُن کے ارد گرد کے لوگوں کے لئے باعثِ برکت اور مفید نہیں ہوں گے۔ اُنہیں اپنے اعمال و افعال کے اثرات اپنی زندگی اور اِرد گرد کے لوگوں پر دیکھنے ہوں گے۔ بہتر ہے کہ کچھ بھی ایسا نہ کیا جائے جو کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو تنبیہ کرتا ہے کہ وہ ایسے کاموں سے باز آ جائے جو اُن کے لئے اور اِرد گرد کے لوگوں کے لئے مفید

اور باعثِ برکت نہیں ہیں۔

کیا جو کچھ میں کرتا ہوں، اس سے مغلوب ہوں؟ (آیت 12)

کرنتھس کے ایمانداروں کو پولس رسول یہ بھی کہتا ہے کہ وہ اپنے آپ سے پوچھیں کہ آیا جو کچھ وہ کرنے جارہے ہیں وہ اُس سے مغلوب ہوں گے ؟۔ اگر ہم دیانتداری سے کام لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ بعض اوقات ہم کئی ایک چیزوں سے حد سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ جائز کام بھی ہمارے لئے بُت پرستی کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ کوئی بھی چیز جب ہمارے خیالات، وسائل، توانائی اور وقت کو کنڑول کرنے لگے تو ہمیں رُک کر سوچ بچار کرنا چاہئے کہ ہم کس سمت جارہے ہیں۔ اس میں مذہبی سرگرمیاں اور دُنیاداری کے جائز کام بھی شامل ہیں۔ پولس رسول نے اُنہیں تنبیہ کی کہ خدا کے علاوہ ہر اُس چیز پر نظر رکھیں جو اُن کی توانائی ، وسائل اور وقت پر تسلط اور اختیار جمانے کی کوشش کرے۔ یہاں سے آگے بڑھ کر مقدس پولس رسول حرامکاری کے موضوع کی طرف آتا ہے۔

"کھانے پیٹ کے لئے ہیں اور پیٹ کھانوں کے لئے لیکن خُدا اُس کو اوراِن کو نیست کرے گا مگر بدن حرامکاری کے لئے نہیں بلکہ خُداوند کے لئے ہے اور خُداوند بدن کے لئے۔" (13 آیت)

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو کیا بتانے کی کوشش کر رہا ہے؟ غور کریں کہ کس طرح پولس رسول نے یہ کہا تھا کہ کھانا پیٹ کے لئے اور پیٹ کھانے کے لئے ہے۔ اِس بات کو سمجھنا بہت ہی آسان ہے۔ پیٹ (معدے) کا بدن میں ایک خاص کام ہے۔ اِس کا کام خوراک کو ہضم کرنا ہے۔ معدہ کھانے کے لئے ہی بنایا گیا تھا۔ اسی طرح بدن کا بھی اپنا ایک کام ہے۔ ہمیں بدن اس لئے دئے گئے تاکہ ہم اِن سے خداوند کی خدمت کر

سکیں۔ ہمارے بدنوں کا مقصد خداوند کو جلال دینا ہے۔ اپنے بدنوں کو حرامکاری کے لئے استعمال کرنا خدا کی تعظیم نہیں بلکہ یہ اُس کے مقصد اور منصوبے کی خلاف ورزی اور اہانت ہو گا۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ کئی ایک دیگر وجوہات کی بنا پر بھی حرامکاری نقصان دہ اور خلافِ فطرت ہے۔

ہم زندہ کئے جائیں گے (14 آیت)

ہمارے جسمانی بدنوں کو موت اُن کی ضرورتوں سمیت فنا کر دے گی۔ خداوند یسوع نے اس دُنیا میں آکر اس لئے اپنی جان قربان کی تا کہ ہم گناہ اور موت پر فاتح زندگی بسر کر سکیں۔ جس قدرت نے خداوند یسوع کے جسمانی بدن کو موت سے زندہ کیا وہی قدرت ہمیں بھی موت سے زندگی میں لے آئے گی۔ ایماندار ہوتے ہوئے ہمارے لئے ایک بہت بڑی اُمید ہے۔ ہم مسیح کے ساتھ ابدیت میں جانے کے لئے اپنے فانی بدنوں سے رہائی پائیں گے۔ اس اُمید کی روشنی میں ہمیں زندگی بسر کرنے کے لئے کیا تحریک ملتی ہے؟ ابدیت کی روشنی میں زندگی بسر کرنے والے خود کو اپنے خداوند کے لئے پاک رکھتے ہیں۔ نئی نویلی دُلہن کی طرح جب وہ خداوند کے حضور جائیں گے تو کسی طور پر بھی وہ شرمندگی کا سامنا نہیں کریں گے۔

ہمارے بدن مسیح کے اعضا ہیں (15-18 آیت)

کرنتھس کے ایمانداروں کو اِس لئے بھی حرامکاری سے دُور رہنا تھا کیونکہ وہ مسیح کے بدن کے اعضا تھے۔ جس روز اُنہوں نے خداوند کو قبول کیا تھا اُس دن ایک بڑی زبردست اور انقلابی تبدیلی اُن میں واقع ہوئی تھی۔ پطرس رسول اِس بات کو اِس طرح سے بیان کرتا ہے۔

"لیکن تُم ایک برگزیدہ نسل۔ شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مُقدس قُوم اور ایسی اُمت ہو جو خُدا کی

خاص ملکیت ہے تا کہ اُس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بُلایا ہے۔" (1 پطرس 2:9 آیت)

خدا کے برگزیدہ لوگوں کی طرح کرنتھس کے ایمانداروں کو تاریکی سے روشنی میں اور خدا کے ساتھ ایک تعلق اور پاک رشتہ قائم رکھنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اپنی حیثیت میں خواہ وہ بالکل ہی نااہل تھے تو بھی خدا کے فرزند ہوتے ہوئے وہ اِس مرتی دُنیا کے سامنے اُس کے نمائندگان تھے۔ اُنہوں نے ابدیت میں مسیح کے ساتھ راج کرنا تھا۔ اُنہیں اپنا کہنا ہی خداوند کی خوشنودی تھی۔

پولس رسول اُن سے پوچھتا ہے کہ کیا اپنے بدن کے کسی عضو کو لے کر اُسے کسبی کا عضو بنانا جائز ہو گا؟ کیا ایسا کرنا کفر کے مترادف نہیں ہو گا؟ ہر طرح کی حرامکاری گناہ ہے۔ ایمانداروں کے لئے خاص طور پر یہ ایک بھیانک گناہ ہے۔ کیونکہ یہ اُس مسیح کے نام کو آلودہ کرتا ہے جس کی ہم نمائندگی کر رہے ہیں۔

ہمارے بدن رُوح القدس کا مسکن ہیں (19 آیت)

ایمانداروں کو اِس لئے بھی حرامکاری سے بھاگنے کے لئے کہا گیا کیونکہ اُن کے بدن روح القدس کا مسکن تھے۔

جب اُنہوں نے خداوند کو قبول کیا تو خداوند نے اُنہیں اپنا روح القدس دے کر اُن کے دلوں پر مہر کر دی تا کہ وہ ایسی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں جو اُس کی خوشنودی کا باعث ہے۔ ایماندار ہوتے ہوئے اُن کے بدن روح القدس کا مسکن تھے۔ کیا ہمیں اس ہیکل کو آلودہ کرنا چاہیئے جس میں خدا سکونت پذیر ہے؟ ہمیں اپنے بدنوں سے مسیح کے نام کو جلال دینا چاہیئے۔

تم قیمت سے خریدے گئے ہو (20 آیت)

مسیح کے پاس آنے سے قبل کرنتھس کے لوگ گناہ اور حرامکاری میں زندگی بسر کرتے تھے۔ خداوند یسوع نے اُنہیں گناہ کے بندھن سے چھڑا لیا۔ اُس نے صلیب پر اپنی جان دے کر اُنہیں چھڑا لیا۔ وہ اِس لئے مر گیا تاکہ اُن کے گناہ معاف ہو جائیں اور وہ اُس میں زندگی بسر کر سکیں بلکہ کثرت کی اور پاکیزہ زندگی بسر کر سکیں۔ اپنی مخلصی کی قیمت کو جانتے ہوئے وہ کس طرح اُس زندگی میں واپس لوٹ سکتے تھے جس سے وہ چھڑائے گئے تھے؟ اب اُن پر یہی واجب تھا کہ وہ خالص اور پاکیزہ زندگی بسر کرتے۔

خدا کے گھرانے کا حصہ ہونا کس قدر عظیم اور شرف کی بات ہے! ہمارے بدن پاک روح کا مسکن ہیں۔ ہم اِس دُنیا کے سامنے اُس کے گواہ اور اُس کے گھرانے کا حصہ ہوتے ہوئے کھڑے ہیں۔ ہمیں اس طور سے زندگی بسر کرنی ہے جس سے خداوند کو جلال ملے کیونکہ ہم اُس کے پاک روح کا مسکن بن چکے ہیں۔ اسی لئے تو پولس رسول نے کرنتھس کے لوگوں کو حرامکاری سے بھاگنے کے لئے کہا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ 12 ویں آیت میں موجود اصول کا اپنے موجودہ طرزِ زندگی پر اطلاق کریں۔ کیا آپ کے بدن اور اُن فیصلوں سے خداوند کو جلال ملتا ہے جو آپ کرتے ہیں؟

☆۔ آپ مسیح کے ہو چکے ہیں اور اُس کا روح آپ میں بسا ہوا ہے، کس طرح یہ صداقت اور حقیقت آپ کے بدن اور زندگی پر مُثبت اثرات مرتب کرتی ہے؟ کیا کوئی ایسی خاص بات، طرزِ عمل، طرزِ فکر اور روّیہ جسے خداوند آپ کی زندگی میں بدلنا چاہتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ مقدس پولس رسول نے اس باب میں جو تعلیم دی ہے، اُس کی روشنی میں آپ کی زندگی میں ایسی باتوں، طرزِ عمل اور طرزِ فکر کی تبدیلی کے لئے دُعا کریں جنہیں واقعی تبدیل ہونے کی ضرورت ہے؟

☆۔ صلیب پر ہونے والے کام کے لئے شکرگزاری کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے فرزند بن گئے۔

☆۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ خدا کا روح آپ میں بسا ہوا ہے جو آپ کو خداوند کے لئے زندہ رہنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔

☆۔ خداوند سے پاک اور خالص زندگی بسر کرنے کے لئے توفیق اور فضل مانگیں۔

12 باب

شادی کریں یا نہ کریں

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 7 باب 1-9 آیت)

7 باب میں پولس رسول نے کرنتھس سے بھیجے گئے خط میں پوچھے گئے چند ایک سوالات کے جوابات دئے ہیں۔(1 آیت)

1-9 آیت میں وہ اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ آیا کسی شخص کو شادی کرنی چاہئے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے پولس رسول شخصی ترجیح سے آغاز کرتا ہے۔

"جو باتیں تُم نے لکِھیں تھیں اُن کی بابت یہ ہے مَرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے۔" (1 آیت)

خدا نے کہا تھا" کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اُس کے لئے ایک مدد گار اُس کی مانند بناؤں گا۔"(پیدائش 18:2)

یہاں پر پولس رسول پیدائش دو باب کی تردید کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہم پولس رسول کی اس نصیحت کو کس طرح سمجھیں؟

اس سوال کا جواب 7 ویں آیت میں موجود دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ جنسی خواہش اور جوش و جذبہ ایک فطری عمل ہے اور اس کی تسکین و تکمیل رشتہ ازدواج ہی سے واجب و مناسب ہے۔ بعض لوگوں کو خدا کی طرف سے کنوارے پن میں رہنے کی توفیق ملتی ہے۔ پولس رسول بھی اُن میں سے ایک تھا۔

پولس رسول کے مطابق ازدواجی زندگی سے ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔(32-35 آیت) ایک شادی شدہ شخص کو نہ صرف خداوند کے کاموں کے تعلق سے فکر مندی ہوتی ہے بلکہ اپنے ، شریکِ حیات اور خاندان کی ذمہ داریوں کا احساس اور فکر بھی آدباتی ہے۔ جس قدر ایک غیر شادی شدہ شخص خدا اور اُس کے کاموں کے لئے وقت صرف کر سکتا ہے اُس قدر ایک شادی شدہ شخص تو نہیں کر سکتا۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یہی سمجھایا کہ خود کو خدا کے کاموں کے لئے پورے طور پر صرف کر دینا ہی بہتر ہے۔

پولس رسول غیر شادی شدہ ہونے کی وجہ سے ازدواجی اور خاندانی مصروفیات اور بندشوں سے آزاد تھا۔ جس طرح خدا اُس کی رہنمائی کرتا تھا وہ اسی طرح چلتا تھا، اُسے بیوی بچوں کے تعلق سے کوئی فکر مندی اور ذمہ داری نہیں تھی۔ یہ بہت اچھی بات تھی ۔ پولس رسول نے روح القدس کی رہنمائی میں چلتے ہوئے خدا کا کام کیا اور آزادی کی شادمانی اور مُسرت سے لطف اندوز ہوا۔

یہ کہنے کے بعد، پولس رسول نے اس بات کو بھی واضح اور اُجاگر کیا کہ ہر کسی کے پاس غیر شادی شدہ رہنے کے توفیق نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جنسی خواہش کو ضبط نہیں کر سکتے۔ اُنہیں شادی شدہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کرنتھس کی کلیسیا میں حرامکاری زوروں پر تھی۔ اگرچہ پولس رسول نے کنوارے رہنے کو شادی شدہ ہونے پر ترجیح دی تاہم اُس نے گناہ سے بچنے کے لئے شادی کو لازمی قرار دیا۔ ازدواج ہی ایک ایسا قابلِ عزت اور مناسب طریقہ ہے جس سے جنسی خواہش کی تکمیل اور تسکین کی جا سکتی ہے۔ اسی لئے پولس رسول نے ہر ایک شخص کو اُبھارا کہ اُس کا ازدواجی بندھن میں بندھنا ضروری ہے تاکہ ابلیس کو موقع نہ ملے۔(2 آیت)

پولس رسول نے عورت اور مرد دونوں کو اپنا حقِ زوجیت ادا کرنے کے لئے

کہا۔(3 آیت)پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بتایا کہ بیوی کا بدن صرف اُس کا نہیں اوراسی طرح شوہر کابدن بھی صرف اُس کی ملکیت نہیں ہے۔(4 آیت) ہمیں ان الفاظ میں موجود ازدواج کے اہم اصول کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

جب ایک عورت اور مرد بطور میاں بیوی ازدواج کے بندھن میں بندھ کر شوہر اور بیوی بن جاتے ہیں تو وہ خدا کی طرف سے ایک ہو جاتے ہیں۔میں ازدواج کے بندھن میں بندھنے کے بعد اپنی بیوی کا ہوں اور وہ میری ہے۔ازدواجی تعلق تقاضا سے نہیں بلکہ محبت سے ہونا چاہئے۔افسیوں کی کلیسیا کو ازدواج کے تعلق سے لکھتے ہوئے پولس رسول نے جو کچھ کہا، آئیں اس پر توجہ دیں۔

" اسی طرح شوہروں کولازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔کیونکہ کبھی کسی نے اپنے بدن سے دُشمنی نہیں کی بلکہ اُس کو پالتا ہے جیسے مسیح کلیسیا کو۔ " (افسیوں 5باب 28-29آیت)

یہ بات سچ ہے کہ میاں بیوی ازدواجی بندھن میں ایک دُوسرے کے ہو جاتے ہیں لیکن تو بھی وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے تقاضا کرتے ہوئے کسی چیز کا حق نہیں جتاسکتے۔

ہمیں ایک دُوسرے کا خیال رکھنے کی ذمہ داری ملی ہے۔ مجھے اپنے جیون ساتھی کی ضروریات کا ایسے ہی خیال رکھنا چاہئے جیسے مجھے اپنی ضروریات کی فکر رہتی ہے۔اُس کی ضروریات بھی تومیری ضروریات ہیں۔کیونکہ ہم ازدواجی بندھن میں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو خود غرضی کی سوچ کو ترک کرنے کے لئے کہا۔چونکہ میری اہلیہ اب میری ہے۔اس لئے مجھ پر فرض ہے کہ اُس کی جسمانی، جذباتی، جنسی اور ہر طرح کی ضروریات کا میں ہی خیال رکھوں اور ایسے

خیال رکھوں اور اُن کو پورا کروں گویا کہ وہ میری ضروریات ہیں۔

اگر شادی شدہ جوڑے اس طور سے ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا سیکھ لیں تو ازدواجی زندگی میں کئی ایک مسائل سے بچا جا سکتا ہے۔ میری اہلیہ کی جسمانی تکلیف مجھے محسوس ہونی چاہیے۔ جب میرا بدن تکلیف میں ہوتا ہے تو میں اُس کو آرام پہنچانے کے لئے وہ سب کچھ کرتا ہوں جو میں کر سکتا ہوں۔ اس طرح مجھے اپنے جیون ساتھی کی تکلیف کو بھی ایسے ہی دیکھنا چاہئے گویا کہ وہ میری تکلیف ہے۔ اُس کی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھنا چاہئے۔

پولس رسول میاں بیوی کو ایک دوسرے کی جنسی خواہش کا خیال رکھنے کی نصیحت کر رہا ہے۔ پولس رسول تجویز کرتا ہے کہ بعض موقعوں پر صورتحال اور وقت کی نزاکت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے باہمی رضامندگی سے جنسی خواہش کی تکمیل سے اجتناب کیا جاسکتا ہے۔ اس کی ایک مثال دُعا میں ٹھہر کر خدا کے چہرے اور اُس کی رہنمائی کا طالب ہونا۔ عبادت میں وقت گزارتے ہوئے خدا کی پرستش اور عبادت کرنا۔ دُعا اور روزے میں ٹھہرنا ہے۔ دونوں میاں بیوی کا اس سلسلہ میں متفق ہونا ضروری ہے اور لازم ہے کہ دونوں ایک وقت اور معیاد تک ایسا کرنے کے لئے متفق ہوں۔ اس کے بعد دونوں پھر سے جسمانی طور پر اکٹھے اور متفق ہو جائیں تا کہ ابلیس کو کوئی موقع نہ ملے کہ اُنہیں حرامکاری میں مبتلا کر دے۔ (5 آیت) غور کریں کہ پولس رسول نے میاں بیوی کو جنسی اور جذباتی طور پر پُرجوش اور متحرک رہنے کی تجویز دی۔

یہاں پر سمجھنے والی بات یہ ہے کہ ابلیس ہر وقت ہمیں گرانے کی کوشش میں رہتا ہے۔ مسیحی ازدواجی زندگی کو برباد کرنا اُس کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اگر شادی شدہ جوڑا کلیسیا میں روحانی قائد ہو تو پھر کلیسیا پر اُس کے بہت ہی بُرے اثرات مرتب ہوں

گے۔ ہم کسی بھی صورت میں ابلیس کو اپنے ازدواج تک رسائی نہ دیں۔

اگرچہ پولس رسول اسی بات کو ترجیح دیتا ہے کہ اپنے آپ کو پورے طور پر خداوند کے لئے وقف کر دیا جائے تاہم وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہر کسی کے پاس کنوارہ رہنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ یہ تجویز کرتا ہے کہ جنسی خواہش میں مست ہونے کی بجائے بہتر ہے کہ شادی کی جائے۔ اور ابلیس کو کوئی موقع نہ دیا جائے کہ وہ ہمیں حرامکاری میں ڈال دے۔(9آیت)

کرنتھس کے لوگ ایک ایسے معاشرے میں رہتے تھے جو حرامکاری سے بھرا ہوا تھا۔ اُنہیں گناہ کی اس تاریکی میں خدا کی روشنی کی ضرورت تھی۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ حرامکاری نے آہستہ آہستہ کرنتھس کی کلیسیا میں اپنے پاؤں جما لیے تھے۔ ہم اِس دَور میں بھی اپنی کلیسیاؤں میں حرامکاری کے بڑھتے ہوئے خطرہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ بڑے روحانی لوگ بھی اس گناہ کے پھندے میں پھنسے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ پہلے وقتوں سے بڑھ کر اب ضرورت ہے کہ ازدواجی رشتے مضبوط اور پُر کشش ہوں۔ ہم روحانی قائدین کو ایسے گناہ میں گرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

پولس رسول نے یہ تعلیم دی کہ اُس کی طرح جن لوگوں کو کنوارہ رہنے کی توفیق ملی ہے اُن کے لئے شادی ضروری نہیں ہے۔ پولس رسول نے شادی شدہ جوڑوں کو تعلیم دی کہ وہ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں کیونکہ اُن کے ساتھی کی ضرورت دراصل اُن ہی کی ضرورت ہے۔ پولس رسول نے اُنہیں یاد دلایا کہ اُن میں شادی شدہ جوڑے بھی حرامکاری میں پڑ گئے اور اُن کے سبب سے خدا کے نام کی تعظیم کی بجائے تذلیل ہو رہی ہے۔ پولس رسول نے اُنہیں ابھارا کہ وہ خدا کے جلال کے لئے ازدواجی زندگی کو مضبوط بنائیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کے پاس کنوارہ رہنے کی توفیق ہے؟ آپ کو کیسے علم ہوا ہے؟ اس سے خداوند کی خدمت کرنے کے لئے کیسی آزادی ملی ہے؟

☆۔ کیا کبھی کسی سے ناجائز تعلقات استوار کرنے کی آزمائش آپ کو آگھیرتی ہے۔ زندگی کے کن حصوں میں آپ روحانی طور پر کمزور ہیں؟

خداوند اس آزمائش پر غالب آنے کے لئے آپ سے کیسی توقع کرتا ہے؟

☆۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو کچھ دیر کے لئے غور کریں کہ آپ نے اپنے ساتھی کے تعلق سے یہاں پر کیا سیکھا ہے؟

☆۔ کیا آپ اپنے جیون ساتھی کی ضروریات کا اسی طرح خیال کرتے ہیں جس طرح کے اپنی ضروریات کی فکر کرتے ہیں؟ کس حصہ میں آپ کو بہتری پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے اپنے جیون ساتھی کی ضروریات کا خیال اُسی طرح سے رکھنے کے لئے توفیق مانگیں جس طرح آپ اپنی ضروریات کی فکر کرتے ہیں۔ اپنی اس ناکامی پر خداوند سے معافی مانگیں۔

☆۔ اپنے روحانی قائدین کے ازدواج کے لئے دُعا کرنے کی توفیق مانگیں۔ خداوند سے اپنے روحانی قائدین کے لئے دُعا کریں تاکہ وہ ایسی مضبوط ازدواجی زندگی گزاریں جو دُوسروں کے لئے مثال اور نمونہ بنے۔

☆۔ خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ اپنے جیون ساتھی کو اپنی مانند پیار کرنے میں ناکام رہے۔ خداوند سے ازدواجی معاملات کی بہتری کے لئے دُعا کریں۔

13 باب

مقدس کئے گئے

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 7 باب 10-24 آیت)

اس سوال کا جواب دینے کے بعد کہ آیا کسی کو شادی کرنی چاہئے یا نہیں پولس رسول خاص طور پر کلیسیا میں موجود شادی شدہ جوڑوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ دراصل وہ اُن ایمانداروں سے بات کرنا چاہتا ہے جن کا بیاہ غیر ایمانداروں سے ہو چکا ہے۔ دراصل کرنتھس کی کلیسیا میں بہت سے ایسے جوڑے تھے جن کا بیاہ غیر ایمانداروں سے ہو چکا تھا۔ یاد رہے کہ کلیسیا کے زیادہ تر لوگ نوجوان تھے۔ کلیسیا میں ایسے لوگ بھی شامل ہو رہے تھے جن کے ساتھی ابھی تک مسیح پر ایمان نہیں لائے تھے۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ ہم اس غیر ایماندار ساتھی کے ساتھ کیا کریں جو ہمارا جیون ساتھی بن چکا ہے؟ کیا ہم اُس کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے خواہ وہ خداوند یسوع کو قبول نہیں کرے؟ پولس رسول نے ایک ایماندار کی غیر ایماندار کے ساتھ شادی کے تعلق سے کچھ بنیادی اصول پیش کئے ہیں۔

ایماندار غیر ایماندار سے جدا نہ ہو (10 آیت)

پولس رسول ایک معمول کے تحت یہی تعلیم دیتا ہے کہ ایماندار غیر ایماندار سے جدا نہ ہو۔ مسیح کو قبول کرنے سے قبل جو ازدواجی بندھن بندھا تھا وہ اب بھی قائم ہے۔ اُنہیں وفادار رہتے ہوئے ایک دوسرے سے نبھا کرنا اور محبت اور پیار سے رہنا تھا۔ (10 آیت)

ایسا کرنا ہمیشہ ہی آسان نہیں ہوتا۔ خدا کے لوگ ہوتے ہوئے اب اُن کی ترجیحات اور پسند اور ناپسند میں تبدیلی واقع ہو چکی تھی۔ بعض اوقات غیر ایماندار جیون ساتھی اپنے شریک حیات کی زندگی میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کو پسند بھی نہیں کرتا تھا اور کئی دفعہ مخالفت اور ناخوشگوار فضا پیدا ہو جاتی تھی۔ مشکل اور ناگوار صورتحال کے باوجود ایمانداروں کو غیر ایمانداروں کے ساتھ وفادار اور دیانتدار رہنا تھا۔ اُنہیں کوئی ایسا موقع اور صورتحال پیدا نہیں کرنی تھی جس سے خدا کے نام کی تذلیل ہو۔

10 ویں آیت پر غور کریں کہ یہ تعلیم پولس رسول کی طرف سے نہیں تھی بلکہ خداوند یسوع کی تعلیم کو یہاں پر دھرایا جا رہا تھا۔ (متی 5 باب 31-32 اور 19 باب 5-8 آیت) خدا کی یہ مرضی ہے کہ ایماندار اپنے غیر ایماندار ساتھی کے ساتھ نبھا کرے اور کبھی جدا نہ ہو۔ وہ اپنے بچوں کے لئے روحانی طور پر قوت اور توانائی اور تعلیم و تربیت کا باعث ہو گا۔ خداوند ہماری مشکلات سے آگاہ اور واقف ہے۔ وہ کبھی بھی ہمیں ایسا کچھ کرنے کے لئے نہیں بلائے گا جس کے لئے وہ ہمیں قوت اور توفیق نہ دے۔

اگر ایماندار جُدا ہو تو بیاہ نہ کرے (11-12 آیت)

بنیادی اصول کو بیان کرنے کے بعد، پولس اس بات کو بھی بیان کرتا ہے کہ ہمیشہ ہی غیر ایماندار کے ساتھ زندگی بسر کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ ہم ایک ایسی دھرتی پر مقیم ہیں جو گناہ کے سبب سے لعنتی ہے۔ خاندان کی بھلائی اور اپنے تحفظ کے لئے غیر ایماندار کے ساتھ سمجھوتہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے وقت بھی ہو سکتے ہیں جب غیر ایماندار ساتھی ایماندار ساتھی کے خلاف جسمانی طور پر بغاوت پر اُتر آئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غیر ایماندار ساتھی کا طرزِ زندگی اور روّیہ بچوں پر منفی اثرات مرتب کرے اور وہ خداوند سے دُور چلے جائیں۔ ایسی صورتحال میں ایماندار کیا کرے۔ پولس رسول ہر گز اِس بات کے لئے نہیں

اُبھارتا کہ ایماندار غیر ایماندار سے جدا ہو تاہم اُسے احساس ہے کہ ایسا ہر وقت اور ہر صورتحال میں ممکن نہیں ہو گا۔ جب علیحدگی ہی ناگزیر ہو جائے تو پھر پولس رسول نے اِس کی اجازت دی۔ لیکن اِس شرط کے ساتھ کہ وہ بیاہ نہ کرے بلکہ اِس بات کی کوشش میں رہے کہ اپنے غیر ایماندار ساتھی کے ساتھ صلح اور سمجھوتہ کرلے۔

اگر غیر ایماندار رہنا چاہے تو ایماندار طلاق کے بارے میں بالکل خیال نہ کرے۔

(آیت 13-14)

پولس رسول نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ اگر غیر ایماندار ساتھ رہنے کو راضی ہو تو ایماندار ساتھی اُس سے جدا ہونے یا اُس کو طلاق دینے کی کوشش نہ کرے۔ پولس رسول واضح کرتا ہے کہ ایماندار ساتھی کی وجہ سے غیر ایماندار ساتھی اور اُس کے بچے بھی خدا کے سامنے پاک اور مقدس ٹھہرتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنا ہو گا۔ اس بات کو اُس سوال کے تناظر میں دیکھنا ہو گا جو پولس رسول سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تھا۔ کیا ایماندار اور غیر ایماندار کے ازدواج کو خداوند پسند کرتا ہے یا پھر وہ گناہ کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس صورت میں بچوں کی کیا صورتحال ہو گی؟ کیا وہ جائز اولاد تصور ہو گی؟

پولس رسول نے کرنتھس کے لوگوں کو بتایا کہ اُن کے غیر ایماندار ساتھی خدا کے لئے پاک اور مخصوص ٹھہرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں خدا ایماندار اور غیر ایماندار کے ازدواج کو جائز قرار دیتا ہے۔ خداوند اُن کے ازدواج کو قبول کرتا اور اُن کے بچوں کو بھی جائز قرار دیتا ہے۔ چونکہ خدا غیر ایماندار کے ساتھ ایماندار کے ازدواج کو قبول کرتا اور اُنہیں برکت دیتا ہے اس لئے ایماندار کو بھی اس ازدواج کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

اگر غیر ایماندار جاتا ہے تو اُسے جانے دو (15-16 آیت)

اگر چہ ازدواجی بندھن میں قائم رہنے کی تعلیم اور حوصلہ افزائی کی گئی۔ تاہم اگر غیر ایماندار ساتھی جدا ہو تو اُسے جدا ہونے دو۔ اس صورت میں ایماندار کسی چیز کے پابند نہیں ہیں۔ 15 ویں آیت میں پولس رسول تعلیم دیتا ہے کہ خدا نے ہمیں میل ملاپ سے رہنے کے لئے بلایا ہے۔ ایماندار غیر ایماندار کی مرضی کے خلاف ازدواج کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کرے۔ "کیونکہ اَے عورت! تجھے کیا خبر ہے کہ شاید تُو اپنے شوہر کو بچالے؟ اور اَے مَرد! تُجھ کو کیا خبر ہے کہ شاید تُو اپنی بیوی کو بچالے؟" 16 آیت میں مقدس پولس رسول پوچھتا ہے۔

اگر چہ غیر ایماندار ساتھی کو خداوند کے پاس لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے تاہم اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ ایسا ہوگا یا نہیں۔ اگر غیر ایماندار اپنے ایماندار ساتھی کے ساتھ رہنے کو راضی نہ ہو تو بہتر ہے کہ طلاق دے کر پُر امن فضا پیدا کی جائے۔ تاہم ایک ایماندار کو طلاق کے لئے کوئی قدم نہیں اُٹھانا چاہئے۔ (10-11 آیت)

خداوند کو جاننے سے قبل آپ جیسے تھے ویسے ہی رہیں۔ (17-24 آیت)

پولس رسول شادی شدہ جوڑوں کے تعلق سے اپنی بات کو اختتام پذیر کرتے ہوئے ایک عمومی اصول بیان کرتا ہے کہ خداوند کو قبول کرنے سے پہلے وہ جس حالت میں تھے وہ اُسی حالت میں رہیں۔ پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اگر خداوند کو قبول کرنے سے پہلے وہ بغیر ختنہ کے تھے تو اُنہیں اپنے دوستوں کی مانند بننے کے لئے ختنہ نہیں کرانا چاہئے۔ اگر وہ خداوند کو قبول کرنے سے پہلے غلام تھے تو اپنی آزادی کا مطالبہ نہ کریں بلکہ غلامی کی حالت میں رہتے ہوئے اپنے مالکوں کی پورے دل سے خدمت کریں۔ غلام اس بات کو جانتے ہوئے کہ وہ مسیح میں آزاد ہو چکے ہیں آزادی کا مطالبہ کر سکتے تھے۔ خداوند نے اُنہیں جیسی

بھی حالت میں تھے خدمت کرنے کے لئے بلایا تھا۔اُس نے اپنے منصوبہ کے تحت اُنہیں اُس حالت میں رکھا تھا۔وہ جیسی بھی حالت میں تھے اُنہیں خداوند کے لئے وہ سب کچھ بننا تھا جس کے لئے خداوند نے اُنہیں بلایا تھا۔

کتنی ہی بار ہم اِس لئے اس تاریک دُنیا میں نور بننے سے قاصر رہے کیونکہ ہم نے سمجھ لیا کہ مسیحی ہونے کا مطلب ماضی کی ہر ایک چیز کو ترک کرنا ہے۔ہمیں گناہ اور گناہ آلودہ طرزِ زندگی کو ختم کرنا ہے۔ بعض اوقات خدا ہمیں پہلے جیسی حالت میں ہی رہنے دیتا ہے اور اس کے پیچھے بھی اُس کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔خدا کرے کہ ہم جس بھی حالت میں ہوں وہ سب کچھ بن سکیں جو خدا چاہتا ہے کہ ہم بنیں! آپ جس بھی صورتحال میں ہیں کیا آپ اس صورتحال میں خدا کے زندہ گواہ بنیں گے؟

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ کا جیون ساتھی ایمان لانے سے قاصر ہے؟ایک بے ایمان جیون ساتھی کے ہمراہ زندگی کے سفر پر چلتے ہوئے کیسی مشکلات اور چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

☆۔خداوند کے ساتھ آپ کا رشتہ کس طرح آپ کے غیر ایماندار جیون ساتھی اور بچوں کے لئے باعثِ برکت ثابت ہوا ہے؟

☆۔آپ کے نجات پانے سے پہلے کے غیر ایماندار ساتھی سے آپ کے روابط اور تعلقات آج بھی قائم ہیں؟ کیا کوئی ایسا طریقہ جس کے وسیلہ سے آپ اُس کے لئے مشعلِ راہ بن سکیں؟

☆۔مسیح کے پاس آنے سے پہلے ہم جس صورتحال میں تھے، کب ہمیں اسی حالت میں رہنا چاہئے اور کب اس حالت سے باہر آنا چاہئے؟

کب ہم وفادار گواہ ہوتے ہیں اور کب ہم خود کو غیر دینداری اور غیر صحت مند صورتحال میں رکھ رہے ہوتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔کیا آپ کا جیون ساتھی مسیح پر ایمان نہیں لایا؟ اپنے ازدواجی عہد پر قائم رہنے کے لئے خداوند سے فضل اور توفیق مانگنے کے لئے دُعامیں جھکیں۔

☆۔خداوند سے توفیق مانگیں تاکہ آپ کی گواہی آپ کے غیر ایماندار جیون ساتھی کے لئے مثبت اور باعثِ برکت ہو۔

☆۔اگر آپ کا جیون ساتھی ایماندار ہے تو پھر کسی دوست یا عزیز کی نجات کے لئے دُعا کریں۔

☆۔ماضی میں جو غیر ایماندار ساتھی اور دوست آپ کی زندگی کا حصہ تھے، اُن کے لئے دُعا کریں۔خداوند سے رہنمائی مانگیں کہ آپ کس طرح اُن کے لئے مشعلِ راہ بن سکتے ہیں؟

☆۔خداوند سے توفیق اور حکمت مانگیں تاکہ آپ معلوم کرسکیں کہ کب آپ نے کسی صورتحال میں رہنااور کب اُس سے باہر نکلنا ہے۔

باب 14

مبارک کنوارپن

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 7 باب 25-40 آیت)

مقدس پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے ایمانداروں کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دئے۔ یہاں ساتویں باب کے اس حصہ میں مقدس پولس رسول دوبارہ سے اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ آیا شادی کرنا اچھا ہے۔ اس حصہ میں اُس نے تین چیزیں بیان کی ہیں۔

موجودہ بحران پر غور کرو (25-31)

سب سے پہلے پولس رسول اُنہیں اس بات کے لئے چیلنج دیتا ہے کہ وہ موجودہ بحران کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کریں کہ آیا اُنہیں شادی کرنی چاہئے یا نہیں۔ (26 آیت) غور کریں کہ پولس رسول کے پاس خداوند کی طرف سے کوئی خاص حکم نہیں ہے۔ (25 آیت) کنوارہ رہنے کے تعلق سے پولس رسول کی صلاح یا مشورہ ایک اچھی صلاح کے طور پر ہی بیان کیا گیا ہے۔ اُس کا مشورہ کلام میں سے براہِ راست کوئی حکم نہیں تھا۔ اگر کوئی شخص شادی کرنے کا فیصلہ کرتا بھی ہے تو یہ کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ (28 آیت) آئیں موجودہ بحران کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کنوارہ رہنے کے تعلق سے پولس رسول کے مشورہ پر غور کریں۔

پولس رسول اس حوالہ میں کس بحران کے تعلق سے بات کر رہا ہے؟ متن میں جواب

موجود ہے۔29 آیت میں پولس رسول نے قارئین کو یاد دلایا کہ وقت بہت مختصر ہے۔31 آیت میں اُس نے قارئین کو بتایا کہ یہ دُنیا تو اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مقدس پولس رسول اس کھوئی ہوئی دُنیا تک پہنچنے کے لئے وقت کی نزاکت کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔ یہ بات اپنی جگہ پر درُست ہے کہ دو ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک خداوند کی آمدِ ثانی نہیں ہوئی۔ پولس رسول نے اس فہم کے ساتھ زندگی بسر کی کہ خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کسی بھی وقت ممکن ہو سکتی ہے۔اس فہم و ادراک کے ہوتے ہوئے پولس رسول نے وقت کو بہت قریب دیکھا۔اب اندازہ لگائیں کہ دو ہزار قبل پولس رسول وقت کو بہت مختصر اور آمدِ ثانی کو بہت قریب دیکھ رہا تھا تو اب دو ہزار سال سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے بعد، مسیح کی آمدِ ثانی قریب اور وقت کس قدر کم رہ گیا ہے۔

یہ جاننا کہ مسیح کی آمدِ ثانی کسی بھی لمحے ہو سکتی ہے قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ مسیح کی آمدِ ثانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہت کچھ کرنا باقی تھا۔ غیر ایمانداروں کو آگاہ جبکہ ایمانداروں کو تیار کرنے کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنے خداوند خدا سے ملاقات کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ عیش و عشرت میں وقت گزارنے کا وقت نہیں تھا۔ بلکہ وقت کا تقاضا تھا کہ بڑے زور و شور سے مسیح کی آمد کی تیاری کی جائے۔اسی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پولس رسول نے کنواروں کو غیر شادی شدہ ہی رہنے کا مشورہ دیا۔(25آیت)

پولس رسول نے اسی بات کو ترجیح دی کہ ایماندار وقت کی نزاکت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ مقدس پولس رسول نے 29 آیت میں بیان کیا۔ "مگر اَے بھائیو! مَیں یہ کہتا ہُوں کہ وقت تنگ ہے۔ پس آگے کو چاہیے کہ بیوی والے اَیسے ہوں کہ گویا اُن کے بِیویاں نہیں۔"

پولس رسول ایمانداروں کو اس بات کے لئے نہیں اُبھار رہا تھا کہ وہ اپنی بیویوں کو چھوڑ دیں۔ وہ تو اُنہیں بس یہ بات یاد کرا رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت اُن کے پاس ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لئے وسائل موجود ہوں۔ لیکن بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ شادی شدہ ہوتے ہوئے اُنہیں کچھ آسائش اور آرام کی قربانی دینا ہو گی تا کہ مرتی ہوئی دُنیا تک انجیل کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ رشتہ ازدواج لوگوں کے لئے ایک بہانہ نہ بن جائے کہ وہ تو طرح طرح کی ذمہ داریوں میں گھرے ہوئے ہیں اس لئے وہ اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف نہیں کر سکتے۔

پولس رسول جانتا تھا کہ وہ ایسی دُنیا میں رہ رہا ہے جو اختتام اور فنا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اُس نے ایمانداروں کو اُبھارا کہ وہ دُنیا کی چیزوں میں اُلجھ کر نہ رہ جائیں۔ پولس رسول نے ماتم کرنے والوں کو بھی اُبھارا کہ وہ اپنی اُداسی اور افسردگی پر غالب آکر آگے بڑھیں اور دُنیا تک انجیل کا پیغام لے کر جانے کے لئے متحرک ہوں۔ خوشی کرنے والوں کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ وقت خوشیاں منانے اور طرح طرح کی چیزوں سے لطف اندوز ہونے کا وقت نہیں بلکہ یہ ذمہ داری اور سنجیدگی کا وقت ہے۔ خرید و فروخت کرنے والوں کو بھی دُنیا تک خداوند یسوع کی خوشخبری پہنچانے کے لئے اپنے وسائل صرف کرنا ہوں گے جنہیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ یہ دُنیا کا مال و دولت اکٹھا کرنے کا وقت نہیں ہے۔

مسیح کی خاطر دُنیا تک پہنچنے کے لئے جس طرح پولس رسول نے اپنے آپ کو وقف کر دیا، یہ قابلِ تحسین ہے۔ دُنیا اختتام پذیر ہو رہی ہے، اس بات کے فہم و ادراک نے پولس رسول کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ آپ کی زندگی میں دُنیا تک انجیل لے کر جانے کا جذبہ کس حد تک موجود ہے؟۔ آپ کس قدر دُنیا کے مال و دولت، حرص و ہوس

اور آرام و آسائش میں کھو چکے ہیں؟ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کے سامنے یہ چیلنج رکھا کہ دُنیا تک انجیل کے پیغام کو لے کر جانے کی اشد اور فوری ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے غور کریں کہ آیا واقعی اُنہیں شادی کرنی چاہیئے۔

یاد رہے کہ پولس رسول ہر گز یہ نہیں کہہ رہا کہ شادی کرنے والے گنہگار یا اُن لوگوں سے کم روحانی ہیں جو کنوارے رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ اُس نے 28 آیت میں اس بات کو بالکل واضح کیا۔ اُس نے تو اس بات کے امکان پر غور کرنے کے لئے اُنہیں چیلنج دیا کہ شاید کنوارے رہ کر وہ زیادہ بہتر طور پر خداوند کی خدمت کر سکیں۔

اضافی ذمہ داری پر غور کرو (32-35 آیت)

پولس رسول ایک شادی شدہ شخص کی ذمہ داریوں اور مصروفیات پر بھی غور کرنے کے لئے اُنہیں چیلنج دیتا ہے۔

"بے بیاہا شخص خُداوند کی فِکر میں رہتا ہے کہ کِس طرح خُداوند کو راضی کرے۔"

(32 آیت)

ایک شادی شدہ جوڑا ہی جانتا ہے کہ ازدواجی سفر ایسے ہی آگے نہیں بڑھتا بلکہ اِس کے لئے بڑی تگ و دَو اور محنت کرنا پڑتی ہے۔ دو مختلف شخصیات کا ایک دوسرے کے مزاج اور شخصیت کے مطابق ڈھل جانا آسان نہیں ہوتا۔ پھر بچوں کی جسمانی اور روحانی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری تاکہ وہ مفید شہری اور باعثِ برکت کلیسیائی رُکن بنیں اور خداوند کو بہتر اور گہرے طور پر جانیں۔ شادی شدہ جوڑے کی کئی ایک ذمہ داریاں اور فکریں ہوتی ہیں۔ ایک شادی شدہ شخص کو اپنے جیون ساتھی اور بچوں کی فکر بھی لاحق ہوتی ہے اور اُن کی فلاح اور بہتری کی ذمہ اری بھی جو کہ ہونی بھی چاہیئے اِس میں کوئی بُرائی نہیں۔ ایک شادی شدہ شخص کی مصروفیات اور دلچسپیاں تقسیم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ایک غیر شادی شدہ

پورے طور پر، بہ دل و جان، پوری توجہ کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے کام کے لئے وقف کر سکتا ہے۔ پولس رسول ازدواج کے بندھن میں بندھنے سے قبل کنوارے لوگوں کو ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں اور مصرُوفیات پر غور کرنے کے لئے کہتا ہے۔ پولس رسول اُنہیں بتاتا ہے کہ اگر وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو پھر اُن کی توجہ ازدواج اور خدا کے کام کے درمیان بٹ کر رہ جائے گی۔ دل کی یکسوئی، روح جان اور بدن کی متفقی میں ایک دراڑ ضروری پیدا ہو جائے گی۔

کنوارے رہتے ہوئے بھی خدمت میں توازن قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی طرح طرح کی ضروریات ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ضروریات اور مصروفیات ہماری بساط سے بھی باہر ہوتی ہیں۔ لوگوں کے لئے بوجھ ہماری توانائی کا تصرف ہوتا ہے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو اضافی ذمہ داریوں سے بچانا چاہتا ہے۔

یاد رہے کہ پولس اس بات کو پورے طور پر سمجھتا تھا کہ ایک شادی شدہ شخص کو پورے طور پر اپنی خاندانی ضروریات کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنے گھرانے پر توجہ دینی چاہئے۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دہانی کرائی کہ ازدواجی بندھن میں بندھنے سے قبل وہ ان اضافی ذمہ داریوں پر بھی توجہ اور سوچ و بچار بلکہ خوب سوچ و بچار کر لیں۔

اپنے ضمیر پر غور کرو (36-40 آیت)

آخر میں پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یہ کہتا ہے کہ وہ ازدواجی بندھن میں بندھنے سے قبل اپنے ضمیر پر بھی غور کر لیں۔ 36 آیت میں اُس نے کہا۔

"اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ مَیں اپنی اُس کُنواری لڑکی کی حق تلفی کرتا ہُوں جِس کی جوانی ڈھل چلی ہے اور ضُرورت بھی معلُوم ہو تو اختیار ہے اِس میں گُناہ نہیں۔ وہ اِس کا بیاہ

ہونے دے۔" (36 آیت)

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یہاں پر نصیحت کر رہا ہے کہ ازدواجی بندھن میں بندھنے سے قبل وہ اپنے ضمیر کی آواز پر بھی غور کر لیں کہ آیا وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں یا نہ ہوں۔ پولس رسول نے اُنہیں بتایا کہ شادی کرنا بھی گناہ نہیں اور کنوارے رہنا بھی بُرائی نہیں ہے۔ تاہم اچھا ہے کہ شخصی طور پر اس سوال کو خدا اور متعلقہ شخص ہی دیکھے اور کسی حل پر پہنچے۔ اگر آپ اپنے ضمیر میں محسوس کریں کہ آپ بیاہ نہ کر کے اچھا نہیں کر رہے تو پھر آپ کو شادی بیاہ کے معاملہ میں پیش قدمی کرنی چاہیئے۔ اس کے برعکس اگر آپ کو اپنے بدن اور ذہن پر کنٹرول ہے تو پھر ازدواجی ذمہ داریوں میں پڑنے کی بجائے پورے طور پر اپنے آپ کو خدا کے کام کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ (37 آیت)

پولس رسول یہاں پر یہ تعلیم بھی دے رہا ہے کہ ہر کسی کے لئے خدا کی مرضی نہیں کہ وہ ازدواجی بندھن میں بندھے۔ شادی سے قبل خدا سے پوچھیں کہ آیا اُس کی مرضی ہے کہ آپ شادی کریں۔ کیا آپ کی زندگی کے لئے خدا کا یہ مقصد ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر عمر بھر وفاداری سے اس ازدواج کو نبھانے کے لئے خود کو وقف کر دیں۔ پولس رسول نے تعلیم دی کہ جب تک جیون ساتھی زندہ ہے وفادار رہنا ہو گا اور اس عہد کو نبھانا ہو گا۔ (39 آیت)

یاد رہے کہ جب آپ شادی کرتے ہیں تو عمر بھر کے لئے ایک عہد کرتے ہیں۔ صرف موت ہی اُن دونوں کو جدا کر سکتی ہے۔ اور اگر ایک ساتھی دُنیا سے رُخصت ہو جائے تو پھر دوسرا شخص دوبارہ شادی کر سکتا ہے تاہم پولس رسول یہی کہتا ہے کہ اگر ایماندار غیر شادی شدہ رہے تو اس میں زیادہ خوشی اور مسرت ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ پولس رسول نے کہا کہ آیا کسی شخص کو شادی کرنی چاہیئے یا نہیں، اس

سوال کو سنجیدگی سے لینا چاہئے۔ پولس رسول نے کہا کہ کسی شخص سے زندگی بھر کا نبھا کرنے کے لئے خداوند سے رہنمائی لی جائے کہ آیا واقعی یہ اُس کی مرضی ہے کہ آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں۔ اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں کہ آیا خاندانی جھنجھٹ کے بغیر پورے طور پر خداوند کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا زیادہ مفید اور کار آمد ہو گا

چند غور طلب باتیں

☆۔ مسیح کی خاطر دُنیا تک پہنچنے کے لئے پولس رسول کے عہد اور وفاداری پر چند لمحات کے لئے غور کریں۔ اس سے آپ کو شخصی طور پر کیا چیلنج ملتا ہے؟

☆۔ کیا کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کو آپ مسیح کی خاطر چھوڑنے کے لئے کشمکش سے دوچار ہوں گے؟

☆۔ کیا خدا کی مرضی ہے کہ آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں؟ آپ کو کیسے علم ہوا ہے؟

☆۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو بطور ایک خادم ہوتے ہوئے آپ کو کیسی مشکلات کا سامنا ہے؟

☆۔ آپ کس طرح اپنے جیون ساتھی کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں؟ بطور ایک شادی شدہ جوڑا آپ کس طرح دوسروں کے لئے مؤثر خدمت سرانجام دے سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اگر آپ شادی شدہ ہیں تو خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ خداوند کی خدمت اور اپنے جیون ساتھی اور بچوں کی خدمت اور محبت میں ایک توازن پیدا کر سکیں۔

☆۔ اگر آپ شادی شدہ نہیں ہیں تو خدا سے پوچھیں کہ آیا اُس کی مرضی ہے کہ آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوں۔

☆۔اس آخری زمانہ میں تاریک دُنیا کے کھوئے ہوئے لوگوں تک پہنچنے کے لئے خداوند سے رہنمائی، توفیق، ہوش اور جوش مانگیں۔

باب 15

قربانی کا گوشت

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 8 باب)

7 باب میں مقدس پولس رسول نے بہت سے سوالات کے جوابات دیئے جو شادی بیاہ کے تعلق سے تھے۔ آٹھویں باب میں وہ بُتوں کی قربانی کے گوشت کے تعلق سے تعلیمی باتیں پیش کرتا ہے۔ کرنتھس کے بے دین ماحول میں وہ اکثر اُس گوشت کو لیتے اور کھاتے تھے جو بُتوں کے حضور بطور قربانی پیش کیا جاتا تھا۔ کیا ایمانداروں کو واجب تھا کہ وہ یہ گوشت کھاتے؟ کیا وہ یہ گوشت کھانے سے آلودہ ہو جاتے تھے جو بُتوں کے حضور پیش کیا جاتا تھا؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے پولس رسول پہلی آیت میں ایک اہم نکتہ اُٹھاتا ہے۔" علم غرور پیدا کرتا ہے جب کہ محبت تعمیر کرتی ہے" آئیں اس بیان کا تجزیہ کریں اور دیکھیں کہ زیرِ غور سوال کا اس سے کیا تعلق ہے؟

علم غرُور پیدا کرتا ہے

جب علم کو مناسب طریقہ سے استعمال کیا جائے تو یہ بہت اچھی چیز ہے۔ لیکن علم میں کچھ ایسی چیز بھی ہے جو تکبر اور غرُور کی طرف لے جاتی ہے۔ حتیٰ کہ تھوڑا سا علم بھی ہمیں ہماری اوکات سے زیادہ سوچنے کی رغبت دے سکتا ہے۔ ہمارا علم ہمیں اُن لوگوں پر برہم کر سکتا ہے جو باتوں اور معاملات کو اس طور سے نہیں سمجھتے جس طور پر ہم سمجھتے اور جانتے ہیں۔ علم ایمانداروں میں تکبر اور غرُور پیدا کر کے اُن میں جدائی کی دیوار کھڑی کر سکتا

ہے۔ یہ ہمیں اس روّیے کی طرف لے جا سکتا ہے کہ ہم اُن لوگوں کو حقیر جانیں جو ہماری طرح سے کلام کی سچائیوں کو نہیں سمجھتے۔ بتوں کے لئے قربانی کے طور پر پیش کیے گئے گوشت کے تعلق سے اپنا علم بیان کرنے سے قبل پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ علم بڑی خطرناک چیز بھی ہے۔

اوّل۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت کچھ جانتے ہیں، لیکن در حقیقت ہمارے لئے بہت کچھ جاننا باقی ہے۔ (2 آیت) بائبل کالج اور سیمنریز نے سب سے بڑا سبق مجھے یہی سکھایا کہ میں بائبل اور خدا کے تعلق سے بہت کم جانتا ہوں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرے فہم و ادراک میں اضافہ ہوا اور اب میرے ذہن میں بائبل اور خدا کے تعلق سے بہت کم سوالات ہیں۔ جس قدر ہم مزید جانتے چلے جاتے ہیں اُسی قدر ہمیں احساس ہوتا چلا جاتا ہے کہ ہمیں تو کچھ بھی علم نہیں ہے۔

جیسے جیسے میں عمر میں آگے بڑھ رہا ہوں مجھے احساس ہو رہا ہے کہ زندگی میں سبھی کچھ واضح طور پر بیان نہیں کیا جاتا اور نہ ہی سب کچھ سمجھ میں آتا ہے۔ میں اکثر اوقات یہ کہتا ہوں۔ " مجھے تو واضح طور پر علم نہیں ہے" پولس رسول چاہتا تھا کہ جو باتیں وہ بیان کرنے جا رہا ہے اُس کے تعلق سے ایماندار فروتنی اور حلیمی کا مظاہرہ کریں اور اپنے کمزور بھائیوں کو حقیر نہ جانیں جنہیں کئی ایک چیزوں کا علم نہیں ہے۔ اس کے برعکس اُنہیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ اُنہیں بہت کچھ جاننا اور سمجھنا باقی ہے۔

دوئم۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دلایا کہ جو خدا سے واقعی محبت رکھتے ہیں، خدا اُنہیں جانتا ہے۔ (3 آیت) اہم بات یہ ہے کہ ہم خدا سے پیار کرتے ہیں اور خدا ہمیں جانتا ہے۔ مسیحی زندگی محض علم و دانش کے بارے میں نہیں بلکہ خدا سے محبت کرنے کے بارے میں ہے۔ یوحنا رسول ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ اگر ہم خدا سے

محبت رکھتے ہیں تو پھر ہم انسانوں سے بھی پیار کریں گے۔(1 یوحنا2 باب9-11 آیت)
یوں لگتا ہے کہ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو اُس علم کے تعلق سے تنبیہ کر رہا ہے جو وہ بیان کرنے والا تھا۔ پولس رسول چاہتا تھا کہ وہ اُس علم کو لے کر اُسے ایسے انداز سے استعمال میں نہ لائیں جس میں محبت اور پیار کا عنصر موجود نہ ہو۔

محبت کے بغیر علم کے خطرہ سے آگاہ کرنے کے بعد، پولس رسول قربانی کے گوشت کے تعلق سے اپنے فہم و ادراک کے مطابق بیان کرتا ہے۔ در حقیقت بُت کچھ چیز نہیں ہیں (4 آیت) بُت تو پتھر یا لکڑی کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ بُت میں کوئی طاقت اور شکتی نہیں ہوتی ۔اُس دَور میں بتُوں کے نام بھی تھے۔ کرنتھس کے ایمانداروں کو علم تھا کہ بُت در حقیقت کچھ چیز نہیں ہیں۔ وہ تو جھوٹے اور ناچیز معبود تھے۔(4 آیت) زندہ اور سچا خدا تو ایک ہی ہے۔ (6 آیت)یہی سچا اور زندہ خدا زندگی کا منبع ہے۔ ایک ایماندار بتوں سے کیونکر ڈرے یا خوفزدہ ہو جس میں کوئی طاقت اور صلاحیت ہی نہیں ہے ؟

جو کچھ پولس رسول یہاں پر بیان کر رہا ہے بہتر ہے کہ ہم اس کا تجزیہ کریں۔ کیا ہمیں اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ ایمانداروں کو اپنے گھروں میں سے غیر اقوام کی ایسی کسی بھی چیز کو نکالنا چاہئے جو اُن کی عبادت اور پوجا پاٹ کے تعلق سے ہو؟ کیا ہمیں ایسی چیزوں کو گھروں میں لانا چاہئے جو شیطان کا آلہ کار بن سکتی ہیں ؟

جب ہندوستان کے بحر الکاہل میں ری یونین کے ایک جزیرہ میں ہم خدمت کرتے تھے تو ہم نے ایک گھر کرایہ پر لیا جو کہ ایک توہم پرست شخص کی ملکیت تھا۔ اُس نے شیطان اور بُری روحوں کو گھر سے دُور رکھنے کے لئے دروازوں اور گھر کی کھڑکیوں پر طرح طرح کی مذہبی چیزیں لٹکا رکھی تھیں۔ گھر کی خیر و برکت اور تحفظ کے لئے گھر کے دوسرے حصوں میں بھی کئی ایک چیزیں آویزاں تھیں۔ میں تو کبھی کسی ایسے گھر میں رہائش پذیر

نہیں رہا تھا جہاں اس قسم کی روحانی چیزوں کا قبضہ ہو۔ ہمیں تو ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم کسی سیاہ بادل کے نیچے رہائش پذیر ہیں۔ اگرچہ اُن چیزوں میں اپنے طور پر تو کچھ طاقت اور صلاحیت نہیں لیکن یہ چیزیں شیطان کے لئے ایک آلہ کار بن جاتی ہیں جس سے وہ اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اُس اثر و تاثیر کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ کہ ہم اُن چیزوں کو گھر سے نکال پھینکیں۔

عہدِ عتیق میں خدا نے کئی ایک مقامات پر اپنے لوگوں کو خبر دار کیا کہ وہ اپنی قوم اور اپنے درمیان اور اپنے گھروں سے ایسی چیزوں کو نکال پھینکیں جو شیطان کے لئے آلہ کار بنتی ہیں۔ یعنی بُت پرست قوم کی عبادت میں استعمال ہونے والی چیزیں۔ بازار سے گوشت خریدنے اور بُت پرست قوم کی اشیا کھانے اور استعمال کرنے میں فرق پایا جاتا ہے۔ بازار سے گوشت خریدنے والوں کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کو اچھی خوراک دے سکیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس مقصد کے تحت گوشت خریدنے اور کھانے میں کوئی بُرائی نہیں ہے۔

ایسے خاص وقت بھی آتے ہیں جب ایمانداروں کو کچھ ایسی چیزوں کے تعلق سے ثابت قدمی اور مضبوطی کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے جو بُت پرستی اور غیر اقوام کی ایسی عبادت و پرستش کے تعلق سے ہوتی ہیں جو خدا اور اُس کے کلام سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ جیسا کہ میں نے ایک توہم پرست مالک کے گھر کی مثال پہلے بیان کی ہے۔ میں اور میری بیوی نے اُس گھر میں سے ایسی ساری چیزوں کو نکالنے کا فیصلہ کیا جن سے شیطان کو اُس گھر پر اپنا اَثر اور اختیار جتانے کا حق ملا ہوا تھا۔ ہم تو یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا بھروسہ اور اعتماد خدا پر ہے جس نے ہمیں ابلیس کے عملداری سے رہائی بخشی ہے۔

ہمیں اپنے گھروں اور زندگیوں کو ایسی چیزوں سے پاک رکھنا چاہئے جو گناہ اور بدی سے

متعلق ہیں۔ جو نادانستہ طور پر قربانی کا گوشت کھا بھی رہے تھے تو پولس رسول کے مطابق یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا۔ جب ہم ایک جزیرہ میں خدمت کرتے تھے تو ایک بڑا سوال یہ تھا کہ آیا بطور ایماندار مسیحی وہ گوشت کھانا چاہیئے جو اُن کے ہندو ہمسائے اُن کے پاس اُن دنوں میں لے کر آتے تھے جب اُن کی مذہبی رسومات چل رہی ہوتی تھیں؟ کیا وہ اُس گوشت کو لے کر کھانے کے تعلق سے آزاد تھے یا پھر یہ گوشت کھانے سے اُن کے ایمان اور عقیدے میں شامل ہو رہے تھے؟ اس سوال کا جواب اُس شخص پر منحصر ہے کہ وہ کس نیت سے کچھ کر رہا ہے۔ غور کریں کہ مقدس پولس رسول پہلی آیت میں کیا بیان کرتا ہے۔

محبت تعمیر کرتی ہے

اس موضوع پر اپنا علم بیان کرنے کے بعد پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ محبت دوسروں کی تعمیر کرتی ہے۔ اُن کے لئے باعثِ برکت ہوتی اور اُن کی بہتری چاہتی ہے۔(1 آیت) کچھ ایماندار ایسے بھی تھے جو بُتوں کی قربانی کے گوشت کھانے کے تعلق سے اُلجھن اور کشمکش کا شکار تھے۔ اُن کے ضمیر ایسی چیزیں کھانے کی اجازت نہیں دیتے تھے جو بتوں کے لئے قربان یا پیش کی جاتی تھیں۔(7 آیت) جبکہ پولس رسول کا یہ عقیدہ ہے کہ ایسی چیز اُن کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ پولس رسول اُنہیں نصیحت کرتا ہے کہ وہ ایسے بھائیوں اور بہنوں کے تعلق سے رحم و ترس اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں جن کا عقیدہ اور ایمان ایسی چیزوں اور معاملات کے تعلق سے اُن سے مختلف ہے۔ کرنتھس کے لوگوں کو ایسا گوشت کھانے کی اجازت تھی نہ کہ ممانعت۔ تو بھی اُنہیں کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کا باعث بننے سے اجتناب کرنے کی ضرورت تھی جن کا فہم و ادراک، ایمان و عقیدہ اس معاملہ میں اُن سے قطعی مختلف تھا۔ یا جو اس تعلق سے اپنے ضمیر میں ایسی

آزادی محسوس نہیں کرتے تھے۔

جو علم پولس رسول نے کرنتھس کے لوگوں سے بیان کیا تھا وہ اُن کے ہم ایمان بھائیوں اور بہنوں کے ایمان کی تباہی اور بربادی کا باعث ہو سکتا تھا۔ اگر وہ کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتے تو اُنہیں اپنے بھائی یا بہن کے لئے خدا کے حضور جوابدہ ہونا تھا۔ محبت کے بغیر علم و دانش نقصان دہ چیز ہے۔ اگر بُتوں کی قربانیوں کا گوشت کھانا ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے لئے ٹھوکر اور اُن کے ایمان کی بربادی کا باعث ہو سکتا ہے تو پھر یہی بہتر ہے کہ اُسے کھانے سے اجتناب کیا جائے۔ علم سے پہلے رحم و ترس ضروری ہے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو آگاہ کرتا ہے کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہونے سے وہ مسیح کے خلاف گناہ کرتے ہیں۔ (12 آیت)

پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو آگاہ کیا کہ قربانی کا گوشت کھانا اُن کے لئے روحانی طور پر نقصان کا باعث نہ ہو۔ بشرطیکہ اُن کے ضمیر اُنہیں ملامت نہ کریں۔ اس طرح کا گوشت کھانے کے تعلق سے اُن کی آزادی کی بہ نسبت ہم ایمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے محبت کو اوّل اور مقدم مقام حاصل ہونا چاہیے۔ اگر میرا گوشت کھانا ہی کسی کے لئے ٹھوکر اور اُن کے گرنے کا سبب ہو سکتا ہے تو پھر میں اپنے اس عمل کے لئے خدا کے حضور جوابدہ ہوں گا۔ اگرچہ مسیح میں مجھے کئی ایک کاموں کی آزادی تو حاصل ہے لیکن کئی ایک چیزیں ہمیشہ ہی کلیسیا کے لئے باعثِ برکت نہیں ہوتی۔ وہ جائز تو ہو سکتی ہیں لیکن شائدہ مفید نہ ہوں۔ مسیح کے بدن کی بہتری اور بھلائی میری شخصی آزادی پر مقدّم درجہ رکھتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ دورِ حاضرہ میں جب کلیسیا ترس اور محبت سے خالی ہے تو صرف علم کے کیا نتائج بر آمد ہو رہے ہیں؟

☆۔ دورِ حاضرہ کی کلیسیا پر پولس رسول کی تعلیم کا اطلاق کس طرح ہوتا ہے؟

☆۔ قربانی کا گوشت کھانے اور اپنے گھروں میں بُرے طرزِ فکر اور طرزِ عمل کی کھلی چھٹی دینے میں کیا فرق ہے؟

☆۔ کب اس آزادی پر عمل درآمد مفید نہیں ہوتا جو آپ کو مسیح یسوع میں حاصل ہے؟ کب شخصی آزادی پر بات کرنا مفید نہیں ہوتا؟

کب اپنی شخصی آزادی پر بات نہ کرنا ریاکاری ہوتی ہے اور کب ایسے لوگوں کے لئے خاموش رہنا مفید ہوتا ہے جنہیں یہ آزادی حاصل نہیں ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ علم و معرفت اور ترس اور محبت میں توازن پیدا کرنے کے لئے خداوند سے فضل اور توفیق چاہیں۔

☆۔ خداوند سے ایسے بھائیوں اور بہنوں کے لئے بڑی محبت اور ترس مانگیں جو مختلف باتوں پر آپ سے قطعی مختلف نکتہ نظر رکھتے ہیں؟

☆۔ خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اپنے علم کو موقع دیا کہ وہ آپ میں تکبر اور غرُور پیدا کر دے اور آپ اپنے بھائیوں کو سمجھنے اور اُن کے ترس اور محبت دکھانے سے قاصر رہے۔

☆۔ خداوند سے اپنی آزادی کو اُس وقت قربان کرنے کے لئے توفیق چاہیں جب وہ آپ کے کسی بھائی یا بہن کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہو

16 باب

شخصی نمونہ

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 9 باب 1-27 آیت)

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو یاد دلایا کہ اگرچہ اُنہیں بتوں کی قربانی کا گوشت کھانے کی آزادی تو ہے لیکن ہمیشہ ہی یہ درُست اور واجب نہیں ہے۔ دوسروں کے لئے ترس اور رحم کی بنا پر اُنہیں اپنے حقوق سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ اس باب میں مقدس پولس رسول شخصی زندگی سے اس اصول کی ایک مثال پیش کرتا ہے۔ وہ کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ بطور رسول اُس کے پاس کتنے ہی حقوق تھے لیکن وہ اُن کی خاطر اپنے حقوق سے دستبردار ہو گیا۔

پولس رسول مسیح کے بدن میں اُنہیں اپنے مقام اور رُتبہ کی یاددہانی کراتا ہے۔ وہ ایک رسول تھا۔(1) اور بطور رسول وہ مسیح کا شخصی اور بااختیار گواہ بھی تھا۔ وہ دمشق کی راہ پر خداوند سے ملا تھا۔ رسول کی بلاہٹ رکھتے ہوئے اُسے مسیح کے بدن میں ایک خاص مقام حاصل ہو گیا تھا۔ کرنتھس کے ایمانداروں نے پولس رسول کی زندگی پر خداوند کے ہاتھ کے ثبوت بھی دیکھے تھے۔ اُس نے ڈیڑھ برس اُن کے درمیان خدمت گزاری بھی کی تھی۔(اعمال 18 باب) بہت سے لوگ پولس رسول کی خدمت کے وسیلہ سے خداوند کے پاس آگئے تھے۔ کرنتھس کی کلیسیا پولس رسول کی خدمت کا پھل تھا۔ اور یہ کرنتھس کے ایمانداروں کے لئے پولس رسول کے بطور رسول ہونے کی تصدیق بھی

تھی۔(2 آیت)

سبھی نے پولس رسول کو قبول نہیں کیا تھا۔ ہمیں تیسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ کچھ ایسے بھی تھے جو اُس پر نکتہ چینی کرتے اور اُس کی عدالت کرتے رہتے تھے۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ کون سی بات کے تعلق سے پولس رسول کی مخالفت کرتے تھے۔ یہاں پر پولس رسول کا مقصد اور اہم نکتہ اپنا نا اپنی خدمت کا دفاع نہیں بلکہ وہ اپنی شخصی مثال دے کر اُنہیں بتاتا ہے کہ کس طرح دُوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے اُنہیں اپنے حقوق سے دستبردار ہونا چاہیئے۔

پولس رسول اُنہیں یاد کراتا ہے کہ اُس کے پاس بھی اختیار ہے کہ وہ اپنی خدمت کے سفر میں اپنے ساتھ اپنی زندگی کے ہم سفر کو لے جائے۔ کچھ رسول خدمت کے سفر پر نکلتے تو اپنی اپنی بیویوں کو بھی ہمراہ لے جاتے تھے۔(4-5 آیت) اِس کے برعکس پولس رسول نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ساتویں باب سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ اُس کے دل کی یہی آرزو تھی کہ وہ اپنے آپ کو پورے طور پر خدمت کے لئے وقف کر دے۔ کرنتھس کے لوگوں کو دوسری کلیسیاؤں کی طرح پولس رسول کے شادی نہ کرنے سے فائدہ ہوا تھا۔ جس قدر پولس رسول کی زندگی کا اثر و تاثیر دوسروں کی زندگی پر تھا۔ اُس قدر دوسرے رسولوں کا نہیں تھا۔ اُس کے شادی نہ کرنے کے چناؤ نے اُسے دوسروں کے لئے بھرپور طور پر باعثِ برکت ہونے کے لئے آزاد کر دیا تھا۔ بطور رسول اُسے کھانے پینے کا بھی حق تھا۔(4 آیت) باالفاظ دیگر اُسے اپنی محنت کی اُجرت لینے کا بھی حق تھا۔ اُن کا اپنا کلچر یہی کہتا ہے کہ مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے۔ ساتویں باب میں پولس رسول نے کرنتھس کی تہذیب و ثقافت کی کئی ایک مثالیں پیش کی ہیں۔ "کیا ایک سپاہی اپنی جیب سے ضروریاتِ زندگی اور دیگر اہم چیزیں خرید کر جنگ لڑتا ہے؟" کیا حکومت ہی اُسے اسلحہ،

ضروریاتِ زندگی اور تنخواہ فراہم نہیں کرتی؟ کیا آپ کی ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوئی ہے جس نے ایک تاکستان لگایا ہو اور اُس میں پھل لگا اور پھر اُسے روک دیا گیا ہو کہ وہ اُس تاکستان سے پھل نہ کھائے؟ اسی طرح چرواہے کی مثال لے لیں، کیا اُسے حق نہیں کہ اپنے گلہ کی بھیڑوں کا دودھ پی سکے؟

یہاں سے پولس رسول عہدِ عتیق کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔(8-12 آیت) وہ اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ موسیٰ نے دائیں میں چلتے ہوئے بیل کا منہ نہ باندھنے کی تعلیم دی۔ شریعت کے مطابق بیل کو اُس کھیت میں سے کھانے کی اجازت تھی جس میں وہ کام کر رہا ہوتا تھا۔(استثنا 25:4) کسان کو ہرگز اجازت نہیں تھی کہ وہ اُس بیل کو کھانے سے منع کرنے کے لئے منہ باندھے جو کھیت میں کام کر رہا ہو۔ پولس نے کرنتھس کے لوگوں کو بتایا کہ یہ حوالہ محض جانوروں پر ظلم و ستم کے تعلق سے نہیں ہے۔ بلکہ اس سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ فصل کی کٹائی کا کام کرنے والوں کو اناج کھانے کی بھی اجازت ہے۔

اس کا عملی اطلاق یہ ہے کہ پولس رسول نے اُن کے درمیان روحانی بیج بویا تھا۔ اب اُسے جسمانی ضروریات بھی وہیں سے پوری کرنے کا حق تھا۔ بالفاظ دیگر اُسے حق تھا کہ اُس کی محنت کی مزدوری اُسے ادا کی جاتی- حتیٰ کہ قربانی کا حصہ بھی کاہن کو دیا جاتا تھا۔

(13 آیت) خداوند یسوع نے بھی یہ تعلیم دی کہ خوشخبری کی منادی کرنے والے خوشخبری سے ہی گزارا کریں۔(لوقا 10 باب 5-7 آیت)

اگرچہ پولس رسول کو یہ حق حاصل تھا تو بھی اُس نے یہ حق استعمال نہ کیا۔(12 آیت) اس کے برعکس منادی کرتے ہوئے کئی دفعہ وہ کئی ایک چیزوں کا حاجت مند بھی ہوا۔ وہ روپے پیسے کے لئے خدمت نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ کھوئے ہوؤں تک رسائی اور خداوند کے

کام کے لئے جوش و جذبہ سے معمور ہو کر خدمت کر رہا تھا۔ پولس رسول نے بخوشی و رضا تنخواہ لینے کے حق کو قربان کر دیا۔ وہ اس لئے خدمت میں تھا کیونکہ خدا نے اُسے خدمت کرنے کے لئے بلایا تھا۔ اس لئے نہیں کہ اُسے تنخواہ ملے (18-16 آیت)

کیا آپ کسی ایسی کلیسیا میں بطور پاسبان خدمت سر انجام دیں گے جہاں آپ کو علم ہو کہ آپ کی خدمت کے لئے کوئی تنخواہ نہیں ملے گی؟ کیا آپ کو اپنی خدمت کی بلاہٹ کا اپنی جسمانی ضروریات سے زیادہ احساس ہے؟ پولس رسول زر کی دوستی اور جائیداد و املاک کی محبت سے آزاد ہو چکا تھا۔ پولس رسول اُجرت لینے کے حق سے دستبردار ہو چکا تھا۔ اُس نے بخوشی و رضا اپنے آپ کو مسیح کے بدن کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا تھا۔ اُس کی قربانی کلیسیا کے لئے باعثِ برکت ہوئی۔ خدا نے اپنے کام کی تکمیل کے لئے ہر ایک ضرورت فراہم کی۔ پولس رسول کی خدمت از خود ایک قربانی تھی۔ اُس کی مشنری خدمت کی کامیابی کی یہ ایک بہت بڑی وجہ تھی یہودیوں کے لئے وہ یہودی بنا اور شریعت کے ماننے والوں کے لئے وہ ایسے ہی تھا جیسے وہ خود بھی شریعت کے تابع ہے۔ کمزوروں کے لئے وہ کمزور بنا۔ وہ سب کے لئے سب کچھ بننے کے لئے تیار تھا تاکہ اُنہیں مسیح کے لئے جیت سکے۔ (23-19 آیت)

پولس رسول ایک ایسا شخص بننے کے لئے بھی تیار ہو گیا جو موسیٰ کی شریعت کے تابع زندگی گزارتا ہو۔ اُس نے مسیح میں حاصل شدہ آزادی کو ایک طرف رکھ دیا۔ تاکہ ایسا کرنے سے وہ مسیح کو جلال دے سکے اور دُوسروں کو مسیح کے پاس لا سکے۔ وہ غریبوں اور کمزوروں کے ساتھ رہنے کے لئے تیار ہو گیا اور اپنے جسمانی آرام و راحت کو ترک کر دیا۔ تاکہ کسی طرح اُنہیں مسیح کی خوشخبری سنا سکے۔ پولس رسول مسیح کی خاطر دُکھ اٹھانے اور کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے نہیں ڈرتا تھا۔

پولس رسول نے کھیلوں کی دُنیا سے ایک مثال کے ساتھ اپنے اس خط کو اختتام پذیر کیا ہے۔(24-27 آیت)

دَوڑ میں بہت سے لوگ حصہ لیتے ہیں لیکن وہی لوگ جیت جاتے ہیں جو دوڑ میں سنجیدگی سے حصہ لیتے، ہر طرح کی قربانی دینے اور مشق کرنے کے لئے تیار اور رضا مند ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی فتح سے ہمکنار ہوتے اور انعام حاصل کر پاتے ہیں۔

پولس رسول نے یہی کچھ تو کیا تھا۔ اُس نے بہت سی قربانیاں دیں۔ تاکہ کسی طرح دوُسروں کو مسیح کے لئے جیت سکے۔ اُس نے اس مقصد کے لئے اپنے بدن کو اپنے تابع کیا۔ نظم وضبط اختیار کیا اور ہر وقت اور ہر طرح کے حالات میں تیار اور مستعد رہا۔ وہ بے منزل اور بے نشان نہ دوڑا۔ اُس کے سامنے خدا کی بادشاہی کی وسعت کا ایک نشان اور مقصد تھا اور اس مقصد کے لئے اُس نے اپنے آپ کو منظم کیا۔

پولس رسول نے خود کو دُنیا کے معاملات میں اُلجھنے نہ دیا۔ اُس کی قربانیاں مسیح کے لئے رنگ لائیں۔ اور اُس نے دُنیا پر اپنا اثر و تاثیر چھوڑا۔ اگر آپ کا گوشت کھانا آپ کے بھائی کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے تو گوشت نہ کھائیں۔ اگر آپ کا حقوق سے دستبردار ہو جانا ہی دُوسروں کے لئے باعثِ برکت اور مسیح کے جلال کا باعث ہے تو اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں۔

یہی پولس رسول کا طرزِ زندگی تھا اور اُس نے یہی کرنتھس کے لوگوں کو تعلیم دی۔ پولس رسول آج ہم سے بھی یہی کہہ رہا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسی چیز ہے جسے خداوند کے لئے قربان کرنے میں آپ کو دشواری کا سامنا ہے؟ وہ کون سی چیز ہے؟

☆۔ آپ کی زندگی میں کبھی کوئی ایسا وقت آیا جب آپ خداوند کی رہنمائی پر عمل کرنے سے اس لئے بھی گریزاں رہے کیونکہ اُس کے لئے آپ کو بھاری قیمت ادا کرنی تھی؟ مثال دیں۔

☆۔ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو خداوند چاہتا ہے کہ آپ اُس کے لئے قربان کر دیں تاکہ اُس کا کام زبردست طریقہ سے آگے بڑھ سکے۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ دُنیا کے مال و دولت کی محبت اور آرام و آسائش سے رہائی پانے کے لئے خداوند سے درخواست کریں۔

☆۔ خداوند سے پوچھیں کہ آپ کی زندگی میں وہ کون سی چیزیں ہیں جو مؤثر اور پھل دار خدمت میں آڑے آ رہی ہیں

☆۔ ابھی اپنا مال و دولت اور اپنی زندگی کو خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے دُعا میں جھکیں۔ خداوند سے کہیں کہ آپ اُسے موقع دیتے ہیں کہ آپ کی زندگی سے ایسی چیزوں کو دُور کر دے جو خدا کی بادشاہی کے کام میں رکاوٹ کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ خداوند سے پولس رسول جیسا دل مانگ لیں۔

باب 17

تاریخ سے عبرت

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1- کرنتھیوں 10 باب 1-13 آیت)

کتابِ مقدس کا مطالعہ کرتے ہوئے دُوسروں کے گناہ دیکھنا بڑا آسان معلوم ہوتا ہے لیکن ہم اپنے گناہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ جس قدر ہمیں اپنے آپ کو سمجھنا چاہیئے ہم اپنی اوکات سے بڑھ کر اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ایمان میں مضبوط سمجھتے ہوئے بھی گناہ میں گر جاتے ہیں۔ اس باب میں پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو تاریخ میں سے ایک مثال دے کر گناہ کی طرف راغب ہو کر گناہ میں گرنے کے تعلق سے ایک سبق دیتا ہے۔

پولس اُنہیں یاد کراتا ہے کہ کس طرح اُن کے باپ دادا نے بادل اور سمندر سے بپتسمہ پایا۔ (1-2 آیت) یوں لگتا ہے کہ یہ اُس وقت سے متعلق ہے جب بنی اسرائیل ملکِ مصر سے نکلنے کے بعد بحرِ قلزم سے گزرے تھے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں اور بنی اسرائیل کے تجربہ کو ایک ساتھ ملا رہا ہے جو اُنہیں بیابان میں ہوا۔

جس طرح بنی اسرائیل ملکِ مصر کی غلامی میں تھے اُسی طرح کرنتھس کے لوگ بھی گناہ اور بُت پرستی کی غلامی میں زندگی بسر کرتے تھے۔ پھر خدا نے موسیٰ کو (نجات دہندہ کی تصویر) کو ملکِ مصر میں بھیجا تا کہ اُنہیں غلامی سے چھڑا کر وعدہ کی سرزمین میں لے جائے۔ موسیٰ بنی اسرائیل کو ملکِ مصر سے چھڑا کر اُنہیں سمندر کی راہ سے گزارتا ہوا

لے گیا۔ پولس رسول بنی اسرائیل کے بحرِ قلزم میں سے گزرنے کو بپتسمہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اسی طرح کرنتھس کے ایمانداروں نے بھی گناہ کی غلامی سے رہائی کے لئے مسیح یسوع میں بپتسمہ پایا تھا۔ اپنے روحانی آباؤ اجداد کی طرح اب وہ بھی وعدہ کی سرزمین کی طرف رواں دواں تھے۔

جب بنی اسرائیل مردِ خدا موسیٰ کی قیادت میں وعدہ کی سرزمین کے لئے بیابان کے راستہ آگے بڑھ رہے تھے تو خدا نے اُن کی ہر ایک ضرورت کو پورا کیا۔ اُس نے دو دفعہ اُن کے لئے چٹان سے پانی مہیا کیا۔ ویران بیابان میں وہ اُن کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور اُنہیں کسی چیز کی کمی نہ ہونے دی۔ بیابان میں بھی اسرائیلیوں نے خدا کی مہیا کردینے والی زبردست قوت اور قدرت کا تجربہ کیا۔

پولس رسول بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کے دَور میں خدا بنی اسرائیل سے خوش نہ تھا۔ اپنی آزادی اور رہائی کے اُس نئے تجربہ اور اپنے درمیان خدا کی حضوری اور اُس کی مہیا کردینے والی قوت اور قدرت کے ثبوت کے باوجود وہ بُڑبُڑائے اور کڑکڑائے اور اپنے نجات دہندہ اور رہنما سے منہ موڑ لیا۔

جتنے ملکِ مصر سے نکلے تھے اُن میں سے سوائے یشوع اور کالب کے سبھی مر مٹے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو انتباہ کرتا ہے کہ اگر وہ وفاداری اور تابعداری سے خدا کے ساتھ نہ چلے تو اُن کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ موسیٰ کے دَور کے اسرائیلیوں کو کرنتھس کے ایمانداروں کے لئے ایک عبرت اور تنبیہ کے طور پر استعمال کیا گیا ۔(6 آیت)

پولس رسول اُن چار گناہوں کو بیان کرتا ہے جن کی بنا پر خدا نے بنی اسرائیل کی عدالت کی۔ وہ اُن گناہوں کو کرنتھس کے ایمانداروں کے لئے ایک عبرت کے طور پر استعمال

کرتا ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اُن گناہوں میں گر جائیں۔ آئیں باری باری اِن گناہوں کا جائزہ لیں اور اِن پر غور کریں۔

اُنہوں نے بُری چیزوں پر دل لگایا (6 آیت)

تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل اپنے اِرد گرد کی قوموں کی طرف دیکھتے رہے۔ ایک موقع پر تو اُنہوں نے اپنے لئے بادشاہ بھی مانگ لیا، تاکہ وہ دوسری قوموں کی طرح دکھائی دیں۔ (1 سموئیل 8 باب 4-5 آیات) غیر اقوام کی گناہ آلودہ روشیں، اُن کا طرزِ زندگی اور اُن کے عادات و اطوار بنی اسرائیل کے لئے کشش کا باعث تھے۔ وہ سینکڑوں برس مصر میں رہے اور اپنے ارد گرد بہت زیادہ بت پرستی اور گناہ کو دیکھا تھا۔ اگرچہ خدا اُنہیں بُت پرست قوموں میں سے چھڑا لایا تھا تو بھی وہ اُن کی روشوں اور بدکاری کی طرف مائل تھے۔

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو انتباہ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کی مثال ہمارے لئے ہے تاکہ ہم اُن کی طرح بُری چیزوں پر دل نہ لگائیں۔ مسیحی زندگی میں ہم سب کو آزمائش کا سامنا ہوتا ہے۔ مردِ خدا موسیٰ کے دَور میں بنی اسرائیل کا اصل مسئلہ آزمائش کی گھڑی میں اُن کا ردِ عمل تھا۔ پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ اُنہوں نے غیر قوموں کی روِشوں پر دل لگایا اور گناہ میں گر گئے۔ کرنتھس کے لوگ بھی کچھ ایسی ہی صورتحال سے دوچار تھے۔ اُنہیں بھی کرنتھس کے بے دین اور بُت پرست معاشرے سے رہائی ملی تھی۔ لیکن وہ ابھی تک غیر قوموں کی روِشوں اور راہوں کی طرف مائل تھے۔ وہ اُن کے بتوں کی قربانیوں کا گوشت کھاتے اور اُن کے تہواروں اور رسم ورواج میں شریک ہوتے تھے۔ (8-10 آیت) بعض تو اس خطرہ سے دوچار تھے کہ کہیں بُت پرستی ہی میں نہ پڑ جائیں۔ تیسرے باب میں پولس رسول نے کرنتھس کے لوگوں سے ایسے کلام کیا جیسے وہ

جسمانی لوگ ہیں۔ اُن کے درمیان جھگڑے رگڑے بُری روِّشوں اور خواہشوں کا نتیجہ تھے۔ وہ متکبر اور ڈھیٹ ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے خداوند کو موقع ہی نہیں دیا تھا کہ اُن کے دلوں اور ذہنوں کو تبدیل کر سکے۔ اُنہوں نے آزمائشوں کے آگے ہتھیار ڈال دئے تھے اور اُن کے مطابق زندگی گزار رہے تھے۔ یاد رہے کہ بُرائی کا آغاز دل سے ہوتا ہے۔ کس قدر ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کی حفاظت کریں تاکہ ہم بُری چیزوں کو پسند نہ کرنے لگ جائیں اور پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم گناہ میں گر جائیں۔

وہ بُت پرستی میں پڑ گئے (7 آیت)

غیر قوموں کی راہوں اور روِّشوں پر دل لگانے کے بعد، بنی اسرائیل نے اُن کی خواہشوں کے مطابق طرزِ عمل اختیار کیا اور خداوند کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اُس سے منہ موڑ لیا تاکہ غیر معبودوں کی عبادت اور پرستش کریں۔ ملکِ مصر سے نکلنے کے کچھ ہی دیر بعد اُنہوں نے اپنے لئے سونے کا بچھڑا تیار کرایا تاکہ اُس کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ بعد ازاں اُنہوں نے بعل کے سامنے بھی گھٹنے ٹیک دئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اُنہوں نے اپنے بچوں کو بھی بعل کے لئے قربان کیا۔ ایک دفعہ جب ہمارے دل بدی سے مغلوب ہو جاتے ہیں تو پھر ہم اُس بدی کے مطابق ہی طرزِ عمل اور طرزِ فکر اپناتے اور اُس کے مطابق عمل پیرا ہوتے ہیں۔

کرنتھس میں بھی بے شمار بُت تھے۔ آٹھویں باب میں موسیٰ نے بتوں کی قربانیوں کا گوشت کھانے کے تعلق سے کرنتھس کے ایمانداروں سے کلام کیا۔ اُن بتوں کی پھر سے عبادت اور پرستش کرنے کی آزمائش اُن سے زیادہ فاصلے پر نہ تھی۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں سے کہا کہ " بُت پرستی سے بھاگو"

غور کریں کہ بنی اسرائیل کے دَور میں بُت پرستی میں کھانا پینا اور مزے اُڑانا بھی شامل تھا۔

شیطان بُت پرستی کو پُرکشش بنا دیتا ہے۔پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو انتباہ کرتا ہے کہ وہ ابلیس کے پھندے میں نہ پھنسیں۔کرنتھس میں بھی ایسی ہی آزمائش موجود تھی جس نے بنی اسرائیل کو اپنے پھندے میں پھنسالیا تھا۔

وہ جنسی حرامکاری کے گناہ کے مُرتکب ہوئے۔(8آیت)

بنی اسرائیل جب ملکِ مصر سے نکل آئے تو وہ جنسی حرامکاری کے گناہ کے مُرتکب ہوئے۔بعل کی پرستش وعبادت میں بھی غیر اخلاقی حرکات اور جنسی حرامکاری شامل تھی۔مندر میں موجود کسبیاں اِس پرستش اور عبادت کا ایک لازمی حصہ تھیں۔مندر کے رہنما اگلے سال کی فصل کی کثرت کے لئے عورتوں سے حرامکاری کرتے تھے۔بنی اسرائیل کو اس بدکاری اور بُرائی کا مقابلہ کرنے میں دقت پیش آئی۔گنتی 25 باب میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بالاخر بنی اسرائیل بھی جنسی حرامکاری میں پڑ گئے اور موابی عورتوں سے جسمانی تعلقات قائل کر لئے جو اُنہیں بُتوں کی قربانیوں میں شامل ہونے کے لئے مدعو کرتی تھیں۔ایسے تمام مرد صفحہ ہستی سے مٹا دئے گئے جنہوں نے ایسی گھنونی روّش اختیار کی۔

ایک دفعہ جب خدا کے لوگ اپنے اِرد گرد کی قوموں کی بُت پرستی میں شامل ہو گئے تو پھر سلسلہ مزید آگے بڑھتا گیا اور وہ مزید بدکاریوں اور گناہوں میں گرتے چلے گئے۔اُن کے گناہ کا آغاز اُن کے دل سے ہوا۔اور پھر وہ غیر قوموں کی بُت پرستی اور اُن کے رسم ورواج میں شامل ہوتے چلے گئے۔اور پھر وہ جنسی گناہوں میں بھی پڑ گئے۔

پولس رسول نے اِس خط میں کرنتھس کے ایمانداروں کو اس بات کے لئے اُبھارنے اور اُنہیں نصیحت کرنے میں کافی وقت صرف کیا کہ وہ خدا کے کلام کے معیار کے مطابق زندگی گزاریں۔اُنہیں اپنے ارد گرد کی بُت پرست قوموں کے معیار کو اپنا طرزِ زندگی نہیں

اپناناتھا۔ کرنتھس کی کلیسیا میں حرامکاری اور بُت پرستی کے شواہد کافی حد تک دیکھنے کو ملتے تھے۔(5) کرنتھس کے لوگوں کے لئے یہ ایک بڑی کشمکش کا معاملہ تھا بالکل ایسے ہی جیسے بنی اسرائیل اس بدکاری میں اُلجھے اور پھنسے ہوئے تھے۔ وہ گناہ جو بنی اسرائیل کے زوال کا باعث ہوا۔ کرنتھس کے ایمانداروں کو بھی گرا سکتا تھا۔ اس لئے اُنہیں ہر وقت بیدار اور ہوشیار رہنے کی ضرورت تھی۔

اُنہوں نے خداوند کو آزمایا اور بُڑبڑائے (9-10 آیت)

پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دلایا کہ کس طرح بنی اسرائیل نے خداوند کو آزمایا اور اُس کے خلاف بڑبڑائے اور کڑکڑائے۔ اُس نے گنتی 16 باب میں مندرج واقعہ اُنہیں یاد دلایا جہاں پر بنی اسرائیل بیابان کی مشکلات اور مسائل کے خلاف بُڑبڑائے۔ اُنہوں نے مردِ خدا موسیٰ کو بتایا کہ ملکِ مصر میں وہ کہیں زیادہ بہتر زندگی گزارتے تھے۔ اُن کا بُڑبڑانا اُنہیں اِس قدر بُرا لگا کہ خدا نے اُن کے درمیان جلانے والے سانپ بھیج دئے۔ اُنہوں نے خداوند پر بھروسہ کر کے اُس کی آزمائش کی۔ جو کچھ خداوند اُن کے درمیان کر رہا تھا وہ اُس پر بڑبڑائے اور یوں خداوند پر عدمِ اعتماد کا اظہار کیا۔ اپنے دل کے بُرے روّیہ کے باعث وہ خداوند کے خلاف کھلم کھلا بڑبڑائے اور کڑکڑائے۔ وہ خداوند پر برہم ہوئے۔ اُنہوں نے خداوند کی راہوں پر شک کیا اور اُس کے خلاف بغاوت پر اُتر آئے۔ اُنہوں نے خدا اور اُس کے مقصد کو رد کر دیا اور مصر کی غلامی اور اُس کی روّشوں کے طالب ہوئے۔

کرنتھس کے ایماندار بھی خداوند کے خلاف بُڑبڑانے اور کڑکڑانے کے گناہ کے مرتکب ہوئے تھے۔ اُنہوں نے اپنے درمیان تفرقے بازی کو ہوا دے کر ایسا کیا تھا۔ مسیح میں ایک دوسرے کے بھائی ہوتے ہوئے بھی وہ ایک دوُسرے کو عدالتوں میں گھسیٹ رہے

تھے۔ اُنھوں نے اپنے روحانی قائدین کے خلاف بُڑبڑاتے ہوئے اپنے خداوند کی آزمائش کی۔ وہ کہنے لگے " میں تواپلوس کا ہوں۔" کوئی کہہ رہا تھا۔" میں تو پولس کا ہوں۔" کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہیں پولس رسول کا طرزِ عمل بالکل بھی پسند نہیں تھا۔ کلیسیا میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ سب کچھ خداوند کے صبر کو آزمانے کے مترادف تھا۔ اِس سے خدا کے لوگوں کی اصلی فطرت سامنے آگئی جو کہ اس کلیسیا میں موجود تھے۔ وہ خدا اور اُس کی راہوں پر شک کر رہے تھے۔ بعض دفعہ تو وہ بطور کلیسیا خدا کے مقصد کے خلاف بُڑبڑاتے اور کھلم کھلا بغاوت پر اُتر آتے تھے۔

کرنتھس کی کلیسیا بھی قدیم بنی اسرائیل کی طرح گناہ میں گر چکی تھی۔ بنی اسرائیل کی طرح کرنتھس کے ایماندار بھی حرامکاری، بُت پرستی اور لالچ کے گناہ کا شکار ہو چکے تھے۔ وہ بُری چیزوں کی آرزُو کرنے لگے تھے۔ اور یوں بُڑبڑاتے اور کڑکڑاتے ہوئے خداوند کی آزمائش کرنے لگے تھے۔

خدا کے کلام کو پڑھ کر اپنی زندگی میں تاریخ کو نظر انداز کرنا کس قدر آسان ہے۔ ہم کرنتھس کی کلیسیا اور بنی اسرائیل کی طرح گناہ میں گر کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ لیکن ہم یہ دیکھنے میں ناکام ہو جاتے ہیں کہ ہمارے معاشرے اور کلیسیا میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ قائم ہیں تو پھر ہوشیار اور محتاط رہیں کہ آپ کہیں گر نہ پڑیں۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو 12 آیت میں بتایا کہ اگر بنی اسرائیل اس گناہ کے باعث گر پڑے تو وہ کیونکر قائم رہ سکتے ہیں۔ پولس رسول آزمائشوں اور کشمکش کا شکار ایمانداروں کے لئے حوصلہ افزائی کے الفاظ کے ساتھ اِس باب کو اختتام پذیر کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ کوئی ایسی آزمائش نہیں جس پر غالب آنے کے لئے خدا اُنہیں قوت اور طاقت نہیں بخشے گا۔ خدا کبھی بھی اپنے لوگوں کو حد سے زیادہ آزمائش

میں پڑنے نہیں دیتا۔ ایسا کہ وہ اس آزمائش پر غالب ہی نہ آسکیں۔ بلکہ وہ آزمائش کے ساتھ ساتھ بچ نکلنے کی راہ بھی پیدا کرتا ہے۔(13 آیت)

خدا نے اپنے کلام میں یہ سب باتیں ہماری تنبیہ اور عبرت کے لئے لکھوائی ہیں۔ کس قدر آسانی سے ہم بھی اُن ہی کی طرح ایسی آزمائشوں اور مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو تنبیہ کی اور اُنہیں یاد کرایا کہ خدا آزمائش سے بچ نکلنے کی راہ بھی پیدا کرتا ہے۔ وہ اُن آزمائشوں پر غالب آکر فتح مند زندگی گزارتے ہوئے خدا کی برکات اور اس کی قربت اور رفاقت سے لطف اندوز ہو سکتے تھے۔ خداوند ہم سب کو فضل اور توفیق بخشے تاکہ ہم جانیں کہ تاریخ کے اوراق میں لکھے ہوئے عبرت ناک واقعات ہماری نصیحت اور تربیت کے لئے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔یعقوب رسول نے خدا کے کلام کو آئینہ سے تشبیہ دی ہے۔ ہمارے لئے اپنے آپ کو اس الہامی کلام کی روشنی میں دیکھنا کیوں مشکل لگتا ہے؟

☆۔آج کلیسیاؤں میں کیسے بُت موجود ہیں؟ دورِ حاضرہ میں ہمیں کیسے گناہوں کی آزمائشوں کا سامنا ہے؟

☆۔کیا آپ نے کبھی اپنے روحانی پیشواؤں کے خلاف یا اپنی زندگی سے متعلق معاملات پر خود کو بُڑبڑاتے پایا ہے؟ یہ حوالہ آپ کو کیا چیلنج دیتا ہے؟

☆۔کیا اس حصہ میں آپ گناہ کو درجہ بدرجہ بڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں؟ جو پہلے دل میں، پھر عمل میں اور پھر کھلم کھلم بغاوت کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

☆۔ہم کس طرح کلیسیا میں گناہ کی اس درجہ بدرجہ بڑھوتی کو روک سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے معافی مانگیں کہ آپ اپنے پیشواؤں، درپیش مسائل، کلیسیا اور حتیٰ کہ اپنی صورتحال پر بُڑبڑاتے اور کُڑکڑاتے رہے۔

☆۔اگر آج بھی کسی آزمائش کے ساتھ جنگ اور کشمکش جاری ہے تو خداوند سے رہائی کے لئے دُعا کریں۔

☆۔خداوند کی شکرگزاری کہ وہ آزمائشوں سے نکلنے کی راہ پیدا کرتا ہے۔

☆۔چند لمحات کے لئے اُس آزمائش پر غور کریں جس سے آپ کی کلیسیا گزر رہی ہے۔خداوند سے کہیں کہ وہ اپنے لوگوں کی آنکھیں کھول دے تا کہ وہ اُس آزمائش سے نکلنے کے لئے تیار اور مستعد ہو جائیں۔

18باب

آزادی کے بندھن

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں10 باب14-33آیت)

کرنتھس کی کلیسیا کے نام اس خط میں پولس رسول نے ایمانداروں کو اُن کے حقوق اور آزادی کے تعلق سے خبر دار کیا ہے۔8باب میں اُس نے قربانی کا گوشت کھانے کے تعلق سے آزادی پر بات کی اور 9 باب میں اُس نے بطور رسول اپنی آزادی کا ذکر کیا ہے۔یہاں پر بعض لوگوں کے لئے بغیر کسی قدغن اور پابندی کے کچھ بھی کرنے کی کھلی چھٹی محسوس کرنے کی آزمائش بھی ہوگی۔اس مسئلے کے حل کے لئے پولس رسول نے 10باب میں ایمانداروں کو یاد دلایا کہ کس طرح اُن کے باپ دادا نے اپنی آزادی کا غلط استعمال کیا۔نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بیابان میں ڈھیر ہو گئے۔حقیقی آزادی میں کچھ حدود و قیود بھی ہوتی ہیں۔

آپ شیاطین کے پیالے اور خداوند کے پیالے دونوں میں شریک نہیں ہوسکتے

(14-22آیت)

اوّل۔پولس رسول کو کرنتھس کے ایمانداروں کے بتوں کی قربانی کا گوشت کھانے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔وہ واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ وہ بُت پرستی سے بھاگیں۔اس بات کو وضاحت سے بیان کرنے کے لئے پولس رسول نے خداوند کی میز کی مثال کو استعمال کیا۔کرنتھس کے ایمانداروں کے نزدیک خداوند کی میز سے کیا مُراد تھی؟پولس رسول

نے اُنہیں یاد کرایا کہ جب وہ روٹی اور پیالے میں شریک ہوئے تو وہ علامتی طور پر خداوند کے بدن میں شریک ہوئے۔ بالفاظ دیگر یہ اُن کا اظہار و ایمان تھا کہ خداوند اُن کے لئے قربان ہوا۔ خداوند کی عشا میں شامل ہو کر وہ اس بات کا اقرار کر رہے تھے کہ گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی کے لئے یہ اُن کی واحد اُمید ہے۔ پولس رسول اُنہیں یاد کراتا ہے کہ اُنہوں نے ایک ہی روٹی میں سے کھایا، ایک ہی روٹی میں سے کھانا اُس یگانگت کو ظاہر کرتا ہے جو اُنہیں مسیح یسوع میں حاصل ہے۔(17 آیت)

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے پولس رسول اُنہیں بنی اسرائیل پر غور کرنے کی تجویز دیتا ہے۔ جب اُنہوں نے قربان گاہ پر نذر کیا گیا گوشت کھایا تو کیا وہ اُس مقصد میں شامل نہ ہوئے جس کے لئے وہ قربانی کی گئی تھی؟ عہدِ عتیق میں جب قربانی کی جاتی تھی تو اُس میں سے کاہن کے لئے بھی حصہ نکالا جاتا تھا اور کچھ قربانیوں میں قربانی کرنے والے بھی اُس قربانی کے گوشت میں سے کھا سکتے تھے۔ قربانی کے اُس گوشت میں سے کھاتے ہوئے وہ خداوند کی نیکی اور بھلائی اور اپنے گناہوں کی معافی اور مخلصی کے لئے خوشی مناتے تھے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ بھی جانور کے ساتھ مر گئے۔ جب وہ کھاتے تھے تو خداوند کی نیکی اور بھلائی کے لئے اُس کی شکر گزاری کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی پر شادمانی کرتے ہوئے کھاتے تھے۔

کرنتھس کی غیر قومیں جو قربانیاں کر رہی تھیں وہ بدرُوحوں کے لئے تھیں۔(20 آیت) بُت تو لکڑی اور پتھر کے ٹکڑے تھے جن میں از خود کوئی قوت اور صلاحیت نہیں تھی۔ لیکن اُن باتوں کے پیچھے بدی کی قوتیں ہوتی تھیں جو عبادت گزاروں کو اپنی قید میں رکھے ہوئے تھیں۔ بدی کی اُن قوتوں کے حضور قربانی گزران کر وہ اپنے آپ کو اُن بدروحوں کے تابع کرتے تھے۔ جیسا کہ پولس رسول نے بیان کیا ہے کہ بتوں کی قربانیوں

کے پیچھے بدی کی قوتوں کا ہاتھ ہوتا ہے، تو کیا ایمانداروں کو اُن قربانیوں سے گریز اور پرہیز نہیں کرنا چاہیئے؟ پولس رسول نے ایمانداروں کو فیصلہ کرنے کے لئے کہا۔ وہ خداوند کی میز اور شیطان کی میز دونوں میں شریک نہیں ہو سکتے تھے۔(21 آیت) کیا یہ سب کچھ خدای غیور کے قہر و غضب کو بھڑکانے کے لئے کافی نہیں ہے؟(22آیت) اگر خداوند کا قہر بھڑک اُٹھے تو کیا کوئی اتنا طاقتور ہے کہ اُس کا مقابلہ کر سکے؟ کرنتھس کے ایمانداروں کے لئے یہ بڑی عام فہم بات تھی کہ بُت پرستی خداوند کے قہر و غضب کو بھڑکاتی ہے۔

اپنی آزادی کو برُوئے کار لاتے ہوئے یہ نہ بھول جائیں کہ ہماری آزادی خداوند کے قہر و غضب کو بھڑکانے کا باعث نہ بن جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم خداوند کی خدمت بھی کریں اور ساتھ میں خداوند کے قہر و غضب کو بھی بھڑکاتے رہیں۔ ہمیں دونوں میں سے ایک کا چناؤ کرنا ہو گا۔ اگر میں بدرُوحوں کے کاموں کو جلال دیتا اور خداوند کو رد کرتا ہوں تو پھر میرا خداوند کی میز میں کوئی حصہ بخرہ نہیں ہے۔ ہمیں ایسا طرزِ زندگی، عادات و اطوار اور معمول کی زندگی میں ایسا چال چلن اور ترجیحات اپنانی چاہیئے جن سے خداوند اور اُس کے نام اور کلام کو عزت اور جلال ملے۔

ہر ایک چیز رواں تو ہے لیکن ہر ایک چیز مفید نہیں(23-33آیت)

پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بتایا کہ ہر ایک چیز رواں تو ہے۔ اس کا ہر گز یہ مطلب اور معنی اور مفہوم نہیں تھا کہ اُنہیں سب کچھ کرنے کی کھلی چھٹی ہے۔ اُس نے اُنہیں بتایا تھا کہ وہ بُت پرستی سے دُور رہیں۔ اس سے یہ سمجھنا بالکل آسان اور واضح ہے کہ بُت پرستی ایمانداروں کو بالکل بھی زیبا نہیں ہے۔ پولس رسول یہاں پر ایک عمومی بیان دیتا ہے کہ وہ خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہوں تاوقتیکہ اُن چیزوں کے استعمال سے خداوند کے نام کی رسوائی نہ ہو۔

پولس رسول کے نزدیک مسیحی زندگی اصول وضوابط اور قاعدے اور قوانین کی پاسداری سے متعلق نہیں تھی۔ قواعد وضوابط کسی حد تک ہماری عادات و اطوار میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ نہ تو وہ ہمیں خداوند کے قریب لا سکتے ہیں اور اُن میں ہماری نجات کی کوئی گارنٹی پائی جاتی ہے۔ خداوند خدا ایماندار کے اعمال و افعال سے آگے دل کے محرکات پر نظر کرتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے میں نے ایک آدمی کے تعلق سے سنا کہ خداوند نے اُسے سگریٹ نوشی کے تعلق سے قائل کیا کہ وہ اُس کو ترک کر دے۔ اُس نے اتوار کی عبادت کے دوران سگریٹ کی آخری ڈبیہ ہدیہ کی تھیلی میں ڈال دی۔ کچھ لوگ تو یہ کہیں کہ گے ہدیئے کی تھیلی میں سگریٹ کی ڈبیہ کا کیا کام۔ اُس روز وہ شخص اپنے اس عمل سے خداوند کو کیا کہہ رہا تھا؟ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ خداوند جو کلام تو نے مجھ سے کیا، میں نے وہ سنا ہے۔ میں تسلیم کرتا اور اس عادت کو تیری حضوری میں رکھتا ہوں۔ میں اس عادت کو تیرے تابع کرتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ جس دلی محرک سے اُس نے سگریٹ کی وہ ڈبیہ ہدیہ کی تھیلی میں ڈالی تھی، خداوند اُس سے بہت خوش ہوا ہو گا۔ کسی بھی کام میں خداوند ہمارے دلی محرکات پر نظر کرتا ہے۔ خداوند ظاہر کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا۔ اکثر اوقات کسی بھی فعل و عمل سے زیادہ ہمارے دلی محرکات اہم ہوتے ہیں۔

اگرچہ مسیح کے وسیلہ سے کرنتھس کے لوگ آزاد ہو چکے تھے۔ تو بھی اُن کے لئے ہر ایک چیز رواں اور مفید نہیں تھی۔

ہر ایک چیز مسیح کے بدن کی تعمیر و ترقی میں معاون ثابت نہیں ہوتی۔ اپنی آزادی کو بروُئے کار لاتے ہوئے کرنتھس کے ایمانداروں کو دوُسری کی بہتری اور بھلائی اور خداوند کے نام کے لئے عزت اور جلال کو ملحوظ خاطر رکھنا تھا۔ پولس رسول روزمرّہ زندگی سے ایک مثال

دے کر اس بات کی مزید وضاحت کرتا ہے۔

پولس رسول 25 آیت کا حوالہ دیتا ہے جہاں پر لکھا ہے۔"جو کچھ قصابوں کی دکانوں میں بکتا ہے کھاؤ۔اور دینی امتیاز کے سبب سے کچھ نہ پوچھو۔"

زمین اور اُس کی معموری خداوند ہی کی ہے۔جو کچھ خداوند مہیا کرے ہمیں اُس سے لطف اندوز ہونا چاہیئے۔اگر مسیحی پر ایمان نہ رکھنے والے شخص کی طرف سے آپ کو دعوت دی جائے تو اس بات کی فکر نہ کریں کہ جو گوشت مجھے پیش کیا جانے کو ہے آیا وہ بازار سے آیا ہے یا قربانی کا گوشت ہے۔(آیت 27) تاہم اگر آپ کے ساتھ کوئی شخص ہو جو آپ کو بتائے کہ جو گوشت آپ کھانے لگے ہیں بتوں کی قربانی کا گوشت ہے تو اُس شخص کی خاطر وہ گوشت نہ کھائیں۔(28 آیت) کئی ایک کام ہمیں اپنے گھر میں تو کرنے کی آزادی ہو سکتی ہے لیکن ہمیں لوگوں کے سامنے ظاہری طور پر کرنے کی آزادی نہیں تا کہ ہماری آزادی دُوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہونے کی بہ نسبت یہی بہتر ہے کہ ہم اُن کے لئے اپنی آزادی کو قربان کر دیں جنہیں یہ آزادی حاصل نہیں ہے۔ظاہری طور پر کچھ ایسا کام کریں گے جو دوسرے رواں نہیں سمجھتے تو ہم دوسروں کو اپنی عدالت کرنے کا موقع دیں گے کیونکہ وہ تو اُس کام یا چیز کو رواں نہیں سمجھتے(29 آیت) کھانے پینے کی کوئی ایسی چیز جسے وہ رواں نہیں سمجھتے اگر ہم اُس کے لئے شکر گزاری کریں گے تو وہ اُس کو قبول نہیں کریں گے۔(30 آیت) اس سے حقیقی ایمانداروں کے درمیان جدائی کی دیوار کھڑی ہو جائے گی۔اپنے بھائیوں اور بہنوں سے تعلقات قائم رکھنے کے لئے اپنی آزادی کو قربان کر دیں یا پھر اپنے تک محدُود رکھیں۔

پولس رسول آزادی کے موضوع پر اپنی تعلیم کا خلاصہ یوں بیان کرتا ہے۔

(31-32 آیت) پہلے تو اُس نے یہ بتایا کہ جو کچھ بھی کریں خداوند کے جلال اور اُس کی

عزت اور بزرگی کے لئے کریں۔ پھر اُس نے یہ بیان کیا کہ جو کچھ بھی وہ کریں اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ خواہ وہ شخص ایماندار ہو یا غیر ایماندار۔ پولس رسول کی زندگی کا نصب والعین یہ تھا کہ وہ کچھ بھی ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کو ٹھوکر لگے۔ اُس نے ایسا طرزِ عمل اور طرزِ فکر اس لئے اپنایا تاکہ سبھی نجات پا ئیں۔(33آیت)

پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو مسیح کی آزادی میں زندگی بسر کرنے اور اُس نئی زندگی میں آزادی اور خوشی منانے کے لئے کہا۔ اگرچہ وہ مسیح میں آزاد تو ہو گئے تھے لیکن اُنہیں اُس آزادی کو بدی کا پردہ نہیں بنانا تھا۔ پولس رسول کے مطابق اُنہیں اپنی آزادی کو قربان کرنے یا اُسے اپنے تک محدود رکھنے کے لئے تیار اور مستعد رہنا تھا۔ تاکہ اُن کے اس طرزِ عمل سے خداوند کو عزت اور جلال ملے اور اُس کے نام کی بزرگی ہو۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ دورِ جدید میں ہم کیسے بُتوں سے دوچار ہیں؟ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا بُت جس سے آپ کو رہائی پانے کی ضرورت ہے؟

☆۔ کیا آپ کسی بھائی یا بہن کے لئے مسیح کی خاطر اپنی شخصی آزادی قربان کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہوں گے؟

☆۔ کیا آپ کی شخصی آزادی کا استعمال آپ کے اردگرد کے لوگوں کے لئے مفید ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر آپ کو کیا کرنا چاہیئے؟

☆۔ کیا اپنی شخصی آزادی کے بارے دُوسروں کو بتانا ہمیشہ مفید ہوتا ہے؟ کیا کچھ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب ہمیں اُس آزادی کو اپنے تک ہی محدود رکھنا چاہیئے؟

☆۔ جس آزادی کا پولس رسول یہاں پر ذکر کر رہا ہے اُس میں اور گناہ کرنے میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ کیا ممکن ہے جسے ہم آزادی سمجھ بیٹھے ہیں اصل میں وہ گناہ ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اپنی آزادی پر ڈھیلی گرفت رکھنے کے لئے خدا سے توفیق مانگیں تاکہ آپ اُسے خداوند کے جلال اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کی برکت کے لئے قربان کر دینے کے لئے تیار اور مستعد رہیں۔

☆۔ کیا آپ کسی شخص کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوئے ہیں۔ خداوند سے معافی مانگیں۔

☆۔ کیا آپ کسی دُوسرے ایماندار پر تنقید کے تیر برساتے رہے جسے کچھ کرنے کے لئے وہ آزادی حاصل ہے جو آپ کو میسر نہیں ہے۔

خداوند سے معافی اور اُس شخص کے تعلق سے اچھا روّیہ اپنانے کا فضل چاہیں۔

باب 19

عورت کا سر ڈھانپنا

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 11 باب 1-16 آیت)

کرنتھس 11 باب میں پولس رسول سربراہی اور اطاعت کے موضوع پر بات کرتا ہے۔وہ پہلی دو آیات میں کرنتھس کے ایمانداروں کو خراج تحسین پیش کرنے سے آغاز کرتا ہے کہ اُنھوں نے اُس تعلیم پر عمل کیا جو اُس نے اُنہیں اس تعلق سے دی تھی۔(2 آیت) تیسری آیت میں پولس رسول ایک عمومی بیان سے اپنی بات کا آغاز کرتا ہے۔

پولس رسول بیان کرتا ہے کہ کلیسیا میں خدا کی طرف سے ایک ترتیب ہے۔ مسیح نے خود کو خدا باپ اور اُس کی مرضی کے تابع کر دیا۔مرد مسیح کے تابع اور عورت مرد کے تابع ہے۔ آخر کار سبھی تو خدا کے تابع ہیں۔ تاہم جو کچھ بھی ہوتا ہے اُس میں ایک سربراہی اور اطاعت شعاری پائی جاتی ہے۔یاد رہے کہ سربراہی کا مطلب دوُسروں سے اعلیٰ اور برتر ہونا نہیں ہے۔ جس طرح مسیح خدا باپ کے تابع ہونے سے خدا باپ سے کم تر نہیں اُسی طرح عورت بھی اگر اپنے آپ کو مرد کے تابع کرتی ہے تو اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اُس سے کم تر ہے۔ جس طرح خدا باپ اور خدا بیٹا ایک دوسرے کے برابر ہیں اُسی طرح مرد اور عورت بھی ایک دوُسرے کے برابر ہیں۔

تاہم ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا نے یہ ترتیب دیا ہے کہ مرد اور عورت کلیسیا

میں مختلف کردار ادا کریں۔ مرد کو خدا نے سربراہ ٹھہرایا ہے اور وہ اپنی سربراہی کے لئے خدا کے حضور جوابدہ بھی ہے۔ جس طرح مسیح کلیسیا کا سربراہ ہے اُسی طرح خدا نے مرد کو بھی سربراہی عطا کی ہے۔ جس طرح بطور سربراہ مسیح کلیسیا کے لئے قربان ہو گیا۔ حقیقی سربراہی میں عاجزی اور قربانی کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ سربراہی اُن کے لئے نہیں جو دُوسروں سے خدمت کروانا چاہتے ہیں۔ بلکہ قیادت کی عزت اُن کو ملتی ہے جو دُوسروں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی وہ سربراہ ٹھہرائے جاتے ہیں جو اپنے ماتحتوں کے لئے قربانی دینے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

سربراہی ذمہ داری کا نام ہے۔ سربراہ ہوتے ہوئے ہم اُن لوگوں کے لئے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں جو خدا نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ ہم اُن کے دُکھ درد کے لئے جوابدہ ہیں۔

پولس رسول اس موضوع کو جاری رکھتے ہوئے عوامی عبادت گاہوں میں عورت کے سر ڈھانپنے کی بات کرتا ہے۔ سوال اُٹھ رہا تھا کہ آیا عورت کو دستور کے مطابق سر ڈھانپنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض عورتوں کو سر ڈھانپنا اچھا نہ لگ رہا ہو اور وہ بغیر سر ڈھانپے ہی عبادت میں آرہی ہوں۔ کرنتھس کی کلیسیا میں اس وجہ سے بھی ایک مسئلہ بن رہا تھا۔ گزشتہ چند ایک ابواب میں پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یہ بتایا تھا کہ اگر اُن کے حقوق اور آزادی دوسروں کے لئے ٹھوکر اور مشکل کی وجہ بن رہی ہو تو وہ بخوشی اور رضا اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں یا پھر اپنی آزادی کو اپنے تک محدود رکھیں۔ کیا کرنتھس کی کلیسیا میں ایسی عورتیں تھیں جو مسیح کے بدن کی بہتری اور ترقی کے لئے اپنے حقوق قربان کرنے کے لئے تیار نہیں تھیں؟

4 آیت میں پولس رسول نے یہ بتایا کہ وہ مرد جو سر ڈھانپے دُعا یا نبوت کرتا ہے اپنے سر کو بے حُرمت کرتا ہے۔ یہ بات تو بالکل عیاں ہے کہ اُن کے کلچر میں سر ڈھانپنا عزت اور

اطاعت کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ سر کو ننگا کرنا اختیار کو لے لینے کے مترادف تھا۔ ننگے سر عبادت میں آنے والی عورت اعلانیہ طور پر یہ بیان دے رہی ہوتی تھی۔ وہ علامتی طور پر یہ بتا رہی ہوتی تھی کہ وہ ازخود با اختیار شخصیت ہے۔ مرد کے لئے سر ڈھانپنے کا مطلب یہی ہوتا تھا کہ وہ ذمہ داری اور اختیار لینے سے انکار کر رہا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ خدا کی طرف سے عطاشدہ اختیار کی بے قدری کرتا تھا۔ مرد کے لئے یہ باعثِ شرم تھا کہ وہ اس اختیار کو لینے سے انکار کرے جو خدا کی طرف سے اُسے ملا تھا۔

آج کے دَور کی کلیسیاؤں میں بعض لوگوں نے سر ڈھانپنے کا چناؤ یا انداز اپنا لیا ہے۔ وہ اپنی ذمہ داری سے دستبردار ہو کر پیچھے بیٹھ گئے ہیں اور اُنہوں نے کلیسیائیں عورتوں کے حوالہ کر دی ہیں۔ یہاں پر پولس رسول عورتوں کے تعلق سے ہی بات نہیں کر رہا ہے بلکہ اُن مردوں کی بھی بات کر رہا ہے جنہوں نے خدا کی طرف سے ملے ہوئے اختیار اور ذمہ داری کو لینے سے انکار کر دیا تھا۔

اسرائیلی تہذیب میں عورت کے لمبے بال اُس کے لئے فخر و زینت کا باعث ہوتے تھے۔ عورت کا سر منڈانا شرم کی بات سمجھی جاتی تھی۔ 6 آیت میں پولس رسول نے عورتوں سے کہا کہ اگر وہ سر نہیں ڈھانپ سکتی تو پھر وہ سر بھی منڈوائیں۔ دوسرے لفظوں میں پولس رسول اُنہیں خدا کی طرف سے ملی ہوئی ترتیب اور حکم کو نہ ماننے پر شرم دلا رہا تھا۔ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کی عورتوں کو نصیحت کی کہ وہ اطاعت اور تابعداری کی علامت کے طور پر کلیسیا میں قیادت کی عزت کرنے کے لئے سر ڈھانپیں۔

7 ویں آیت میں پولس رسول بیان کرتا ہے کہ مردوں کو سر ڈھانپنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ خدا کے جلال کی صورت اور شبیہ پر پیدا کئے گئے ہیں۔ پولس رسول 8 آیت میں بیان کردہ دو اصولوں کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہے۔ اوّل۔ مرد کو پہلے خلق کیا گیا اور پھر خدا

نے عورت کو مرد کی ساتھی اور مدد گار کے طور پر پیدا کیا۔ آئیں تفصیل سے ان حقائق کا مشاہدہ کریں۔

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کیا تاکہ وہ اس زمین پر اُس کا نمائندہ ہوتے ہوئے اس زمین کی دیکھ بھال کر سکے۔ پھر عورت کو مرد میں سے پیدا کیا گیا تاکہ وہ اُس کام میں مرد کی معاون اور مدد گار ثابت ہو۔ پولس رسول کے نزدیک یہی حقیقت مسیح کی کلیسیا پر اطلاق کے لئے کافی تھی۔ آدمی تو خدا کا جلال ہے جسے خدا نے اپنا نمائندہ ہونے کے لئے چنا ہے۔ جب کہ عورت تو مرد کا جلال ہے جسے خدا نے مرد کو دی گئی ذمہ داریوں کے لئے اُس کی مدد گار ٹھہرایا ہے۔ پولس رسول کا یہ ایمان اور عقیدہ تھا کہ مرد اور عورت اپنے اپنے اُس کام اور ذمہ داری کو خوش اسلوبی اور خوشی سے سرانجام دیں جو خدا نے تخلیق کائنات کے وقت سے اُنہیں دیا ہے۔

10 ویں آیت پر غور کریں کہ عورتوں کو فرشتوں کے سبب سے بھی اوڑھنی لینے کے لئے کہا گیا جو کہ اطاعت کی علامت ہے۔ فرشتے کلیسیا میں خدا کے خدام کی ذمہ داریوں اور معاملات کی بھی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ عبادت میں عورتیں ایک مقدس جگہ پر آتی تھیں۔ خدا کی حضوری اُن کے درمیان ہوتی تھی۔ خدا کے فرشتے عبادت میں موجود ہوتے تھے۔ خدا کے فرشتے لوگوں کی محافظت کرتے اور اُن کے لئے باعثِ برکت ہوتے تھے کیونکہ وہ خداوند کی عبادت کے لئے آتے تھے اور اُس کے لئے زندگی بسر کرتے تھے۔ اس حقیقت کی روشنی میں، عورت کے لئے یہ بالکل نامناسب تھا کہ وہ خدا کے مقصد پر کوئی شک کرے اور اطاعت کی علامت کے طور پر اوڑھنی لینے سے انکار کرے۔ ایسا کرنا فرشتوں کو ناراض اور خفا کرنے والی بات تھی جو اُس عبادت میں لوگوں کی محافظت،

برکت اور خدا کے جلال کے لئے آتے تھے۔

اس بات کی وضاحت کرنے کے بعد کہ کرنتھس کے ایمانداروں کو خدا کی طرف سے ملے ہوئے اپنے اپنے کام اور ذمہ داری کی عزت اور قدر کرنی چاہیئے، پولس رسول واضح کرتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ حوا، پہلی عورت مرد میں سے نکالی گئی۔(12 آیت) بالفاظ دیگر، عورت کے رَحم میں ایک مرد تخلیق پاتا ہے اور اگر وہ نہ ہو تو اُس کے بغیر مزید زندگی وجود میں نہ آسکے۔ زندگی کے وجود کے لئے مرد اور عورت دونوں ہی ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ کلیسیا میں بھی اسی طرح سے ہونا چاہیئے۔ خدا نے ہمیں اس طور سے خلق کیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ مختلف ذمہ داریوں کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ایک دوسرے سے برتر یا اعلیٰ ہے۔ ہر ایک کو خدا کی طرف سے نبھانے کے لئے ایک کردار ملا ہے۔

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو اپنے آپ کو اس معاملہ میں جانچنے اور پرکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔(13 آیت) وہ اُنہیں بتاتا ہے کہ عورت اور مرد فطرتی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اُن میں ایک فرق بال بھی ہیں۔ مرد تو گنجے ہو جاتے ہیں لیکن عورتوں کے بال تو شاذو نادر ہی سر سے غائب ہوتے ہیں۔ پولس رسول بیان کرتا ہے کہ خدا نے سر ڈھانپنے کے لئے عورت کو بال عطا کئے ہیں جو اُس کی عزت اور جلال کا باعث ہیں۔ پولس رسول کے مطابق فطرتی طور پر سر ڈھانپنے کے لئے جو بال خدا نے عورت کو عطا کئے ہیں وہ اس بات کی بھی علامت ہیں کہ وہ مرد کی مددگار ہے۔(15 آیت۔ اس کے ساتھ پیدائش 1 باب 28 آیت دیکھیں)

پولس رسول جانتا تھا کہ اس موضوع پر اُس کی تعلیم اُس کے دَور میں کافی حد تک قابلِ قبول نہیں ہو گی۔ اور بلاشبہ ہمارے دَور میں بھی لوگ اس بات کو کم ہی قبول کرتے

ہیں۔ جن لوگوں نے پولس رسول کی تعلیم کو رد کیا۔ اُس نے اُن کے لئے یہی کہا کہ یہ تو کلیسیا کا رواج اور عادت بن گئی ہے کہ وہ درُست اور صحیح تعلیم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ (16 آیت) بالفاظ دیگر اس موضوع پر ہر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پولس رسول ایسی ہی صورتحال سے دوچار تھا۔ کلیسیا کو یہی سکھانا مقصود تھا کہ یہ خدا کا مقصد ہے۔

1 کرنتھیوں کے اس حصہ سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ پولس رسول تعلیم دیتا ہے کہ کلیسیا میں مرد و زن کے ادا کرنے کے لئے مختلف کردار ہیں۔ خدا نے مقرر کیا ہے کہ مرد کلیسیا میں بطور سربراہ اپنا کردار نبھائے۔ جبکہ عورت اِس عظیم کام میں مددگار ہے۔ مرد اور عورت دونوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا اپنا کردار نبھاتے ہوئے خدا کو عزت اور جلال دیں۔

سر ڈھانپنے کا معاملہ صدیوں سے کلیسیا میں بحث و تکرار کا سبب رہا ہے۔ کیا یہ آج بھی ضروری ہے کہ عورت عبادت میں سر ڈھانپے؟ وہ لوگ جن کا یہ ایمان ہے کہ عورت کو عبادت میں سر ڈھانپنا چاہئے وہ اِن آیات کو کلام مقدس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے قبول کرتے ہیں۔ وہ براہ راست کلیسیا میں اس آیت کا اطلاق کرتے ہیں۔ وہ عورتوں سے کہتے ہیں کہ وہ اس بات کی علامت کے طور پر اوڑھنی اوڑھیں کہ اُنہوں نے کلیسیا میں بطور معاون اپنا کردار خدا کی طرف سے قبول کر لیا ہے۔ وہ لوگ جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتے کہ عورت کو سر ڈھانپا چاہئے وہ پندرھویں آیت کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ پولس رسول کہہ رہا ہے کہ عورت کے لمبے بال اُس کی خوبصورتی کے لئے ہیں اور یہ عورت کو قدرت کی طرف سے سر ڈھانپنے کے لئے ہی ملے ہیں۔

میرا مقصد اس بحث میں پڑنا نہیں ہے۔ کرنتھس کی تہذیب و ثقافت میں جو عورت اوڑھنی لینے سے انکار کرتی تھی وہ ایک مسئلہ کھڑا کر دیتی تھی۔ بے شک عبادت میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی توجہ اُس عورت کی طرف مبذول ہو جاتی تھی۔ یہ رسولوں کی تعلیم اور مرد کی

سربراہی کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور بغاوت سمجھا جاتا تھا۔ اس وجہ سے پولس رسول نے کرنتھس کی عورتوں کو سر ڈھانپنے کے لئے کہا۔

اس باب میں سمجھنے والی اہم بات یہ ہے کہ خدا نے ہم میں سے ہر ایک کو ادا کرنے کے لے ایک کردار دیا ہے۔ (خواہ مرد، خواہ کوئی عورت ہے۔) کسی بھی کلیسیا میں سربراہی اور اطاعت دو اہم چیزیں ہیں۔ جو کلیسیا کی مضبوطی اور افزائش کے لئے بہت ضروری ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آج بھی عورتوں کو سر پر دوپٹہ لینا چاہیئے؟ کیوں؟ / کیوں نہیں؟

☆۔ پولس رسول یہاں پر کلیسیا میں عورتوں اور مردوں کے مختلف کام اور کردار کے تعلق سے کیا تعلیم دے رہا ہے؟ کیا کسی کے مختلف کردار کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کسی پر برتری حاصل ہے؟

☆۔ کلیسیا میں سربراہ یا قائد ہونے کے معنی و مفہوم کو کس طور سے غلط استعمال کیا گیا ہے؟ کس طرح پولس رسول کی طرف سے دی جانے والی تعلیم مردوں کو اپنا کردار اور کام سنجیدگی سے لینے کے لئے اُبھارتی ہے؟

☆۔ خداوند یسوع نے بطور قائد کس طرح اپنا کام اور کردار نبھایا؟ ہمیں سربراہ یا قائد ہوتے ہوئے آج کیسا طرزِ عمل اور طرزِ فکر اپنانا چاہیئے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ مسیح کے بدن میں اپنا کردار سنجیدگی سے نبھانے کے لئے خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں۔ خداوند سے دُعا کریں کہ آپ اُس کردار اور کام کو کرتے ہوئے بڑی خوشی اور خرمی محسوس کریں جو خدا نے مسیح کے بدن میں کرنے کے لئے آپ کو سونپا ہے؟

☆۔اگر یہاں پر آپ کو پولس رسول کی تعلیم قبول کرنے میں دشواری اور کشمکش کا سامنا ہے، خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں کہ اُس تعلیم کا مکمل فہم و ادراک نہ ہونے کے باوجود آپ تابعداری کریں۔

☆۔جب ہم خداوند کی پرستش اور عبادت کرتے ہیں تو اس کے لئے خدا کے فرشتوں کے کردار اور کام کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خداوند یسوع کے کامل نمونے اور مثال کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں جو اُس نے بطور قائد اور رہنما ہمارے لئے چھوڑا تاکہ ہم اُس نمونے کی پیروی کرتے ہوئے اُس کے نقشِ قدم پر چل سکیں۔

باب20

عشائے ربانی

اس باب کے مطالعہ سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 11 باب 17-34 آیت)

ہم دیکھ چکے ہیں کہ کرنتھس کی کلیسیا میں بہت سے مسائل تھے۔ 1 باب میں پولس رسول نے ایمانداروں میں تفرقے بازی کے معاملہ پر بات کی۔ 3 باب میں اُس نے اُنہیں بتایا کہ جسمانی اور دُنیادار ہونے کی وجہ سے اُن کے درمیان حسد اور جھگڑے پائے جاتے ہیں۔ 5 باب میں اُس نے حرامکاری کے گناہ پر اُن کی سرزنش کی۔ 6 باب میں اُس نے ایک دوسرے پر مقدمے بازی کرنے پر اُن کی ڈانٹ ڈپٹ کی۔ 10 باب میں پولس رسول نے بُت پرستی کے معاملہ پر تفصیلی بحث کی۔ 11 باب میں ہم نے دیکھا کہ کرنتھس کی ایماندار عورتیں کلیسیا میں اپنے کردار کے تعلق سے گومگو اور کشمکش کا شکار تھیں۔ زیرِ نظر باب میں پولس رسول ایک اور اہم موضوع پر بات کرتا ہے اور وہ ہے عشائے ربانی کا غلط استعمال۔

پولس رسول اُنہیں یہ بتانے سے اس حصہ کا آغاز کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں اُن کے لئے اس کے پاس کوئی قابلِ تحسین بات نہیں ہے۔(17) جو کچھ وہ کر رہے تھے اس سے مسیح کے بدن کو بہت نقصان پہنچ رہا تھا۔ اعشای ربانی کے غلط استعمال کی بڑی وجہ ایمانداروں میں بے اتفاقی تھی۔ وہ اپنے اپنے قائدین کے تعلق سے تقسیم کا شکار تھے۔ وہ بُتوں کی قربانی کا گوشت کھانے کے معاملہ پر بھی فرقہ بندی کا شکار تھے۔ کلیسیا میں عورت

کے کردار پر بھی وہ کسی ایک تعلیم یا نکتہ پر متفق نہیں تھے۔ حتیٰ کہ روحانی نعمتوں کے استعمال پر بھی وہ نااتفاقی کا شکار تھے۔ ان تمام معاملات پر بے اتفاقی عشائے ربانی میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ 21 آیت کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ دوسروں کا انتظار کئے بغیر ہی اعشا لے لیتے تھے۔ پولس رسول یہاں تک بیان کرتا ہے کہ ایک شخص تو نشہ کی حالت میں چلا جاتا ہے جب کہ دوسرا شخص بھوکا رہ جاتا ہے۔ یہاں پر میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اُس دَور میں عشائے ربانی کا طریقہ کار ہمارے آج کے دَور سے قطعی مختلف تھا۔ خداوند کی یادگاری میں ایک بڑے کھانے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ کیونکہ مرقس 14 باب 12 تا 26 آیت کے مطابق جب پہلی عشائے ربانی ہوئی تو بالا خانہ پر باقاعدہ کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ابتدائی کلیسیا کے لئے اسی طرح باقاعدہ کھانے کا اہتمام کر کے عشائے ربانی کو منایا جاتا تھا۔ جب کلیسیا اُس کھانے میں شرکت اور خداوند کی یادگاری کے لئے فراہم ہوتی تو بعض لوگ دوسروں سے بھی پہلے آجاتے تھے۔ اور دیر سے آنے والوں کی فکر اور پرواہ کئے بغیر کھا پی لیتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلتا کہ دیر سے آنے والوں کے لئے کچھ بھی کھانے پینے کے لئے نہ بچتا۔

22 آیت بیان کرتی ہے کہ اُن کا یہ طریقہ اور سلیقہ ایسے لوگوں کی تذلیل کا باعث ہوتا تھا جن کے پاس کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ مفسرین یہ کہتے ہیں کہ امیر لوگ پہلے آکر کھا پی لیتے تھے اور غریبوں کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔ کیونکہ غریب لوگ بعض دفعہ اپنے کام کاج کی وجہ سے تاخیر سے آتے تھے۔ ایسی صورتحال کا نتیجہ یہی نکلتا کہ امیر لوگ تو کھا پی کر نشے کی حالت میں چلے جاتے اور بیچارے غریب اپنے کام کاج کی وجہ سے دیر سے آتے اور اُن کے لئے کچھ بھی نہ بچتا۔ ذرا غور کریں کہ اس وجہ سے کلیسیا میں کیسی بدنظمی اور بے اتفاقی کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ خداوند کی موت کے اظہار اور یادگاری کا یہ تو

کوئی طریقہ کار نہیں تھا۔ کچھ لوگ زیادہ مے پینے سے نشہ کی حالت میں چلے جاتے اور کچھ لوگ تلخ مزاجی کا شکار ہو جاتے کیونکہ اُن کے لئے کھانے پینے کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔

ایسی ناگوار صورتحال پر پولس رسول نے کلیسیا کی سرزنش کی۔ اُس نے اُنہیں سمجھایا کہ وہ باہم مل کر خداوند کی میز میں بطور ایک بدن شریک ہوا کریں۔ محبت اور دوسروں کی فکر سے خالی اُن کا یہ رّویہ خداوند کے نام کی عزت اور بزرگی کا باعث نہیں تھا۔ اُن کے اس روّیہ سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اُنہیں ایک دوسرے کی نہیں بلکہ اپنی اپنی فکر ہے۔ اُن کے اس روّیے اور طریقے سے خداوند کی بزرگی اور تمجید نہیں ہوتی تھی۔ وہ لوگ جو اس طرح سے کھانے پینے کی چیزوں میں لوٹ مار کر رہے تھے پولس رسول نے اُنہیں اپنے اپنے گھر سے کھا پی کر آنے کے لئے کہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھانے پینے کی اشیا اُن کے گھر پر بھی موجود تھیں۔

کرنتھس کے ایمانداروں کو اس معاملہ پر تنبیہ کرنے کے بعد پولس رسول اُنہیں وضاحت سے بتاتا ہے کہ اعشائے ربانی دراصل کس چیز کو پیش کرتی ہے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ اس سلسلہ میں جو بات اُس تک پہنچی ہے وہ اُنہیں بتا رہا ہے۔ جو کچھ وہ بتا رہا تھا وہ اُس کا اپنا خیال نہیں تھا بلکہ یہ وہ بات تھی جو خداوند نے اُس پر ظاہر کی تھی۔ (23 آیت)

یاد رہے کہ جس روز بالا خانہ پر خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ اعشاء کا اہتمام کیا تھا اُس روز پولس رسول اُن کے درمیان موجود نہیں تھا۔ پولس رسول پر تنقید کرنے والوں کے لئے یہ بہت اچھا نکتہ تھا کیونکہ پولس رسول اُن بارہ میں شامل نہیں تھا جو اُس روز خداوند کے ساتھ میز میں شریک ہوئے تھے۔ پولس رسول اس بیان کے ساتھ اُن

کے تمام شک و شبہات دُور کر دیتا ہے۔ تاہم خداوند نے پولس رسول پر یہ مکاشفہ ظاہر کر دیا تھا۔

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ جس روز خداوند پکڑوایا گیا اُس نے روٹی لی، شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر اپنے شاگردوں کو دی کہ یہ روٹی اُس کے بدن کو ظاہر کرتی ہے۔ پھر اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ اُس کی یادگاری کے لئے ایسا ہی کیا کریں۔ کھانے کے بعد اُس نے پیالہ بھی لیا۔ اور اُنہیں بتایا کہ یہ پیالہ اُس کے خون میں نئے عہد کی علامت ہے۔ عہدِ عتیق جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی تھیں۔ عہدِ عتیق کا اختتام جبکہ مسیح کے خون سے قائم ہونے والے نئے عہد کا آغاز ہوا چاہتا تھا۔ خداوند کی تعلیم بالکل واضح تھی کہ جو کوئی اُس روٹی اور پیالے میں شریک ہو گا وہ خداوند کی موت کی یادگاری کے طور پر اُسے لے گا۔ اس یادگاری کو اُس وقت تک جاری رہنا ہے جب تک ہمارا خداوند واپس نہیں آجاتا۔ خداوند کی میز اُس کی موت اور اُس کے معنی و مفہوم کی یادگار ہے۔ لیکن کرنتھس کے ایمانداروں نے اُسے کھانے پینے اور مزے اُڑانے کی پارٹی بنا دیا تھا۔

پولس رسول خداوند کی میز کے تعلق سے کرنتھس کی کلیسیا کو انتہائی سخت تنبیہ کرتے ہوئے اس حصہ کا اختتام کرتا ہے۔ وہ 27 آیت میں اُنہیں تنبیہ کرتا ہے کہ جو کوئی خداوند کی میز میں نامناسب طور پر شریک ہو گا وہ خداوند کے بدن اور خون کے تعلق سے گناہ گار اور سزاوار ٹھہرے گا۔ یہ ایک انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے۔ خداوند کی میز کے تعلق سے نامناسب روّیہ اختیار کر کے وہ مسیح کے صلیب پر انجام دئے گئے اُس کام کی اہانت اور تذلیل کر رہے تھے جس کے وسیلہ سے اُنھوں نے نجات پائی تھی۔ پولس رسول اُنہیں تنبیہ کرتا ہے کہ خداوند کی میز کے پاس آنے سے قبل وہ خود کو جانچیں پرکھیں۔

(28 آیت) وہ لوگ جو نامناسب طور پر خداوند کی میز میں شریک ہو رہے تھے اور اُس

کی بے قدری کر رہے تھے وہ اپنے اُوپر خداوند کی عدالت لارہے تھے۔(29 آیت) پولس رسول نے اُنہیں بتایا کہ خداوند کی میز کے تعلق سے نامناسب روّیے کی بنا پر ہی اُن میں بعض بیمار اور بعض جہاں فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔

کرنتھس کے ایمانداروں کے لئے یہ کس قدر سخت تنبیہ تھی۔یاد رکھیں کہ ہر ایک بیماری ہماری زندگی میں گناہ کا نتیجہ نہیں ہوتی۔بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کی بعض اوقات کسی دُکھ اور بیماری کے وسیلہ سے خداوند ہمیں تنبیہ بھی کرتا ہے۔

پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دہانی کرائی کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُس پر غور کریں۔اُن کی بدی کے سبب سے خداوند کی عدالت کا ہاتھ اُن پر تھا۔کرنتھس کے ایماندار خداوند کے بدن اور خون اور اپنے ہم ایمان بھائیوں اور بہنوں کے خلاف گناہ کر رہے تھے۔خداوند نے اس معاملہ کو بڑی سنجیدگی سے لیا اور اُن کی عدالت کی۔

پولس رسول یہ چاہتا تھا کہ عدالت کی اس گھڑی میں خداوند کا رحم وترس اُن پر نازل ہو۔

چند غور طلب باتیں

☆۔آپ کے نزدیک عشائے ربانی کے کیا معنی ومفہوم ہیں؟

☆۔کلام کا یہ حصہ بیماری بطور خدا کی تنبیہ کے تعلق سے کیا تعلیم دیتا ہے؟کیا آپ کو کوئی ایسا دَور اور وقت یاد ہے جب خدا نے آپ کو راہ راست پر واپس لانے کے لئے بیماری کو استعمال کیا؟

☆۔کس طرح ہم خداوند کی میز پر ناجائز اور غیر مناسب طور پر شامل ہونے کے مُرتکب ہو سکتے ہیں؟

☆۔کرنتھس کی کلیسیا میں خود غرضی اور آپا دھاپی کے اِس روّیہ پر غور کریں،اس سے

ہم کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ کو آپ کی کلیسیا میں کوئی ایسی چیز دکھائی دیتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کیا آپ خداوند کی میز میں غیر مناسب طور پر شامل ہونے کے مُرتکب ہوئے ہیں؟ خداوند کے حضور اپنے اس گناہ کا اقرار کرنے کے لئے دُعا میں جھکیں۔

☆۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس کا بیٹا آپ کی جگہ پر قربان ہو گیا۔

☆۔ آپ کی کلیسیا میں ایمانداروں کے درمیان جو تفرقے پائے جاتے ہیں اُن کے خاتمے کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔

☆۔ آپ کی زندگی میں جو خودغرضی اور مطلب پرستی پائی جاتی ہے اس سے رہائی کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔ خداوند سے توفیق مانگیں تاکہ آپ دُوسروں کے بارے میں زیادہ فکر اور سوچ وبچار کر سکیں۔

21باب

روحانی نعمتیں

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں 12باب 1-11 آیت)

12باب میں پولس رسول مسیح کے بدن میں رُوح کی نعمتوں کے تعلق سے بات کرتا ہے۔ کیونکہ اس وجہ سے کرنتھس کی کلیسیا میں تفرقے بازی پیدا ہو گئی تھی۔ یہ موضوع نہایت اہم تھا۔ پولس رسول نے اگلے تین باب اسی موضوع پر بات کرنے کے لئے مخصوص کئے تاکہ کرنتھس کی کلیسیا کو رُوح کی نعمتوں کے تعلق سے رہنمائی اور تعلیم دی جاسکے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کے پس منظر کو جانتے اور پہچانتے ہوئے بات کرتا ہے کہ وہ کس ماحول اور کس جگہ سے آئے ہیں۔ وہ گونگے بُتوں کی وجہ سے گمراہی کا شکار تھے۔(2آیت)اُن بتوں میں کوئی طاقت اور قوت گویائی نہیں تھی تو بھی کرنتھس کے ایماندار اُن بتوں کی پیروی میں ایمان سے گمراہ ہو رہے تھے۔ اگر اُن کی گمراہی اور جہالت کی یہی حالت تھی تو وہ کس طرح امتیاز کرسکتے تھے کہ خدا کی طرف سے کون سی چیز ہے اور شیطان کی طرف سے کیا کچھ ہے؟ ایسی صورت میں جہالت اور گمراہی اُن کا مقدر بنی ہوئی تھی۔ ہر مذہب میں قوت اور کرشمات کا مظاہرہ تو ہوتا ہے۔ وہ لوگ بھی معجزات اور کرشمات دکھاتے ہیں جو خداوند یسوع کو بالکل بھی نہیں جانتے۔ اس لئے امتیاز بہت ضروری ہے۔

ہم کیسے امتیاز کرسکتے ہیں کہ آیا کوئی روحانی نعمت خداوند کی طرف سے کام کر رہی ہے یا

نہیں ؟پولس رسول 3 آیت میں کرنتھس کی کلیسیا کو یاد دہانی کراتا ہے کہ جو نعمت خداوند کی طرف سے ہو گی ، اُس میں خداوند یسوع کی قدوُسیت اور عظمت اور بزرگی ہو گی۔ جس میں خدا کا رُوح ہو گا وہ کبھی بھی خداوند یسوع کے کام ، کلام اور اُس کے نام پر لعنت ملامت نہیں کرے گا اور نہ ہی اُسے کسی طور پر رد کرے گا۔(3 آیت) ایسے لوگ کبھی بھی خداوند کی طرف سے نہیں ہوتے اور نہ ہی اصلی روحانی نعمت اس طرح سے کام کرتی ہے۔ ہر طرح کی روحانی نعمت کو اسی طرح سے پرکھا اور جانچا جا سکتا ہے۔ کیا اس نعمت کے استعمال میں خداوند یسوع کی خداوندیت اور اطاعت پائی جاتی ہے ؟کیا نعمت کو استعمال کرنے والا اپنی عزت اور جلال چاہتا ہے یا وہ خداوند کے جلال اور لوگوں کی برکت کے لئے اس نعمت کو استعمال میں لا رہا ہے ؟اس تعلق سے بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن مقدس پولس رسول اس سے زیادہ کچھ بھی اس تعلق سے بیان نہیں کرتا۔ خداوند یسوع کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لئے خدا نے کلیسیا میں نعمتوں کو رکھا ہے۔(11 آیت) غور کریں کہ مقدس پولس رسول ان نعمتوں کو بیان کرنے کے لئے 4 اور 5 آیت میں تین الفاظ استعمال کرتا ہے۔

اوّل۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک ہی روح کے وسیلہ سے طرح طرح کی نعمتیں ملتی ہیں۔4 آیت میں نعمتوں کے لئے یونانی لفظ کرسماٹا ہے۔ جس کا معنی ہے" الہیٰ فضل"۔ اسی یونانی لفظ سے انگریزی زبان کا لفظ کیرسمیٹک ماخوذ ہے۔ یہ الہیٰ صلاحیتیں اور قدرتیں ہوتی ہیں جو ایمانداروں کو مسیح کو جلال دینے اور کلیسیا کی خدمت کے لئے عطا کی جاتی ہیں۔

دوئم۔ پولس رسول نے چوتھی اور پانچویں آیت میں کرنتھس کے ایمانداروں کو بتایا کہ پاک رُوح سے ان نعمتوں کے علاوہ بھی طرح طرح کی خدمتیں ملتی ہیں۔ خدمت کے لئے پولس رسول جو یونانی لفظ استعمال کرتا ہے وہ ڈائیکونیا جس سے ہم انگریزی کا لفظ ڈیکن لیتے

ہیں۔یہ لفظ کلیسیا میں ایک خاص خدمت کے لئے ہے۔خداوند ہر کسی کو ایک خاص خدمت کے لئے بلاتا ہے۔

6 آیت کے مطابق، خدا ایک اور خاص طرح سے بھی کام کرتا ہے۔یہاں پر یونانی لفظ انیر گیماEnergema استعمال ہوا ہے۔اس کا معنی ہے زور دار طریقہ سے کسی قوت کو استعمال میں لانا۔پولس رسول یہاں پر معجزانہ قدرت کے استعمال کا ذکر کر رہا ہے۔

4-6 آیات کے مطابق غور کریں تو یہ نعمتیں خدای ثالوث کی طرف سے ملتی ہیں۔خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس نعمتیں عطا کرتا ہے۔آیت 4، 5 اور 6 پر غور کریں۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ جب نعمتوں کی تقسیم کا وقت ہوتا ہے تو ثلیت کے تینوں اقنوم متفق ہوتے ہیں۔غور کریں کہ خدا سب کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔(6 آیت) اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ خدا ہر ایک شخص کو کوئی نہ کوئی نعمت عطا کرتا ہے جو کہ وہ چاہتا ہے کہ اُس کی بادشاہی کے لئے استعمال کی جائے۔7 آیت میں مقدس پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یاد دلاتا ہے کہ رُوح کا ظہور مسیح کے بدن میں فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔خدا نے ہمیں ناتواں نہیں چھوڑا۔ہم بے یارو مددگار نہیں۔بلکہ خدا نے ہمیں قوت اور طاقت بخشی ہے۔خدا نے اپنے خادموں کو کلیسیائی ترقی اور بڑھوتی کے لئے طرح طرح کی نعمتوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ہر ایک سب کی بھلائی اور ترقی کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

8-11 آیات میں پولس رسول اُن نعمتوں کا ذکر کرتا ہے جو خدا نے کلیسیا میں رکھی ہیں۔یاد رہے کہ اِس فہرست میں تمام نعمتیں اور خدمتیں موجود نہیں ہیں۔

پیغام یا حکمت کا کلام (8 آیت)

حکمت جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ سچائی کا اطلاق ہے۔اس سے مُراد حقیقی صورتحال کے تعلق سے علم و معرفت بھی ہے۔ جس شخص کے پاس حکمت کے کلام کی نعمت ہوتی ہے وہ منکشف سچائی و صداقت کے اطلاق کے لئے کلیسیا کی رہنمائی کرتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ایسا شخص کوئی اُستاد یا منادی کرنے والا ہو بلکہ اُس کے پاس یہ حکمت اور دانائی ہوتی ہے کہ کس طرح ہر ایک صورتحال میں خدا کے کلام کی سچائیوں کا اطلاق کرنا ہے جس سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال ملے۔

پیغام یا علمیت کا کلام (8 آیت)

علمیت کے کلام سے مُراد مسیح کے بدن کے لئے سچائی کو ظاہر کرنا ہے۔ یہ علم و معرفت اپنی نوعیت سے بڑا منفرد ہوتا ہے۔

جیسا کہ مسیح کو علم تھا کہ سامری عورت کے پانچ شوہر ہیں۔(4باب 18 آیت)اُسے یہ بھی علم تھا کہ کسی شخصی گناہ کے باعث وہ شخص اندھا نہیں ہے۔(یوحنا9 باب 1-3) خدا کی بادشاہی کی وُسعت اور کلیسیا کی بہتری اور ترقی کے لئے اس خاص علم و معرفت کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ علم و معرفت کسی وضاحت کے بغیر کلام مقدس کی تحریر کے عین مطابق بھی ہو سکتا ہے۔ اس نعمت کو استعمال کرنے والا شخص خدا کے کلام کے مطابق تعلیم دیتے ہوئے کلیسیا کے لئے خدا کے مقصد اور ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ علمیت کے کلام کی نعمت سے معمور شخص کے پاس سچائی کو بیان کرنے کی قوت ہوتی ہے تاکہ وہ جھوٹ کو بے نقاب کر کے سچائی کو ظاہر کرتے ہوئے خدا کے مقصد اور ارادہ کو کلیسیا کے لئے ظاہر کرے۔

ایمان (9 آیت)

ہر ایک کے پاس اندازہ کے موافق ایمان ہوتا ہے۔ تاہم بعض لوگوں کے پاس خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کی ایک خاص توفیق ہوتی ہے۔ ایسے لوگ خدا کے جلال اور لوگوں کی برکت کے لئے ناممکن کے لئے بھی قدم اُٹھانے سے گریز نہیں کرتے۔ ایسے خُدام جب دباؤ کی حالت میں بھی دُعا کرتے اور خدا سے جواب پاتے ہیں تو اس سے دوسروں کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ بھی خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنے لگتے ہیں کہ خدا مہیا کرے گا۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہماری فتح اور محافظت ہے۔ جب دُوسرے ہمت ہار جاتے ہیں تو ایمان کی نعمت رکھنے والے کھڑے رہتے ہیں۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہ سوچیں کہ کسی بھی نعمت سے معمور شخص خدا سے کچھ بھی حاصل کر سکتا ہے۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔ خدا اپنی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے نہ کہ اُس شخص کی مرضی کے مطابق جس کے پاس کوئی نعمت یا برکت ہوتی ہے۔ ایمان کی نعمت رکھنے والے شخص کے پاس بڑا ایمان اور یقین دہانی ہوتی ہے جو کہ خدا نے اپنے مقصد اور ارادے کی تکمیل کے لئے دی ہوتی ہے۔ جب خدا کسی شخص کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو اُس پر اپنی مرضی، ارادے اور مقصد کو بھی ظاہر کرتا ہے جس کے لئے وہ نعمت دی جاتی ہے تاکہ وہ شخص ایک یقین دہانی اور بھروسے کے ساتھ آگے بڑھتا رہے تاکہ خدا کی مرضی کو پورا کر سکے۔

شفا کی نعمت (9 آیت)

پولس رسول مزید بیان کرتا ہے کہ جن لوگوں کو خدا شفا دینا چاہتا ہے اس کے لئے وہ کسی شخص کو اُن کے لئے دُعا کرنے کا بوجھ عطا کرتا ہے۔ یہ شفا جسمانی، روحانی ذہنی یا جذباتی بھی ہو سکتی ہے۔ پولس رسول نے شفا کی نعمت کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے جس سے بعض لوگ یہ تاثر و تفسیر لیتے ہیں کہ شفا کی نعمتیں بھی کئی قسم کی ہو سکتی ہیں۔ کیا ممکن ہے

کہ خدا کسی کو جسمانی شفا کے لئے اور کسی کو اندرونی شفا اور آزادی کے لئے شفا کی نعمت عطا کرے؟ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جمع کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ خدا کسی شخص کو ضرورت کے مطابق بار بار شفا کی نعمت سے نوازتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کسی شخص کو دُوسروں کی شفا اور بحالی کے لئے بار بار استعمال کر سکتا ہے۔ خدا از سرِ نو کسی کو نعمت اور توفیق دے کر استعمال کر سکتا ہے۔

یہاں پر قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پولس رسول یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ نعمت دُعا کے وسیلہ سے ہی کام کرے گی۔ اگرچہ بیماروں کے لئے دُعا نہایت ضروری ہے تاہم خدا کسی بھی طریقہ سے شفا دے سکتا ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کے پاس صلاح کاری کی بڑی نعمت ہوتی ہے اور اُن کے وسیلہ سے خدا اندرونی شفا کا گہرا کام کرتا ہے اور اُن کے وسیلہ سے اندرونی گہرے زخم اور گھاؤ اچھے ہو جاتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں خدا جسمانی شفا کے لیے استعمال کرتا ہے۔ شفا کے لئے دُعا اس نعمت کا حصہ ہو سکتی ہے تاہم کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں بیماروں اور کمزوروں کی شفا کے لئے خاص نعمت اور توفیق ملی ہوتی ہے۔

معجزات کی قدرت (10 آیت)

معجزات کی قدرت شفا کی نعمت سے مختلف ہوتی ہے اور یہ جسمانی، اندرونی اور جذباتی شفا تک محدُود نہیں ہوتی بلکہ اُس میں خدا ایسے بڑے عجیب کام کرتا ہے جو انسانی سمجھ اور طاقت سے بالاتر ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع نے طوفان کو روک دیا، مُردوں کو زندہ کیا۔ یہ سب معجزات ہیں جو انسانی عقل و فہم، طاقت اور بساط سے بہت دُور ہیں۔ خدا اپنے لوگوں کو معجزات کی قدرت عطا کرتا ہے اُنہیں کسی خاص مقصد کے لئے انسانی فہم سے بالاتر کام کرنے کی قدرت سے نوازتا ہے۔

نبوت(10 آیت)

نبوت سے مُراد کسی خاص صورتحال میں خدا کے کلام کو بولنا ہے۔ اگرچہ نبوت کرنے والے آئندہ ہونے والے واقعات کی بھی خبر دیتے ہیں۔ تاہم زیادہ تر نبوتی باتیں موجودہ وقت کے لئے ہوتی ہے۔بحوالہ 1 کرنتھیوں 14 باب 3 پولس رسول کے مطابق نبوت کا مقصد کلیسیا کی تقویت، تسلی اور ترقی ہونا چاہئے۔بائبل مقدس میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبیوں کو خدا کا کلام سننے اور اُسے شخصی طور پر یا بڑی جماعت میں بیان کرنے کی توفیق ملتی تھی تاکہ کسی خاص صورتحال سے دوچار لوگ تسلی اور قوت پائیں۔اس نعمت سے معمور لوگ خدا کے ترجمان ہوتے ہیں جو کسی خاص صورتحال میں اور وقت میں خدا کے دل کی مرضی کو ظاہر کرتے ہیں۔ میرا یہ شخصی تجربہ ہے کہ اس نعمت سے معمور لوگوں نے اُس وقت میری حوصلہ افزائی کی اور میرے لئے تقویت کا باعث ہوئے جب میں کسی خاص صورتحال میں بے دلی کا شکار تھا۔

روحوں کا امتیاز(10 آیت)

اس نعمت سے معمور لوگ امتیاز کر سکتے ہیں کہ کوئی بات یا کوئی تحریک خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔مثال کے طور پر اعمال 5 باب میں پطرس نے امتیاز کر لیا کہ حننیاہ جھوٹ بول رہا ہے۔جب فریسی ہمارے خداوند یسوع سے بات چیت کر رہے ہوتے تھے تو خداوند اُن کی ریاکاری معلوم کر لیتا تھا۔اس نعمت سے معمور لوگ امتیاز کر لیتے ہیں کہ کسی صورتحال یا کسی شخص کی زندگی میں کوئی اچھائی یا برائی خدا کی طرف سے ہے یا پھر شیطان کی طرف سے۔ ایسے لوگ مسیح کے بدن کو کسی بھی خطرہ سے خبردار کرنے کے لئے محافظوں کا کام کرتے ہیں۔

طرح طرح کی زبانیں بولنا(10 آیت)

معلوم ہوتا ہے کہ بائبل مقدس دو طرح کی زبانوں کا ذکر کرتی ہے۔اعمال 2 باب میں ایسی زبانیں بولی گئیں جنہیں لوگ سمجھ سکتے تھے۔1 کرنتھیوں 14 باب میں ایسی زبانیں ہیں جو بیگانہ زبانیں ہیں یعنی ایسی زبانیں جنہیں کوئی انسان سمجھ نہیں سکتا۔اعمال 2 باب میں روح القدس نے ایمانداروں کو ایسی زبانیں بولنے کی توفیق دی جنہیں وہ خود تو نہیں سمجھتے تھے تاہم مختلف شہروں اور علاقوں سے آئے ہوئے لوگ اُنہیں بخوبی سمجھ سکتے تھے۔یہاں پر اس نعمت کا مقصد دوسری قوموں کے درمیان خوشخبری کی منادی کرنا تھا۔

1 کرنتھیوں 14 باب میں پولس رسول ایک دُعائیہ زبان کا ذکر کرتا ہے جسے بولنے والے کے علاوہ سننے والے بھی سمجھنے کی صلاحیت اور قابلیت نہیں رکھتے۔ایسی زبانوں کا مقصد بشارتی خدمت نہیں بلکہ خداوند کی حمد وستائش، اور اُس کے نام کو سربلند کرنا ہوتا ہے اور جب ترجمہ کیا جاتا ہے تو پھر ایسی زبانوں سے سننے والوں کی ترقی اور افزائش بھی ہوتی ہے۔ جب پولس رسول " طرح طرح کی زبانیں" کہتا ہے تو اس سے اُس کا یہی مقصد ہے۔اس نعمت سے معمور شخص کو ایسی زبانیں بولنے کی توفیق ملتی ہے جنہیں وہ خود بھی نہیں سمجھتا لیکن ترجمہ کی صورت میں یہ انفرادی اور اجتماعی طور پر بہتوں کی نصیحت، ترقی اور تسلی کا باعث ہوتی ہیں۔

زبانوں کا ترجمہ (11 آیت)

زبانوں کا ترجمہ کسی شخص کی طرف سے بولی جانے والی زبان کا دُرست ترجمہ کرنے کی صلاحیت کا نام ہے۔زبانوں کا یہ ترجمہ مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔جیسا کہ 1 کرنتھیوں میں لکھا ہے یہ بڑی جماعت میں بھی ہو سکتا ہے اور شخصی طور پر یا چند لوگوں کے ساتھ دُعا کرتے وقت بھی ہو سکتا ہے۔1 کرنتھیوں 14 باب 13 آیت کے

مطابق زبانیں بولنے والے شخص کو بھی ترجمہ کرنے کی صلاحیت یا نعمت مل سکتی ہے اور وہ اپنی زبانوں کا خود بھی ترجمہ بھی کر سکتا ہے۔ زبانیں بولنے والے شخص کے پاس یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ زبانوں کو سمجھ سکے اور اُن کا درُست ترجمہ کر سکے۔

خدا بوقت ضرورت اپنی بادشاہی کی وُسعت اور اپنے لوگوں کی ترقی اور افزائش کے لئے ضروری نعمتوں کو کلیسیا کے ایمانداروں میں تقسیم کرتا ہے۔ ہمیں کون سی نعمت ملے گی اس کا تعین خدا ہی کرتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مسیح کے بدن کی ترقی کے لئے اس نعمت کو دیانتداری سے خدا کے جلال کے لئے استعمال کریں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آپ کے خیال میں مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کے چند حلقوں میں روح کی نعمتوں کے تعلق سے خوف کیوں کر پایا جاتا ہے؟

☆۔ خداوند نے آپ کو ایک یا دو نعمتیں دے رکھی ہے؟ وہ کون سی نعمتیں ہیں؟ آپ کس طرح اُن نعمتوں کو دُوسروں کی برکت اور ترقی کے لئے استعمال کر رہے ہیں؟

☆۔ اس بات کو معلوم کرنا کیوں کر اہمیت کا حامل ہے کہ آیا کوئی چیز خداوند کی طرف سے ہے یا نہیں؟ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو اس تعلق سے کون سی کسوٹی دیتا ہے جس کی بنیاد پر وہ پرکھ سکیں کہ آیا کوئی نعمت یا برکت خداوند کی طرف سے ہے یا نہیں؟

☆۔ کیا خدا کی طرف سے ملنے والی نعمتوں کو غلط استعمال کرنے کی آزمائش بھی آسکتی ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ خداوند کی نعمتیں کیونکر اہم ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اگر آپ کو معلوم ہی نہیں کہ خدا نے آپ کو کون سی نعمت دے رکھی ہے تو خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کر دے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کو اپنی بادشاہی کی وُسعت کے لئے ایک زبردست طریقہ سے استعمال کرنے کے لئے تیار ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی آنکھیں کھول دے تاکہ آپ اُن مواقعوں کو پہچان سکیں جو وہ آپ کو اِن نعمتوں کے استعمال اور آپ کی بلاہٹ کے مطابق خدمت کرنے کے لئے عطا کرتا ہے۔

☆۔خدا کی عطا کردہ نعمتوں کے استعمال کی صلاحیت اور قابلیت میں آگے بڑھنے کے لئے خداوند سے توفیق مانگیں۔

باب22

ایک بدن

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں12باب12-31آیت)

یہ بتانے کے بعد کہ خدا نے کلیسیا میں طرح طرح کی نعمتیں رکھی ہیں، پولس رسول اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح یہ نعمتیں باہمی طور پر کلیسیا کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کرتی ہیں۔ اس بات کی وضاحت اور تشریح کے لئے وہ انسانی بدن کی مثال پیش کرتا ہے جس میں بہت سے اعضا ہوتے ہیں لیکن ہر ایک عضو کا کام ایک دُوسرے سے الگ اور مختلف ہوتا ہے۔

انسانی بدن میں بہت سے اعضا اور ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد اعضا ہیں لیکن ہر ایک کا کام ایک دُوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ مسیح کا بدن بھی بالکل اسی طرح ہے۔(12) مسیح کا بدن بھی مختلف لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کی تہذیب و ثقافت، رہن سہن اور اُن کا پس منظر ایک دُوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔(یونانی، یہودی، غلام اور آزاد)اُن سب نے ایک ہی روح سے بپتسمہ پایا اور ایک ہی روح سے پیا۔

(13) آئیں مزید تفصیل سے دیکھیں کہ پولس رسول یہاں پر کیا بیان کرتا ہے۔

جب پولس رسول نے یہ کہا کہ ہم نے ایک بدن ہونے کے لئے ایک ہی رُوح کا بپتسمہ پایا تو اِس کا مطلب رُوح القدس کا بپتسمہ ہے۔ یاد رہے کہ یہاں پر پانی کا بپتسمہ نہیں لیکن روح کے بپتسمہ کا ذکر ہے۔ پولس رسول 13 آیت میں اِس بپتسمہ کی وضاحت کرتا ہے۔ روح

القدس کا بپتسمہ اُس وقت ہوتا ہے جب روح القدس کسی کی زندگی میں الٰہی زندگی انڈیلنے اور اُسے خدا کا فرزند بنانے کے لئے آتا ہے۔ یوں ایک ایماندار نجات کے چشموں سے پانی پینے کے لئے مزید گہرائی میں جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ نجات کے مزید فوائد سے استفادہ کرنے لگتا ہے۔ عملی اصطلاحات میں اِس کا کیا معنی و مفہوم ہے؟

تبدیلی کے وقت روح القدس ایک شخص کی زندگی میں آکر مسیح کی زندگی اُس کے دل میں بوتا ہے۔ مریم اور یوسف کے دَور میں روح القدس نے آکر مریم کے رَحم میں مسیح کی زندگی کو بویا۔ اسی طرح آج بھی روح القدس آکر زندگیوں میں مسیح کی زندگی کا بیج بوتا ہے۔ روح القدس ہمارے باطن کو تبدیل کرنے اور ہمارے کردار میں نمایاں تبدیلی اور اثر پیدا کرنے کے لئے ہم میں سکونت کرتا اور ہمیں خدا کے حکموں کے مطابق چلنے اور اُس کی راہوں کو سمجھنے اور اُن پر چلنے کے قابل بناتا ہے۔ ہم میں مسیح کی زندگی ہی ہمیں خدا کے فرزند بناتی ہے۔ پولس روم کی کلیسیا کو بتاتا ہے کہ اگر اُن میں مسیح کا روح نہیں تو وہ مسیح کے نہیں ہے۔ (9:8) روح القدس نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بپتسمہ دے کر اُنہیں ایک خاندان بنایا تھا۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ روح القدس کا بپتسمہ ہمیں مسیح کی زندگی اور اُس کی حضوری، اُس کی قدرت اور قوت سے معموراور بھرپور کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ خدا کا پاک روح ہر ایک شخص کی زندگی میں یہ کام ایک مختلف اور الگ انداز سے کرتا ہے۔ اگرچہ ہم ایک ہی روح سے معمور ہوتے ہیں تو بھی ہم ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہم ایک بدن ہیں تاہم ایک بدن میں مختلف اور بہت سے اعضا ہوتے ہیں۔ (13 آیت) بدن کے ان اعضاؤں کا کام ایک دوسرے سے مختلف، بہت اہم اور منفرد ہوتا ہے۔ جسم کا کوئی عضو بھی ایک دوسرے سے کم تر نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر پاؤں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ہاتھ نہیں اس لئے میں بدن کا نہیں۔ (15 آیت) اسی

طرح کان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں آنکھ کی مانند نہیں ہوں اس لئے میں بدن کا نہیں ہے۔(16 آیت) ایسا طرزِ فکر بیوقوفی ہے۔اکثر ہم کلیسیاؤں میں اپنی نعمتوں اور خدمت کا موازنہ دوسرے لوگوں کی نعمت اور خدمت سے کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہم یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ ہماری کوئی اہمیت نہیں ہماری خدمت قابلِ قدر نہیں ہے۔

پولس رسول 17 آیت میں ایسے طرزِ فکر کو چیلنج کرتا ہے۔اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا، وہ پوچھتا ہے کہ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو ہم کیسے سن پاتے ؟اگر سارا بدن کان ہوتا تو ہم کیسے سونگھ پاتے ؟درحقیقت خدا نے ایک بدن میں مختلف اعضا رکھے ہیں اور ہر ایک عضو کا کام ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔بدن کو فعال اور کارآمد بنانے کے لئے ہر ایک عضو کا کام اور کردار ایک دوسرے سے الگ اور اہم ہے۔ آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مجھے تیری ضرورت نہیں۔ اسی طرح سر پاؤں سے نہیں کہہ سکتا کہ مجھے تیری ضرورت نہیں ہے۔اگر ہم سر اور پاؤں کا موازنہ کریں تو یقیناً سر کو زیادہ عزت ملتی ہے لیکن بدن کے فعال ہونے کے لئے پاؤں کا کردار کسی طور پر بھی کم نہیں ہے۔اگرچہ ذہن سوچتا ہے تو ہاتھ اور پاؤں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح مسیح کے بدن میں بھی کسی طور سے کوئی حسد اور رشک نہیں ہونا چاہئے۔ مسیح کے بدن میں ادا کرنے کے لئے ہر ایک شخص کا اپنا کردار ہوتا ہے۔کوئی بھی نعمت چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی۔ کلیسیائی تعمیر و ترقی اور برکت کے لئے تمام نعمتیں یکساں اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

کیا آپ نے کبھی اپنے پاؤں کے انگوٹھے کو نقصان پہنچایا ہے؟خواہ یہ کتنا بھی غیر اہم اور زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہے۔اگر آپ کے پاؤں کے انگوٹھے کو تکلیف پہنچے تو غور کریں اسی لمحہ پورا بدن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔زندگی رُک سی جاتی ہے۔اسی طرح اگر آپ کے ہاتھ کی اُنگلی پر ہتھوڑی سے ضرب لگ جائے تو اُسی وقت آپ کے دل کی دھڑکن تیز ہو

جاتی ہے۔ پورے بازو میں درد ہونے لگتا ہے۔ ہاتھ کی اُنگلی کو تکلیف پہنچے تو آپ کا پاؤں جیسے ڈانس کرنے لگتا ہے۔ آپ کے سر میں درد ہونے لگتا ہے، آپ کے پورے وجود کو تکلیف پہنچتی ہے۔ آپ کی زبان تکلیف سے اور آپ کا منہ درد سے بلبلانے لگتا ہے۔ آپ جو کام کر رہے ہوتے ہیں، وہ اُس وقت تک رُکا رہتا ہے جب تک آپ کو درد سے رہائی نہیں مل جاتی۔ پولس رسول بیان کرتا ہے کہ جب غیر اہم نظر آنے والے اعضا مسیح کے بدن میں مناسب طور پر کام نہیں کرتے تو صورتحال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے۔

کیا آپ کو اپنی خدمت کی نعمت غیر اہم نظر آتی ہے؟ پولس رسول کی باتوں کو یاد رکھیں۔ غیر اہم نظر آنے والا عضو بھی جب کام کرنا چھوڑ دیتا ہے تو بڑی ناگوار اور تکلیف دہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ پورا بدن غیر فعال ہو جاتا ہے اور سارے کام دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ جب آپ کی نعمت مسیح کے بدن میں پورے طور پر کام کرتی ہے تو کلیسیا پھل دار اور دُوسروں کی تعمیر و ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ اس میں روئیدگی، شادابی اور صحت رواں دواں رہتی ہے

مردِ خدا پولس رسول بیان کرتا ہے کہ خدا نے اپنی بادشاہی کے لئے کلیسیا میں طرح طرح کی نعمتوں اور صلاحیتوں والے لوگوں کو رکھا ہوا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسی خدمتوں اور نعمتوں سے معمور لوگوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اپنی خدمت کی بڑھوتی اور ترقی اور کلیسیا کی افزائش کے لئے خدا نے ہمیں کون سی نعمت اور ذمہ داری سے نوازنا ہے، یہ وہی جانتا ہے۔ اس کا فیصلہ اُسی کے اختیار میں ہے۔ یہ بات ہم سب کے سیکھنے کی ہے کہ میں نے کون سی خدمت کرنی یا کلیسیا میں کون سی نعمت اور ذمہ داری کو نبھانا ہے۔ اس کا تعین میں نے نہیں بلکہ خدا نے کرنا ہے۔ اگر نعمت اور خدمت کے تعین اور چناؤ کا فیصلہ انسانوں کے ہاتھ میں آجائے تو پھر ہر کوئی اُسی نعمت اور خدمت کا طالب ہو گا جو اُسے

اہم اور ضروری معلوم ہوتی ہو گی۔ یہاں پر یہ بات بھی سیکھنے اور یاد رکھنے کے لئے بہت اہم ہے کہ جو خدمت یا ذمہ داری خدا ہمیں دے اُس سے مطمئن اور خوش رہیں اور اُس ذمہ داری کو احسن طریقہ سے نبھائیں۔

پولس رسول کلیسیا میں مختلف خدمتوں اور ذمہ داریوں کی وضاحت کے لئے کچھ اور مثالیں بھی پیش کرتا ہے۔ یہاں پر اس فہرست میں پولس رسول معلم، نبی اور رسول کی خدمت کے علاوہ معجزات، شفا اور دیگر خدمت کرنے والے لوگوں کے کردار اور کام کا بھی ذکر کرتا ہے۔ دوُسروں کی مدد اور دستگیری کرنے والے لوگوں کی خدمت اور طرح طرح کی زبانیں بولنے کی نعمت کا بھی یہاں پر بیان کیا گیا ہے۔ (28 آیت)

رسولوں کا چناؤ در اصل خداوند نے کیا جو کہ اُس کی خدمت اور تعلیم کے چشم دید گواہ تھے۔ روح القدس کی تحریک اور قوت کے ساتھ رسولوں نے ابتدائی کلیسیا کی بنیاد رکھی اور کلیسیا کو با اختیار طریقہ سے کلام کی تعلیم دی۔ ہمارے ایمان و عقیدے کی ٹھوس بنیاد رسولوں کی تعلیم اور بیان کردہ سچائیوں پر ہی ہے۔ خدا نے اُن کی تعلیم اور خدمت کی تصدیق نشانات اور معجزات کے ساتھ کی جو ساتھ ساتھ ظہور پذیر ہوتے رہے۔ مسیح یسوع ہی کلیسیا کا بانی تھا اور اُسی کی قوت اور اختیار کے ساتھ اُنہوں نے تعلیم و تربیت اور منادی کا کام جاری رکھا۔

جس بھی صورتحال میں خدا کے لوگ ہوتے خدا اپنے رسولوں اور نبیوں کو اُس صورتحال میں خدا کے دل کی باتیں پہنچانے کے لئے قوت اور قدرت دیتا اور وہ اُس کا پاک کلام اُس کے لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ خدا کسی صورتحال میں اپنے لوگوں کو اپنے منکشف کلام پر عمل پیرا ہونے کے لئے کہہ رہا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی خاص صورتحال میں حوصلہ افزائی، تقویت، تسلی اور نصیحت کی باتیں ہوں۔ یاد رہے کہ ہر ایک

نبوت کی تصدیق خدا کے کلام اور رسولوں کی تعلیم کی بنیاد پر جانچی اور پرکھی جائے۔

ایک معلم یا اُستاد خدا کے تحریری اور منکشف کلام کو اور بھی صحت کلامی اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اس خدمت اور نعمت کا مقصد کلام کو اس طور سے بیان کرنا ہے جو قابلِ فہم اور لوگوں کی ترقی کا باعث ہو۔ ایک اُستاد اور نبی کی خدمت کے درمیان فرق کلیسیا میں اُن کی خدمت اور ذمہ داری سے واضح ہوتا ہے۔ ایک اُستاد کی بنیادی ذمہ داری اور فکر مندی یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کے کلام کو صحت کلامی، وضاحت اور درُست تشریح کے ساتھ بیان کرے تاکہ لوگ اُس کو سمجھ کر اُس پر عمل پیرا ہو سکیں۔ ایک نبی کا کلام اور پیغام بالکل واضح اور نشانے پر تیر کی مانند ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک معلم کے پاس بیٹھ کر خدا کے کلام کی تعلیم پائیں تو آپ خدا کے کلام کو سلیس اور آسان پیرائے میں سیکھ سکیں گے اور آپ کو معلوم ہو گا کہ خدا کیا کلام کر رہا ہے اور کس طرح آپ اُس کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں یا آج کے دُور میں اس کا کیا معنیٰ اور مفہوم ہے۔ اگر آپ کسی نبوتی کلام رکھنے والے خادم کے پاس بیٹھ کر سیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ خدا آپ کے کسی خاص گناہ اور کسی خاص کمزوری پر اُنگلی رکھ رہا ہے یا کسی ایسی صورتحال کے بارے میں آپ سے کلام کر رہا ہے جس میں سے آپ گزر رہے ہیں۔

خدا نے کلیسیا میں معجزات دکھانے والے بھی رکھے ہیں تاکہ اُس کی قوت، قدرت اور ہر شے پر اُس کے اختیار کو ظاہر کر سکیں۔ ایسے لوگوں کی دُعا سے ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ خدا ایسے لوگوں کے وسیلہ سے اپنی قدرت اور اختیار کو اس دُنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ ایسے لوگ نبیوں، رسولوں اور اُستادوں کی معرفت ہونے والے کلام کی تصدیق اور توثیق کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ خدا نے کلیسیا میں شفا کی نعمتیں بھی رکھی ہیں۔ ان نعمتوں کا مقصد جسمانی

، ذہنی اور باطنی شفا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کا مقصد، خدمت اور فکر مندی یہی ہوتی ہے کہ پورا بدن صحت مند دکھائی دے اور ہر ایک اعضا مناسب اور واجب طریقہ سے اپنا اپنا کام کرے۔ اور اس میں کسی طرح کی کوئی جسمانی تکلیف، کمی کمزوری یا ذہنی دباؤ نہ پایا جائے۔

ایسے لوگ جن کے دل میں دُوسروں کی خدمت کا بوجھ پایا جاتا ہے وہ دوسروں کی معاونت اور ضروریات میں اُن کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس یہ خدمت ہوتی ہے وہ دوسرے لوگوں کی بنیادی ضروریات، مسائل اور مشکلات کو جانچ اور پرکھ لیتے ہیں جنہیں بالعموم دوسرے لوگ دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اُن کے دل پر خدا نے یہ بوجھ رکھا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی ضروریات کو دیکھ کر اُن کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اُٹھانے کے لئے آگے بڑھ کر اُن کی دستگیری کر سکیں۔

ایسی صلاحیتوں اور نعمتوں سے معمور انتظامیہ مسیح کے بدن کو فعال طور پر کام کرنے کے مقصد کے پیشِ نظر متحرک رکھنے کے لئے سرگرم اور پُرجوش رہتی ہے۔ خواہ یہ ضروریات، سیاسی، مالی اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے فطری قسم کی کیوں نہ ہوں ایسی خدمت سے معمور لوگ سب چیزوں کو منظم کرنے کی صلاحیت اور فہم و دانش سے معمور ہوتے ہیں۔ مسیح کے بدن کو باہمی تعمیر و ترقی اور خدا کی بادشاہی کے لئے متحرک اور منظم رکھنے کے لئے لوگوں سے بات چیت کرنے، اُنہیں اپنا مقصد اور مُدعا سمجھانے اور بیان کرنے کے لئے باصلاحیت لوگ ہوتے ہیں۔

اس فہرست میں زبانوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو خدا کلیسیا کے لوگوں کو عطا کرتا ہے۔ پچھلے ایک باب میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ خدا کے کلام میں دو طرح کی زبانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ زبانیں جو قابلِ فہم اور سمجھی جا سکتی ہیں یعنی بعض اوقات سننے والے اُن کا ترجمہ بھی کر سکتے ہیں۔ خدا نے اعمال کی کتاب میں اُن زبانوں کو بشارتی مقصد کے لئے استعمال کیا

۔دوسری قسم کی زبانوں میں ایسی زبانیں شامل ہیں جو بیگانہ زبانیں ہیں یعنی جنہیں سمجھنا انسانی فہم و دانش اور عقل سے بالاتر ہوتا ہے۔اُن زبانوں کا مقصد، خدا کی حمد و ثنا، پرستش اور لوگوں کی نصیحت ہوتا ہے(جب ترجمہ کیا جاتا ہے)

مقدس پولس رسول کئی ایک سوالات پوچھتے ہوئے اس حصہ کا اختتام کرتا ہے۔کیا ہر ایک کے پاس رسول ہونے کی نعمت ہوتی ہے یا خدا ہر کسی کو اُستاد، نبی یا معلم مقرر کرتا ہے؟کیا خدا ہر کسی کو معجزات کی قدرت یا شفا دینے کی نعمت عطا کرتا ہے؟کیا ہر کسی کے پاس شفا دینے کی نعمت یا زبانیں بولنے اور اُن کا ترجمہ کرنے کی توفیق اور نعمت ہوتی ہے؟ظاہری بات ہے کہ اِن تمام سوالوں کا جوب یہی ہے کہ ہر کسی کے پاس ہر ایک نعمت نہیں ہوتی۔

خدا نے ہر کسی کو اپنی بادشاہی کی وسعت اور پھیلاؤ کے لئے الگ الگ ذمہ داری اور نعمت دے رکھی ہے۔خدا کلیسیا میں وہی خدمت اور نعمت عطا کرتا ہے جسے وہ ضروری سمجھتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمیں مسیح کے بدن میں ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر ایک ہی شخص کے پاس سبھی نعمتیں اور صلاحتیں ہو تو پھر ہمیں کبھی بھی کسی کی ضرورت محسوس نہ ہو۔خدا نے ہمیں اس طور سے تخلیق کیا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر انحصار کریں۔اور ایک دوسرے کی ضرورت محسوس کریں۔

آخر میں پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو نعمتوں کی آرزُو رکھنے کے لئے اُبھارتا ہے۔وہ اُنہیں بڑے اشتیاق اور تڑپ کے ساتھ ان نعمتوں کے طالب ہونے کے لئے کہتا ہے۔آرام سے بیٹھ کر اس بات پر مطمئن ہو کر انتظار کرتے رہنا کہ اگر خدا مجھے کوئی نعمت دینا چاہے گا تو وہ خود ہی عطا کر دے گا۔اس تعلیم کے بالکل خلاف ہے جو پولس رسول یہاں پر دے رہا ہے۔

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو اُبھارتا ہے کہ وہ بڑے اشتیاق اور سرگرمی سے اُن نعمتوں کے طالب ہوں اور اُنہیں ایسے طور پر استعمال میں لائیں جس سے دُوسروں کی تعمیر و ترقی ہو، خدا کے نام کو جلال ملے اور بادشاہی کے کام میں وسعت آئے۔

بعض اوقات بطور کلیسیا ہمیں یہ دُعا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ خدا اُن لوگوں کو اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہیں خدا نے اپنی نعمتوں سے نواز رکھا ہوتا ہے۔ خدا کے لوگ ہوتے ہوئے ہمیں یہ سمجھنے اور جاننے کی ضرورت ہے کہ خدا نے اپنے کام اور مقصد کے لئے انفرادی طور پر مجھے کون سی خدمت اور صلاحیت دے رکھی ہے۔ تاکہ مسیح کا بدن ترقی پائے اور لوگ اُس کی قوت اور قدرت کو دیکھ کر اُس کے پاس آجائیں۔ لوگوں کو برکت ملے اور وہ حیاتِ ابدی پائیں اور اس دُنیا میں خدا کی بادشاہی کو وُسعت ملے اور وہ پھیلتی چلی جائے،

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے کہ جو نعمتیں آپ کو ملی ہیں وہ کوئی خاص اہمیت کی حامل نہیں ہیں؟ یہ حصہ مسیح کے بدن میں مختلف نعمتوں کی ضرورت کے تعلق سے کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔ آپ کی کلیسیا میں کون سی نعمتیں موجود ہیں؟ کیا کوئی ایسا شخص کلیسیا میں موجود ہے جسے اپنی نعمت استعمال کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے؟

☆۔ خداوند نے آپ کو کیسی نعمتیں عطا کی ہیں؟ اُن نعمتوں کے استعمال کے لئے خداوند کیسے مواقع عطا کرتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند نے آپ کی کلیسیا میں جو نعمتیں رکھی ہیں اُن کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خداوند سے واضح رہنمائی چاہیں کہ آپ کے پاس کیسی نعمت ہے۔ اور خداوند کس طرح چاہتا ہے کہ آپ اُس کی کلیسیا کی ترقی اور برکت کے لئے اُسے استعمال میں لائیں۔

☆۔اگر آپ کو علم نہیں کہ خداوند نے آپ کو کون سی نعمت عطا کی ہے تو چند لمحات کے لئے دُعا میں جھکیں اور خداوند سے توفیق مانگیں تا کہ آپ جان سکیں کہ آپ کے پاس کون سی نعمت ہے۔

☆۔خداوند سے دلیری مانگیں تا کہ آپ اُس کی عطا کردہ نعمتوں کو اُس کے جلال اور بزرگی کے لئے استعمال کر سکیں۔

23باب

محبت صابر اور مہربان ہے

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں 13باب 1-4آیت)

کرنتھیوں 12 باب میں پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو اُن مختلف نعمتوں کے بارے میں تعلیم دی جو خدا نے اپنی کلیسیا میں رکھی ہیں۔ ہر ایک شخص کے پاس خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ یاد رہے کہ ان نعمتوں میں ایک بات مشترک ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر ایک نعمت کا استعمال محبت سے ہو۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو بتارہا ہے کہ محبت کے بغیر اُن کی نعمتیں ٹھنٹھناتی جھانجھ ہوں گی۔ ہم اپنے ہونٹوں سے سچائی کی باتیں کرسکتے ہیں، لیکن اگر اُن باتوں میں محبت نہیں تو پھر وہ سننے والے کے کانوں کو ناگوار معلوم ہوں گی۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے پاس نبوت کی نعمت ہو اور وہ بھید اور علم و معرفت کی باتیں بیان کرنے کے قابل ہو لیکن اگر یہ سب کچھ محبت کے بغیر ہو تو اس کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پولس رسول اُنہیں بتارہا ہے کہ اگر وہ اپنا سارا مال غریبوں کو دے دیں اور حتیٰ کہ اپنی جان بھی کسی کے لئے قربان کر دیں۔ تو یہ ساری قربانی بیکار اور بے مقصد ہو گی اور اِس کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ پولس رسول نعمتوں کے استعمال میں محبت کو ایک لازی جزو قرار دیتا ہے۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو محبت کے بارے سکھانے کے لئے 13واں باب مخصوص کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پولس رسول محبت کی اہمیت پر بہت زور دے رہا ہے ۔ اس باب پر توجہ دئے بغیر آگے بڑھ جانا اچھا نہ ہو گا۔ آئیں محبت کے موضوع پر پولس

رسول کی تعلیم پر کچھ وقت صرف کریں۔

ہر ایک شادی شدہ جوڑا آپ کو بتائے گا کہ وہ بہت سی مشکلات اور کشمکش سے گزر رہے ہیں۔ اکثر اوقات وہی لوگ ہمارے لئے زیادہ دُکھ اور درد کا باعث ہوتے ہیں جن سے ہم بہت محبت کرتے ہیں۔ جب سے لوگ زوال کا شکار ہوئے ہیں اُس وقت سے اب تک کوئی بھی ایسا رشتہ قائم نہیں ہو سکا جس میں کوئی کشمکش، مشکل یا غلط فہمی پیدا نہ ہوئی ہو۔ آدم اور حوا نے اپنے ازدواج میں گہری قربت اور محبت کو کھو دیا۔ اُن کے بیٹے نے اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ اُنہیں یہ گہرا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ لیاہ کو ساری عمر اپنے شوہر کی تقسیم شدہ محبت کا دُکھ محسوس ہوتا رہا۔ ساؤل بادشاہ کے حسد کی وجہ سے پیدا ہونے والی جدائی کا دُکھ داؤد اور یونتن ہی جانتے تھے۔ داؤد کو اپنے ہی بیٹے ابی سلوم کی بغاوت پر آنسو بہانے پڑے۔ مُسرف بیٹے کی ضد اور جدائی کا دُکھ اُس کے باپ کے لئے بہت بڑا تھا۔ شاگردوں کو اُس وقت بہت دُکھ ہوا جب اُن کے ایک با اعتماد ساتھی نے اُن کے خداوند کو گرفتار کروا دیا۔ پطرس کو اپنے خداوند کا تین بار انکار کرنے پر جو شرمندگی ہوئی اُس کا پچھتاوا اور دُکھ تو وہی جانتا ہے۔ گناہ کی وجہ سے ہر ایک رشتے میں دُکھ اور غم اور آنسو شامل ہوتے ہیں۔ جب ایسے لوگ ہمیں دُکھ دے رہے ہوں جن کے ساتھ ہمارا قریبی تعلق اور رشتہ ہو تو ہم کس طرح اُن کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب پولس رسول کے مطابق محبت ہے۔ آئیں دیکھیں کی بائبل کی محبت پولس رسول کے مطابق کیا ہے۔

محبت صابر ہے

کون سی چیز رشتے ناطوں کو پیار اور محبت کی ڈوریوں میں باندھ سکتی ہے جب کہ رشتے ناطے شکوے شکایتوں اور دُکھ درد سے بھرے ہوں۔ پولس رسول کے مطابق اس کا جواب

محبت ہے۔4 آیت کے مطابق پولس رسول نے کہا کہ محبت صابر اور مہربان ہے۔ یہاں پولس رسول نے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ یونانی زبان میں میکرو تھومیو ہے۔

Makrothumeo

یہ لفظ دو یونانی الفاظ کا مجموعہ ہے، پہلا لفظ میکروس Makros ہے جس کا معنی ہے وقت یا فاصلے کے لحاظ سے طویل دوسرا لفظ تھوموس Thumos ہے جس کا معنی ہے غضب یا غصہ۔دو الفاظ کا یہ مجموعہ محبت کی تعریف بیان کرتا ہے۔ اس کا معنی ہے کہ محبت ایک عرصہ تک کسی دوسرے شخص کے قہر و غضب کو برداشت کر لیتی ہے۔ اس یونانی لفظ کا ترجمہ کئی ایک طرح سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ دوسرے کی طرف سے رسوائی اور دُکھ برداشت کرنے کی صلاحیت کا نام ہے۔ یہ بیوی کا وہ صبر و تحمل ہے جس کے باعث وہ روز بروز شوہر کی جلی کٹی سنتی ہے اور پھر بھی اُس کے ساتھ وفادار رہتی ہے۔یہ تو والدین کی ثابت قدمی کا نام ہے جس کے تحت وہ اپنے باغی فرزندوں کو برداشت کرتے ہیں۔اور ہر طرح کی صورتحال کے باوجود اُنہیں گلے سے لگاتے ہیں۔ایک سچے دوست کی محبت پھر بھی قائم رہتی ہے جب دوسرا اُس کے ساتھ بے وفائی کرتا اور اُس کو دُکھ دیتا ہے۔ اور اُس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ یہ خدا کی محبت ہے جس نے اُس وقت ہم تک رسائی حاصل کی جب ہم اُس کے دشمن اور گنہگار تھے۔یہ تو ہمارے نجات دہندہ کی محبت ہے جس نے ہماری رسوائی، سزا اور دُکھ کو صلیب پر برداشت کیا تا کہ ہماری نجات کا بندوبست ہو سکے۔

محبت تو اپنے ہی چاہنے والوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف اور دُکھ سہنے کا نام ہے جن کے لئے ہماری وفاداری اور محبت اور شفقت میں پھر بھی کمی نہیں آتی ہے۔ حقیقی اور سچی محبت دُکھ درد کو بھی برداشت کر لیتی ہے حالانکہ اس میں کوئی خوشی اور مُسرت کا عنصر شامل نہیں ہوتا۔ حقیقی محبت دُکھ درد میں بھی وفادار رہتی ہے اور کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔ مشکل

حالات اور ناگوار صورتحال میں بھی محبت کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔ محبت کبھی بھی اپنے چاہنے والوں کو ترک نہیں کرتی۔ محبت اپنے پیاروں کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتی ہے۔

پوری دُنیا میں رشتے ناطوں میں دراڑیں پڑ رہی ہیں۔ خداوند یسوع وہ شخصیت ہے جس نے صبر و تحمل سے محبت کے ساتھ سب کچھ برداشت کیا۔ کتنی ہی بار ہم اُسے رنجیدہ کرتے ہیں؟ کتنی ہی بارے ہم نے اُس سے بے وفائی کی۔ ہماری بغاوت کے باوجود اُس کی محبت قائم اور وفادار رہی۔ ہمارے لئے اُس کے دل میں جو محبت ہے اُسے کوئی بھی اور کچھ بھی بدل نہیں سکتا۔ پولس رسول رومیوں 8 باب 38-39 میں اس بات کو یوں بیان کرتا ہے۔

" کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی۔ نہ زندگی۔ نہ فرشتے نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔ نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔"(رومیوں 8 باب 38-39 آیت)

یہ بات کس قدر تسلی کا باعث ہے! مسیح کی ہمارے لئے محبت ایسی ہے کہ کوئی چیز بھی ہمیں اُس کی محبت سے جدا نہیں کر سکتی۔ ہماری کمیوں، خامیوں کے باوجود اُس کی محبت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اُس نے ہمارے لئے ایک مثال چھوڑی ہے جس پر ہم عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ محبت دُکھ درد کی غیر موجودگی کا نام نہیں بلکہ یہ خوشی سے سب کچھ برداشت کرنے کا نام ہے! یہ ایک دوسرے کے لئے دُکھ درد خوشی سے برداشت کرنے کا نام ہے۔

محبت مہربان ہے

محبت اور مہربانی سے بڑھ کو کوئی چیز بھی طاقتور نہیں ہے۔ زبردستی اور زور و جبر سے بغاوت اور انتقام ہی جنم لیتا ہے۔ غصے سے بولے گئے الفاظ گرما گرمی اور جھگڑا ہی پیدا کریں گے۔ جب کہ کسی بات کو دل ہی میں رکھنے کا نتیجہ تلخی اور کڑواہٹ کی صورت میں ہی

سامنے آئے گا۔ تاہم مہربانی اور شفقت ہر طرح کے بندھن اور جوئے توڑ دیتی ہے۔

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو بتاتا ہے کہ حقیقی محبت مہربان ہوتی ہے۔ پولس رسول یہاں پر یونانی کا جو لفظ استعمال کرتا ہے وہ کریسٹیومائی ہے۔ اس کا معنی ہے اپنے آپ کو مفید ثابت کرنا یا ترس اور محبت سے آگے بڑھ کر کچھ کرنا۔ *chresteuomai*

یہاں پر یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مہربانی ایک عملی قدم اُٹھانے کا نام ہے۔ کریسٹومائی یونانی لفظ کریسٹوس *chrestos* سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنی ملازم ہونا یا مفید ہونا ہے۔ جس مہربانی کا ذکر پولس رسول یہاں پر کر رہے ہیں۔ یہ دل کے روّیے سے بڑھ کر ہے۔ اگر آپ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لئے خود کو مفید ثابت نہیں کر رہے تو آپ مہربان نہیں ہیں۔ مہربانی اپنی نوعیت کے لحاظ سے عملی قدم اُٹھاتی ہے۔ مہربانی اپنے ارد گرد ضروریات کو دیکھتی ہے اور اُن ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے اُن کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھتی ہے۔ اس میں وقت کی قربانی اور دوسروں کے لئے کچھ کرنے کے لئے کوشش کرنا شامل ہوتا ہے۔

اپنے مہربانوں پر مہربان ہونا ایک الگ بات ہے۔ لیکن ایسے لوگوں پر مہربان ہونا جنہوں نے آپ کی زندگی کو اجیرن بنا دیا ہو بالکل ہی مختلف بات ہے۔ غور کریں کہ پولس رسول صبر و تحمل سے برداشت کرنے والی محبت کا ذکر کرنے کے بعد مہربانی کا ذکر کرتا ہے۔ یہاں پر پولس رسول یہ خیال پیش کر رہا ہے کہ بدسلوکی کے باوجود مہربانی مثبت طرزِ عمل اختیار کرتی ہے۔ مہربانی قربانی دیتی ہے اور ہر قیمت پر اُن کے لئے بھی آگے بڑھتی ہے جنہوں نے ظلم کیا ہو اور اَن مٹ اور ناگوار یادیں باقی چھوڑی ہوں۔ خداوند یسوع ہم سے لوقا کی معرفت لکھی گئی انجیل میں کیا فرماتے ہیں۔

"مگر تم اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو اور بھلا کرو اور بغیر نااُمید ہوئے قرض دو تو تمہارا اَجر بڑا ہوگا۔ اور تم خدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہروگے۔ کیونکہ وہ ناشکروں اور بدوں پر بھی مہربان

ہے۔ جیسا تمہارا باپ رحیم ہے تم بھی رحم دل ہو۔"(لوقا6باب 35-36آیت)

یوحنا رسول اِس بات کو ان الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے۔

" ہم نے محبت کو اسی سے جانا ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے۔ جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خدا کی محبت کیوں کر قائم رہ سکتی ہے۔ اَے بچو! ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی محبت کریں۔" (1 یوحنا3باب16-18آیت)

محبت جان قربان کرتے ہوئے اپنی مہربانی کا اظہار کرتی ہے۔ محبت کسی بھی قیمت کی پرواہ نہیں کرتی۔ محبت خوشی سے اپنی جائیداد و املاک دُوسروں کے لئے قربان کر دیتی ہے۔ (حتیٰ کہ دُشمنوں کے لئے بھی) بائبل مقدس خداوند یسوع کے صلیب پر کام اور شخصیت کو ایسی محبت کے نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے جب آپ کی اپنے جیون ساتھی سے پہلی ملاقات ہوئی تھی؟ اُس پہلی ملاقات پر آپ ایک دوسرے کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھے۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ اُس کے لئے اپنی جیب میں آخری سکہ تک خرچ کرنے کے لئے تیار تھے۔ کیا آپ کو یاد ہے جب راتیں ختم ہو جاتی تھیں لیکن باتیں ختم نہیں ہوتی تھیں۔ آپ ایک دُوسرے کی محبت میں اس قدر کھو چکے تھے جب وقت گزرتے پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔ وہ لمحات جب آپ قربانی کے ساتھ ایک دُوسرے کے لئے اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ آپ موقع کی تلاش میں رہتے تھے اور کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ ڈھونڈتے تھے جب آپ کسی طرح سے قربانی کے ساتھ اپنی مہربانی کا اظہار کر سکیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی توجہ اپنے جیون ساتھی سے اپنی طرف مبذول ہونا شروع ہو گئی۔ پھر آپ نے ایک دوسرے کی

ضروریات کے تعلق سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ پھر آپ کی یہی سوچ تھی کہ آپ کی خدمت کی جائے بجائے اِس کے کہ آپ خدمت کریں۔ جب آپ کے جیون ساتھی نے آپ سے کچھ چاہا تو آپ مایوس اور بے دل سے ہو گئے۔ اپنے ساتھی کے لئے پہلے جیسی محبت اور قربانی کا جذبہ اب کہاں رہا۔ آپ کے تعلق اور رشتے میں سے محبت بھری مہربانی کا جذبہ ماند پڑنا شروع ہو گیا۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے اِرد گرد کے لوگوں کے ساتھ آپ کی محبت پھر سے بحال ہونا شروع ہو جائے۔ آپ کے تعلقات میں بحالی روئیدگی اور شادابی پیدا ہونا شروع ہو جائے۔ اس کا آسان سا حل یہ ہے کہ اپنی محبت کے ساتھ مہربانی کو پھر سے شامل کر لیں۔ پھر سے دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے کے لئے مستعد اور متحرک ہو جائیں۔ آپ حیران رہ جائیں گے کہ آپ کے تعلقات میں ایک نکھار اور حسن پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ حقیقی محبت مہربانی کے روّیے کے ساتھ اپنے چاہنے والوں کی ضروریات کو دیکھتی اور اُن کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اُٹھاتی ہے۔ حقیقی محبت شفقت اور ترس کے پیشِ نظر کسی نہ کسی طریقہ سے مہربانی کے ساتھ خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ اپنے عزیز کے لئے دُکھ پیدا کرنے کے ذمہ دار رہے ہیں؟ ایسے تمام طریقوں، طرزِ عمل کی فہرست مرتب کریں جن سے آپ اپنے عزیز واقارب اور دوست احباب کی زندگی میں دُکھ اور پریشانی پیدا کرنے کے مرتکب ہوئے۔ خداوند سے معافی کے طالب ہوں اور پھر اُس شخص کے پاس جاکر بھی معافی مانگیں جس کے آپ قصوروار ہوئے۔

☆۔یہ حصہ اپنے باغی فرزندوں، شریکِ حیات اور دوست احباب کے باغیانہ روّیہ کو سامنے رکھتے ہوئے کیسا روّیہ اپنانے کی تعلیم دیتا ہے جو ہمارے قصوروار ہوئے ہیں؟

☆۔چند لمحات کے لئے ایسے لوگوں کے بارے میں سوچیں جن سے اُن کے طرزِ عمل اور بُرے روّیوں کی وجہ سے محبت کرنا مشکل لگتا ہے؟ اُن کے لئے آپ کا ردِ عمل کیسا ہونا چاہیئے؟

☆۔باغیانہ روّیہ رکھنے والے کسی دوست، بچوں یا شریک حیات کے تعلق سے آپ کس طرح مہربانی اور شفقت سے پیش آ سکتے ہیں۔ آنے والے چند دن اس کی مشق کریں۔

☆۔کیا آپ کو ایسے دن یاد ہیں جب آپ اپنے عزیز واقارب، شریکِ حیات یا کسی بھی ایسے شخص سے مہربانی سے پیش آنے سے قاصر رہے جو آپ کی توجہ اور محبت کا مستحق اور منتظر تھا؟ اپنی اِس کوتاہی اور کمی کے لئے خداوند سے معافی مانگیں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کیا آپ کو کسی ایسے شخص سے دُکھ پہنچا ہے جس سے آپ محبت رکھتے ہیں؟ اس سے پیدا ہونے والی تلخی اور کڑواہٹ کا خدا کے حضور اقرار کریں۔ خداوند سے صبر و تحمل کے ساتھ محبت بھرا روّیہ اپنانے کے لئے دُعا کریں۔

☆۔ ہمارے باغیانہ روّیہ اور نافرمانی کے باوجود خدا ہم سے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ پیش آیا اور ہم سے محبت رکھی۔ خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ایسے طریقہ کار آشکارا کرے جن سے آپ آج دوُسروں کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آسکتے ہیں۔ خداوند کی رہنمائی اور آواز کی طرف متوجہ ہونے کے لئے تیار رہیں۔

☆۔ خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ مہربانی اور شفقت کا روّیہ اپنے جیون ساتھی سے نہ اپنا سکے۔ اپنے بارے میں کم اور دوُسروں کے تعلق سے زیادہ فکر مندی اور سوچ وبچار کی توفیق اور فضل مانگیں۔

باب 24

محبت حسد نہیں کرتی اور شیخی نہیں مارتی

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 13 باب 4 آیت)

محبت حسد نہیں کرتی

کیا آپ کو کبھی حسد جیسی صورتحال کا سامنا ہوا ہے؟ آئیں دیانتداری سے جواب دیں۔ کئی ایک غیر اہم نظر آنے والے لوگوں کی طرف ہم دیکھتے بھی نہیں۔ جب کہ کئی ایک لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم مساوات اور برابری کا روّیہ اور سلوک اپنائیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی دوست کا کاروبار آپ سے اچھا چل رہا ہو۔ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے بچوں کی پرورش آپ سے بہتر طریقہ سے کر رہی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی طالب علم کو دن رات پڑھنے اور بہت زیادہ محنت کے بغیر ہی اچھا گریڈ مل جاتا ہو۔ شائد کسی ایماندار دوست یا ساتھی کی ایسی زبردست منسٹری ہو جس کے تعلق سے آپ تصور ہی کر سکتے ہوں۔

بائبل مقدس ہمیشہ ہی حسد کے تعلق سے ہمیں انتباہ کرتی ہے۔ مقدس پولس رسول رومیوں 1 باب 28-29 میں حسد کو ناپسندیدہ عقل کے پھل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ گلتیوں 5 باب 18-21 میں پولس رسول حسد کو گناہ آلودہ فطرت کے کاموں کی فہرست حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بت پرستی، جادوی گری.... کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ 1 پطرس 2:1 میں پطرس نے اپنے قارئین سے درخواست کی کہ وہ ہر طرح کے حسد سے آزاد ہو جائیں۔ حسد میں ایسی کیا خرابی ہے کہ خدا کے کلام میں اس کے تعلق سے

بڑا زور دیا گیا ہے۔ تین وجوہات کی بنا پر ہمیں حسد کو اپنی زندگیوں سے ختم کرنا ہو گا۔

اوّل۔ اِس کے نتائج کے پیش نظر پیدائش 37 باب 11 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ یوسف کا اپنے باپ کے ساتھ ایک گہرا تعلق، گہری محبت اور مضبوط رشتہ تھا جس کی بنا پر اُس کے بھائی اُس سے حسد کرتے تھے۔ یہ حسد اُنہیں اس مقام پر لے آیا جہاں پر اُنہوں نے اپنے بھائی کے قتل کا منصوبہ بنالیا۔ جب اُن کا یہ منصوبہ کامیاب نہ ہوا تو اُنہوں نے اُسے بطور ایک غلام فروخت کر دیا۔ متی 27 باب 18 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ یہودیوں نے حسد کے مارے خداوند یسوع کو پکڑ کر پیلاطس کے حوالہ کیا کہ اُسے سزائے موت دی جائے۔ حسد دشمن کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی مانند ہوتا ہے۔ اگر اُس پر قابو نہ پایا جائے تو سمجھ لیں کہ ہم نے دشمن کو اپنی بربادی کا موقع دے دیا ہے۔ ان مثالوں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حسد ہمیں کہاں سے کہاں لے جاتا ہے۔

دوئم۔ حسد اپنی فطرت اور نوعیت کے اعتبار سے خود غرضی سے بھرا ہوتا ہے۔ یعنی اس میں مفاد پرستی از حد بھری ہوتی ہے۔ حسد یہ کہتا ہے " میں تو نہیں چاہتا کہ کسی دوسرے کے پاس مجھ سے بڑھ کر کوئی اچھی چیز ہو۔" حسد کبھی بھی دوسرا مقام یا درجہ پسند نہیں کرتا۔ حسد دوسروں کی ضروریات کا کچھ خیال نہیں کرتا۔ دوسروں کو کامیاب یا خوشحال دیکھنا تو گویا حسد بھرے لوگوں کے لئے زہر ہوتا ہے۔ جب کہ خدا کا کلام تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ دوسروں کو اپنے سے افضل جانیں اور اپنے ہی احوال پر نہیں دوسروں کے احوال پر بھی نظر کریں۔ (فلپیوں 2:3-4 آیت)

حسد کو خدا کی مرضی سے اُکتاہٹ اور نفرت ہوتی ہے۔ جس طور سے خدا دوسروں کو برکت دیتا ہے، حسد کو بالکل بھی یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا۔ حسد یہ کہتا ہے۔ "خداوند مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا کہ تو دوسروں کو برکت دے۔ ایسا کیوں نہیں کہ تو ساری برکات

مجھے ہی دے دے؟" حسد خدا کے مقاصد کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ تو خدا کی مرضی اور اُس کے الٰہی اختیار کے خلاف کھلم کھلا بغاوت ہے جس کے باعث وہ دوسروں کو برکت دیتا ہے۔ چونکہ وہ سب کا خالق اور مالک ہے اور جیسا مناسب سمجھتا ہے سب کو برکت دیتا ہے۔4 آیت میں پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ محبت حسد نہیں کرتی لیکن اس سے قبل پولس رسول نے اُنہیں تنبیہ کی کہ وہ ایک ددسرے سے حسد نہ کریں۔ "اس لئے کہ جب تم میں حسد جھگڑا ہے تو کیا تم جسمانی نہ ہوئے؟ (3:3)

حسد کو دوسروں کی خوشحالی اور برکت اور آرام و سکون سے بالکل بھی خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ جب دوسرے برکت پاتے ہیں تو بائبل کی محبت شادمان ہوتی ہے۔ اگر ہمیں کسی سے واقعی محبت ہے تو ہم اُس کی برکت اور ترقی پر شادمان اور خدا کے شکر گزار ہوں گے۔ ہم کبھی بھی یہ نہیں کہیں گے کہ یہ سب کچھ مجھے کیوں نہیں مل گیا۔ یہ سب کچھ اُسی کے لئے کیوں ہوا؟ محبت دوسروں کی ترقی، برکت اور خوشحالی پر صرف شادمان ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کوشش میں رہتی ہے کہ دُوسرے ترقی اور برکت پاتے چلے جائیں۔ حسد محبت کو ختم کرتا ہے اور ہم سے یہ برکت چھین لیتا ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ شادمان نہ ہو سکیں۔ حسد ساری عمر دُوسروں کو مقابلہ بازی کی نظروں سے ہی دیکھتا رہتا ہے۔ امثال 14 باب 30 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ "حسد ہڈیوں کی بوسیدگی ہے۔"

مسیحی محبت کا ایک امتحان یہ بھی ہے کہ ہم دوسروں کی برکت پر کیسے ردِ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ کیا دُوسروں کی کامیابی اور آرام ہمارے پہلو میں خار معلوم ہوتا ہے؟ کیا دل ہی دل میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ اُن کی برکت ہمیں مل جائے۔ جہاں ہم ناکام ہوئے، اگر کوئی دوسرا وہاں پر کامیاب ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے تو کیا ہمیں خوشی ہوتی ہے؟ جب دوسروں کو عزت ملتی ہے تو ہم شادمان اور شکر گزار ہوتے ہیں؟ حقیقی محبت میں کس طرح کا کوئی حسد نہیں

پایا جاتا۔

محبت شیخی نہیں مارتی

جانوروں کی کچھ ایسی اقسام بھی ہیں جس میں نر مادہ سے گہری قربت اور رفاقت سے قبل اپنی طاقت اور قوت کا اظہار کرتا ہے تاکہ مادہ اُس سے متاثر ہو، بعض اوقات وہ مادہ کے اردگرد پریڈ کرتا ہے اور اپنی نظروں سے بھی اُسے متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔انسان بھی کئی ایک باتوں میں جانوروں سے مختلف نہیں ہوتے۔ہمارے معاشرے میں خوبصورت نظر آنے والے، ذہین اور کسی کام میں مہارت رکھنے والے شخص کی بڑی قدر و اہمیت ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص کو جانچنے پرکھنے کے لئے ہمارا معیار اُس کی تعلیم، ذہانت اور اُس کی شخصیت ہوتی ہے کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے یا اُس میں کیا خوبی اور صلاحیت پائی جاتی ہے۔ ہم اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں اور پھر اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کا موازنہ اُن کی تعلیم اور مہارت سے کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو بھی دیکھتے ہیں کہ ہم اُن سے آگے ہیں یا پھر پیچھے رہ گئے ہیں۔

پولس رسول یہاں پر بیان کرتے ہیں کہ بائبل کی محبت حسد سے خالی ہوتی ہے۔پولس کا اس بات سے کیا مطلب و مقصد ہے؟ اور اس کا محبت سے کیا تعلق ہے؟ حقیقی محبت میں شیخی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ہم کیوں شیخی مارتے ہیں؟ کیا اس وجہ سے نہیں کہ دوسرے ہمیں کچھ سمجھیں اور جانیں اور ہمیں بڑی اہمیت دی جائے۔ شیخی عدمِ تحفظ کی علامت ہے۔اگر کوئی چیز بک نہ رہی ہو تو اُس کے بارے میں تشہیر کر کے لوگوں کو بتایا جاتا ہے تاکہ وہ خریدیں۔ ہماری شیخی کے پیچھے بھی کچھ ایسے ہی محرکات ہوتے ہیں۔لوگ ہماری صلاحیت ، مہارت اور شخصیت کو دیکھتے ہوئے ہمیں قبول کریں، ہمیں اہمیت دی جائے۔ مسیحی محبت میں اِس کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو

تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح مسیح نے اُن سے محبت کی ہے اور اُنہیں قبول کر لیا ہے اُسی طرح وہ بھی دوسروں سے محبت کریں اور اُنہیں قبول کریں۔ کیونکہ مسیح نے اُنہیں اُن کی خامیوں اور کمیوں کے باوجود اُنہیں قبول کر لیا تھا۔

ہماری صورتحال بھی کچھ ایسی ہی ہے، شائدہ ہم بہت ذہین لوگ نہ ہوں۔ حقیقی محبت میں ان سب چیزوں کی کوئی اہمیت اور قدر نہیں ہے۔ حقیقی محبت غیر مشروط ہوتی ہے۔ محبت کے تعلق سے ایک بات بڑی تسلی بخش ہے۔ اگر ہم سے وہ محبت کی گئی ہے جس کا پولس رسول یہاں پر ذکر کر رہے ہیں۔ تو پھر ہمیں خود کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جیسے بھی تھے خداوند میں ہمیں قبول کر لیا گیا۔ خواہ کچھ بھی ہو، حالات و واقعات میں کیسی بھی گردش آئے، خداوند ہمیں قبول کرتا ہے۔ (رومیوں 8 باب 31-39 آیت) خداوند نے ہم سے اس وقت محبت کی جب ہم اپنی انتہائی بُری حالت میں تھے۔ مُسرف بیٹے کی طرح اُس کے بازو اُس وقت بھی پھیلے رہے تاکہ وہ ہمیں قبول کر لے جب ہم اس سے بھٹک کر دُور چلے گئے تھے۔ جو لوگ اُس کے خدام ہیں، وفاداری سے اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اُس سے دُور بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان سب کے لئے خدا کی محبت ایک جیسی ہے۔ اگر ہم بیمار پڑ جائیں اور پھر سے اُس کی خدمت کرنے سے قاصر رہیں اور شائد دوبارہ اُس کی خدمت نہ کر سکیں تو بھی اُس کی محبت میں کوئی ردوبدل نہیں ہوتا۔ ایسا بالکل نہیں کہ ہم خداوند کے لئے کوئی کارہائے نمایاں سرانجام دیں تو پھر وہ ہم سے زیادہ محبت کرتا ہے اور اگر ہماری خدمت میں کوئی کوتاہی یا کمی ہو تو پھر وہ ہم سے کم محبت رکھتا ہے۔ یہی حقیقی محبت ہے۔ یہی حقیقی تحفظ ہے۔

شیخی کے تعلق سے ہمیں ایک اور بات بھی سمجھنے اور جاننے کی ضرورت ہے۔ شیخیاں مارنے والے لوگ خود غرض ہوتے ہیں۔ اُن کی شیخی کے پیچھے یہی سوچ ہوتی ہے کہ وہ دوسروں

سے زیادہ بہتر ہیں۔اُن کی توجہ اور دھیان اُن کی اپنی سوچ اور ذات پر ہی ہوتا ہے جب کہ وہ اُس محبت سے انجان اور بے خبر ہوتے ہیں جس کے بارے میں بائبل مقدس تعلیم دیتی ہے۔ حقیقی محبت شیخی اور خود غرضی سے پاک ہوتی ہے۔اس کا مقصد دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس محبت کا مرکز و محور اپنی ذات اور شخصیت ہوتا ہے۔ محبت دوسروں پر توجہ اور دھیان دیتی ہے۔ محبت یہی چاہتی ہے کہ دوسرے ترقی کریں۔اُنہیں سرفرازی ملے۔خودی کے اعتبار سے حقیقی محبت بالکل مر چکی ہوتی ہے۔ حقیقی محبت دوسروں کو اپنے سے افضل جانتی ہے۔ حقیقی محبت خودی پر نہیں بلکہ محبت بھرے محرکات پر فخر وناز کرتی ہے۔ حقیقی محبت اپنے بارے میں نہیں بلکہ اُن لوگوں کے بارے میں مثبت اور اچھی باتیں کہتی ہے جن سے اُسے حقیقی اور گہری محبت ہوتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کسی ایسے وقت کے بارے میں سوچیں جب آپ دوسروں کے ساتھ اپنے تعلق میں حسد سے بھر گئے ؟اس سے دوسروں کے تعلق سے آپ کی سوچ کی کیسی عکاسی ہوتی ہے ؟

☆۔چند لمحات کے لئے غور کریں کہ کون سی چیز آپ کو اپنے دوست احباب، بچوں اور جیون ساتھی کی طرف راغب اور متوجہ کرنے کا باعث ہوئی ؟

☆۔کیا وقت گزرنے کے ساتھ ان چیزوں میں تبدیلی واقع ہوئی ؟ اس سے آپ کا اُس شخص کے ساتھ رشتہ اور تعلق کس طرح متاثر ہوا جس سے آپ محبت رکھتے ہیں ؟

☆۔کیا آپ کبھی شیخی مارنے کے مرتکب ہوئے ؟ آپ کے خیال میں آپ نے کیوں کر ایسا کیا ؟اس سے آپ کو اپنے بارے میں کیا جانکاری حاصل ہوتی ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کے سامنے اپنے اندر چھپے حسد کا اقرار کریں۔ خداوند کو بتائیں کہ آپ کیا محسوس کرتے ہیں اور کیوں محسوس کرتے ہیں؟ اپنی زندگی میں کسی بھی گناہ کی موجودگی کا اقرار کرتے ہوئے خداوند سے فتح مانگیں۔ آئندہ کبھی رشک و حسد محسوس کریں تو اُسے گناہ جانتے ہوئے رد کر دیں۔ بلکہ دوسروں کی زندگیوں میں خداوند کی برکات و کثرت کو دیکھ کر خداوند میں خوشی منایا کریں۔

☆۔ خداوند سے توفیق مانگیں تا کہ آپ اپنی توجہ اور دھیان اپنی ذات سے اُٹھا کر دوسروں پر مرکوز کر سکیں۔ خداوند کے ساتھ چلنے کے لئے مزید تحفظ اور مدد کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔

☆۔ خداوند کے ساتھ رشتہ اور تعلق میں جو تحفظ آپ کو حاصل ہے اِس کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔ خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہی آپ کا فخر ہے جس پر آپ واقعی ناز کر سکتے ہیں۔

باب 25

محبت مغرُور اور گستاخ نہیں

محبت اپنی بہتری نہیں ڈھونڈتی

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 13 باب 4-5 آیت)

محبت فخر نہیں کرتی

امثال 16 باب 18 آیت سے ہمیں پتہ چلتاہے کہ " زوال سے پہلے تکبر آتاہے۔" رشتے ناطوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔ تعلقات کی بربادی کا ایک یقینی طریقہ متکبر اور مغرُور ہونا بھی ہے۔ جس محبت کا بائبل مقدس ذکر کرتی ہے، تکبر اُس کا پہلا دشمن ہے۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو بتاتا ہے کہ محبت غرُور نہیں کرتی

تکبر یا غرُور کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب اپنے آپ کو دوسروں سے افضل جاننا۔ یونانی زبان کا لفظ *phusioo* ہے۔ محبت اور غرور کا آپس میں کیا تعلق اور رشتہ ہے؟

1 کرنتھیوں 4 باب 6 آیت میں پولس رسول نے انہیں کلیسیا میں ایک کی تائید میں دوسرے کے خلاف شیخی نہ مارنے کے لئے کہا۔

" اور اَے بھائیو! میں نے ان باتوں میں تمہاری خاطر اپنا اور اپلوس کا ذکر مثال کے طور پر کیاہے تاکہ تم ہمارے وسیلہ سے یہ سیکھو کہ لکھے ہوئے سے تجاوز نہ کرو اور ایک کی تائید میں دوسرے کے برخلاف شیخی نہ مارو۔" (1 کرنتھیوں 4 باب 6 آیت)

غرُور اور فخر کے تعلق سے یہی بات خطرناک ہے۔ اس میں اپنے آپ کو دوسروں سے

مقدم اور افضل جاننے کا رُجحان پایا جاتا ہے۔ تکبر اور گھمنڈ رشتے ناطوں میں مقابلہ بازی پیدا کرتا ہے۔ جب لوگ اپنے آپ کو تکبر اور غرُور کی ہوا سے بھر لیتے ہیں تو پھر وہ توقع کرتے ہیں کہ دوسرے اُن کی خواہشوں کی تکمیل کے لئے ہر وقت حاضرِ خدمت رہیں۔ متکبر شخص ایک خادم کا کردار ادا کرنے پر خفگی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ صورتحال اور بھی زیادہ خطرناک اور گھمبیر ہو جاتی ہے جب دو شخص آپس کے تعلقات میں تکبر اور گھمنڈ کو جگہ دے دیتے ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی ہار ماننے یا نیچا ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ دونوں میں اپنی اپنی راہ چلنے کی ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ پولس رسول کے مطابق بائبل کی محبت کبھی بھی اپنے آپ کو دوسروں سے افضل نہیں جانتی۔ بلکہ یہ محبت تو خود کو عاجز اور فروتن کرتی اور دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتی ہے۔

تکبر کے تعلق سے ایک اور بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ یہ کبھی بھی اصلاح یا درُستگی کے لئے آمادہ اور تیار نہیں ہوتا۔ کیا آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی ہے جو یہ تسلیم کرنے کے لئے بالکل بھی تیار نہیں ہوتے کہ وہ کبھی غلط تھے یا کبھی غلط ہو سکتے ہیں؟ کئی دفعہ مجھے ایسے لوگوں کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے جو کئی ایک طریقوں سے اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لئے بہانے بازی سے کام لیتے ہیں لیکن اپنی غلطی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اپنی غلطی تسلیم نہ کرنے کی عادت یا نا اہلی رشتے ناطوں میں دراڑ پیدا کر دیتی ہے۔ والدین کی حیثیت سے بھی ہم میں گھمنڈ اور تکبر آجاتا ہے کہ ہم جو کچھ سمجھ رہے ہیں اس میں رتی بھر غلطی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ آئیں تسلیم کر لیں کہ کئی دفعہ ہم غلط ہوتے ہیں۔ کیا کبھی آپ نے اپنے بچے کے پاس جا کر اس بات کے لئے معذرت کی ہے جو آپ نہایت غصے کی حالت میں اُس سے کہہ چکے تھے؟ کیا آپ نے کبھی اپنے جیون ساتھی سے اپنی غلطی پر معذرت کی ہے؟ محبت اصلاح یا درُستگی کو قبول کرتی ہے۔ محبت ایسی متکبر

اور مغرور نہیں ہوتی کہ اپنی غلطی کو تسلیم ہی نہ کرے۔ یہ عاجزی اور فروتنی سے ڈانٹ ڈپٹ سن لیتی اور اصلاح کو قبول کرتے ہوئے اپنی غلطی تسلیم کرلیتی ہے اور اپنے آپ کو جہاں ضروری ہوتا ہے وہاں پر درُست بھی کرتی ہے۔

تکبر کے تعلق سے تیسری بات یہ ہے کہ گھمنڈ کبھی بھی ضروریات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کیا آپ نے کسی ایسے متکبر شخص کی مدد کی ہے جو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا؟ کیا آپ نے کسی ایسے شخص کی اصلاح کاری کی کوشش کی ہے جو اپنے گھمنڈ میں یہ سمجھتا تھا کہ اُسے کسی درُستگی یا اصلاح کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے؟

کوئی شخص بھی اصلاح قبول کرتے ہوئے یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ وہ غلط ہے۔ ہم تو ہمیشہ یہی چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم ہیں ہمیں اس سے بھی زیادہ بہتر تسلیم کیا جائے۔ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب ہم اپنے آپ سے بھی اپنی غلطیاں چھپانے لگتے ہیں۔ کچھ ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو ہم اپنے قریبی ساتھیوں پر بھی ظاہر کرنے میں شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں یہ خوف ہوتا ہے کہ ہم اُن کی نظروں سے گر جائیں گے اور وہ ہمیں کم تر سمجھنا شروع ہو جائیں گے۔ دوسروں پر اپنی غلطیاں ظاہر کرنا، اپنی کمیوں اور کمزوریوں کو تسلیم کرنا۔ اپنے خوف اور اپنی غلطیاں ماننا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ یہ تو محبت ہی ہے جہاں پر لوگ خود کو محفوظ سمجھتے ہوئے اپنے دل کھولتے ہیں۔

محبت مغرور اور متکبر نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ دُوسروں سے مقابلہ بازی کرتی ہے۔ محبت خدمت کے لئے کمربستہ رہتی ہے اور اسے اصلاح اور درُستگی سے بھی ڈر نہیں لگتا۔ محبت ڈانٹ ڈپٹ کو عاجزی سے قبول کرلیتی ہے اور جہاں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے وہاں تبدیلی لاتی ہے۔ محبت ضروریات اور غلطیوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ حقیقی محبت اسی طرح سے پھلتی پھولتی اور ترقی کرتی ہے۔

محبت گستاخ نہیں ہوتی

آپ نے یہ قول تو سنا ہی ہو گا۔ "قدر گھٹا دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا" اس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں سے ہماری شناسائی زیادہ ہوتی جاتی ہے ہم اُن کو بس اَیرا غیرا ہی سمجھنے لگتے ہیں؟ ہم گزشتہ ابواب میں یہ دیکھ چکے ہیں کہ حقیقی محبت میں تحفظ بھی ہوتا ہے اور یہ ہر طرح کی بناوٹ سے پاک ہوتی ہے۔ جب یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو مجھ سے محبت کی جاتی ہے، مجھے چاہا جاتا ہے تو پھر انسان کچھ بھی کرنے اور کہنے کے لئے آزادی محسوس کرتا ہے جو کہ بالعموم اُس کے لئے کرنا اور کہنا مشکل ہوتا ہے۔ کئی دفعہ ہم اجنبی اور ناواقف لوگوں کے لئے بہت کچھ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن اپنے پڑوس میں کسی کو ایک گلاس پانی پلانے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔

پہلی نظر میں اچھے لگنے والے لوگوں کے لئے آسمان سے تارے توڑنے کے لئے تیار تو کئی برسوں سے ساتھ رہنے والے ساتھیوں کے لئے کبھی کچھ سوچنے کی فرصت نہیں ملتی۔ ہم اپنے واقف کاروں کی تعریف اور خوشامد کرتے ہیں لیکن ایسے لوگ جن سے ہماری گہری شناسائی ہوتی ہے اُن سے قطع تعلق ہو جاتے ہیں۔ ہمارا ایسا طرزِ عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم میں مسیح کی محبت نہیں ہے۔

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بتایا کہ محبت گستاخانہ روّیہ اختیار نہیں کرتی۔ لفظ گستاخ کا ترجمہ مختلف تراجم میں مختلف طرح سے کیا گیا ہے۔ اس کا معنی ہے نامناسب طریقہ سے پیش آنا۔ انگریزی کی لغت اس کا ترجمہ فضل یا تمیز کی کمی کے طور پر بیان کرتی ہے۔

جب ہم اپنے مہمانوں سے مہربانی سے پیش آنا چاہتے ہیں اور اُن کے لئے اپنی محبت کا اظہار

کرنا چاہتے ہیں تو ہم کیا کہتے ہیں؟ کیا ہم اپنے روّیے اور حسنِ سلوک سے اُنہیں یہ پیغام نہیں دے رہے ہوتے کہ وہ ہمارے لئے از حد قابلِ قدر، ہمیں عزیز اور ہمارے دل کے قریب ہیں؟ اس کے بر عکس گستاخی حقارت اور نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ گستاخانہ روّیہ یہ پیغام دے رہا ہوتا ہے کہ تم اس لائق نہیں کہ تمہارے ساتھ حسنِ سلوک یا مہربانی کا روّیہ اختیار کیا جائے۔ ہم اپنے حُسنِ سلوک یا پھر گستاخانہ رّویہ سے دوسروں کو یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ ہم اُن کے لئے کیسی سوچ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے لئے کس قدر اہم یا بے قدر ہیں۔ ہم غیروں اور اجنبی لوگوں کے لئے بڑی مہربانی اور عزت اور تکریم کا اظہار کرتے ہیں، کس قدر ضروری ہے کہ ہم اُن لوگوں کے لئے بھی حُسنِ سلوک اور مہربانی کا روّیہ اپنائیں جو ہمارے اردگرد اور قریبی ساتھی ہوتے ہیں۔ کتنی ہی بار ہم ایک دوسرے کا شکریہ ادا کرنا بھول جاتے ہیں؟ کتنی ہی بار ہم اپنے قریبی دوست احباب اور عزیز واقارب کے لئے اظہارِ محبت اور اظہار تشکر کرنا بھول جاتے ہیں اور ہماری گفتگو میں مہربانی، احسان مندی اور محبت کا تاثر بالکل ناپید ہوتا ہے۔ کئی دفعہ ہم اپنے گھرانے کے لوگوں اور جیون ساتھی کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کرتے ہیں کہ اُنہیں یہ تاثر دے رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے کوڑے کرکٹ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں۔ محبت گستاخانہ روّیہ اختیار نہیں کرتی بلکہ دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتی ہے اور دوسروں کے لئے باعثِ برکت ہوتی ہے۔ محبت دوسروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اُن کے ساتھ بالکل بھی نا مناسب اور ناروا روّیہ اختیار نہیں کرتی اور نہ ہی دُوسروں پر ظلم وستم کرتی اور اُن پر زہر آلودہ لفظوں کے تیر برساتی ہے۔

گستاخی کا ترجمہ ظلم و جبر، زبردستی اور دھونس جمانا بھی کیا جا سکتا ہے۔ جب لوگ دوسروں کی پرواہ کئے بغیر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں خواہ اُس سے دوسروں کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ

ہو رہا ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ لوگ گستاخ اور ظلم و جبر کرنے والے ہیں۔ محبت دوسروں کے لئے اظہارِ محبت کرتی ہے۔ دُوسروں پر ظلم و ستم کرنے کی بجائے، اپنا نقصان قبول کرتی ہے لیکن دُوسروں کا فائدہ ڈھونڈتی ہے۔ محبت دوسروں کی ضروریات اور احساسات کا خیال رکھتی ہے اور اُنہیں بے قدر نہیں جانتی۔ محبت ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھتی ہے۔ گستاخی یوں ہم کلام ہوتی ہے۔" مجھے معلوم ہے کہ تم تھکے ہوئے ہو، اُکتاہٹ اور بوجھ کا شکار ہو، تاہم میری ضروریات آپ سے مقدم ہیں۔" اس کے برعکس محبت اپنا نقصان قبول کر کے تھکے ماندوں اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں کی خدمت کرتی ہے۔ محبت خوشی سے اپنا نقصان قبول کرلیتی ہے کیونکہ یہ مسیح کی محبت کا اظہار کرنے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ محبت مہربانی اور پُرفضل روّیہ اختیار کرنے کو ترجیح دیتی ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رشتے ناطوں میں اخلاقیات ناپید ہوتی جارہی ہیں۔ شروع شروع میں ہم اپنے جیون ساتھی، دوست احباب اور عزیز و اقارب کے ساتھ بہت اخلاق اور محبت سے پیش آتے ہیں لیکن پھر آہستہ آہستہ محبت ٹھنڈی پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر دوسروں کی محبت اور مہربانی کے لئے نہ تو اظہارِ تشکر اور نہ ہی اُن کی تعریف و تحسین کے لئے کوئی الفاظ ہمارے منہ سے نکلتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی مہربانیاں، محبت اور رفاقت ہمارے لئے قابلِ قدر نہیں رہتی۔ پھر سرد مہری کا یہ روّیہ گستاخانہ روّیہ بن جاتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ محبت میں گہرائی اور مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے۔

پولس رسول کے مطابق مسیحی محبت گستاخ اور سرد مہر نہیں ہوتی۔ یہ کلام اور کام سے ظاہر کرتی ہے کہ دوسرے اُس کے لئے کس قدر اہم ہیں۔ محبت کا ایک پیمانہ اخلاقیات اور مہربانی ہے۔ اگر ہم دوسروں کے لئے اظہارِ محبت کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم اپنے الفاظ کو پُر

فضل، محبت سے معمور اور اپنے روّیہ کو حسنِ سلوک سے نکھارتے اور سُدھارتے ہیں۔

محبت اپنی بہتری نہیں چاہتی

احبار 19 باب 18 آیت میں خدا نے حکم دیا کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اس حکم سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اپنی ذات سے محبت ایک فطری عمل ہے۔ پولس رسول نے جب افسّس کی کلیسیا کو خط لکھا تو وہ اس بات کو اچھے طریقہ سے سمجھتا تھا۔

"کیونکہ کبھی کسی نے اپنے بدن سے دشمنی نہیں کی بلکہ اُس کو پالتا اور پرورش کرتا ہے جیسے مسیح کلیسیا کو۔" (افسیوں 5 باب 29 آیت)

اپنے آپ کا خیال اور اپنی خواہشوں کی تکمیل تو ایک فطری عمل ہے۔ جب ہم بھوک محسوس کرتے ہیں تو اپنے آپ کو خوارک فراہم کرتے ہیں۔ کسی دُکھ درد کی صورت میں آرام کے لئے ہر ممکن تگ و دَو کرتے ہیں۔ یہ بات بنیادی ضروریات زندگی کے تعلق سے ہی دُرست نہیں ہے بلکہ آرام وراحت اور آسائش کے تعلق سے بھی ہمارا روّیہ اپنے لئے ایسا ہی ہوتا ہے۔ خدا نے لطف اندوز ہونے کے لئے ہمیں اچھی چیزیں عطا کی ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ جب ہماری خواہشوں کی تکمیل ہوتی ہے یا پھر ہم اچھی چیزوں سے آسودہ ہوتے ہیں تو ہم کیسا محسوس کرتے ہیں۔ اچھی چیزوں سے آسودہ خاطر ہونا اور اپنے آپ کا خیال رکھنا کس قدر ایک فطری عمل اور روّیہ ہے۔ اس کا ہم سب کو علم ہے۔ 5 آیت میں پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو بتاتے ہیں کہ محبت خود غرض نہیں ہوتی۔ جس محبت کا پولس رسول ذکر کر رہا ہے وہ اپنی ذات سے ہونے والی محبت سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہوتی ہے۔ یہ بائبل کی محبت ہے جو دوسروں کے لئے بخوشی اور رضا اپنے آپ کو قربان ہونے کے لئے بھی پیش کر دیتی ہے۔ اُس محبت کو خداوند یسوع کی ذات میں ہی دیکھا جا

سکتا ہے۔اُن کی حیاتِ اقدس جو اُنہوں نے اس زمین پر بسر کی اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ محبت اپنی نہیں دوسروں کی فکر کرتی ہے۔ اس سے پہلے پولس رسول نے کہا تھا کہ " کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کی"(1 کرنتھیوں 24:10) پولس رسول کے کہنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا کہ ہم اپنی ضروریات کا خیال نہ رکھیں بلکہ پولس رسول کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ ہم اپنی ضروریات سے بڑھ کر دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔روزہ مرّہ زندگی میں آپ جو فیصلہ جات کرتے ہیں اُن پر غور کریں۔کتنے ہی فیصلہ جات اپنی ضروریات اور مسائل کے حل کے لئے ہوتے ہیں۔پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ محبت اپنی ضروریات سے بڑھ کر دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھتی ہے اور اُن کی فکر کرتی ہے۔اگر آپ کو واقعی کسی سے محبت ہے تو پھر آپ خود ہی دیکھ لیں گے کہ آپ کے کتنے ہی فیصلے اپنی ضروریات سے بڑھ کر اُس شخص کے لئے ہوتے ہیں جس سے آپ کو محبت ہے۔پولس رسول نے فلپیوں کے خط میں اس بات کو اس طرح سے بیان کیا ہے۔

" تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔"(فلپیوں 2 باب 3-5 آیت)

محبت دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتی ہے۔ہم یہاں پر احساسِ کمتری یا ہتکِ عزت کی بات نہیں کر رہے۔خداوند یسوع کو علم تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُس کے دل میں کوئی گناہ نہیں ہے۔تاہم اُسے معلوم تھا کہ اُس کے صلیب پر کام کے وسیلہ سے ہی بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہتری ہے۔خداوند یسوع کو بطور کامل انسان اور کامل خدا اپنی قدر و اہمیت کا اندازہ تھا۔آسمانی مقاصد کے تکمیل کے لئے اُس نے زمینی آرام و

راحت کو ترک کر دیا۔ اُس نے اپنی ذات اور اپنی عزت کے لئے کچھ نہ کیا۔ اُس نے آسمانی باپ کی مرضی اور اُس کے مقصد کو سامنے رکھا۔

دُوسروں کے لئے محبت کے اظہار کے طور پر ہمیں بھی مسیح خداوند کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دُوسروں کی ضرریات کی تکمیل کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار اور رضا مند ہونا ہو گا۔

غور سے سنیں کہ پولس رسول نے رومیوں کے خط میں کیا بیان کیا ہے۔

"مجھے معلوم ہے بلکہ خداوند یسوع میں مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتہ حرام نہیں لیکن جو اُس کو حرام سمجھتا ہے اُس کے لئے حرام ہے۔"(رومیوں 14 باب 14-15 آیت)

محبت بخوشی ور ضا جائز ضروریات اور خواہشات کو بھی دُوسروں کی بہتری اور ترقی کے لئے ایک طرف رکھ دیتی ہے۔ یہ خوشی سے ٹی وی کو بند اور اخبار کو ایک طرف رکھ دیتی اور دُوسروں کی بات پر توجہ دیتی اور مہمان نوازی کرتی ہے۔ محبت دُوسروں کے ساتھ کم وقت گزارتی، زیادہ کام کرنے کی بجائے اپنے ساتھی کے ساتھ رفاقت رکھنے کو ترجیح دیتی ہے۔ محبت اپنے حقوق کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر ہمارے ارد گرد کے لوگوں کے لئے مسیح نے جان تک قربان کر دی تو پھر ہمیں بھی دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے قربانی دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کوئی ایسا وقت یاد کریں جب آپ کسی کے ساتھ متفق نہیں تھے۔ اس غیر متفقی میں تکبر اور غرُور نے کیا کردار ادا کیا؟ اگر آپ اپنے تکبر اور غرُور کو دبا دیتے تو اس کے کیا مثبت نتائج بر آمد ہونے تھے؟

☆۔ اُن طریقوں اور ذریعوں کی فہرست مرتب کریں جن سے آپ کے عزیز و اقارب

آپ کی خدمت کے لئے کوشاں رہے۔ اس ہفتہ وقت نکال کر اُن کا شکریہ ادا کریں اور اُنہیں بتائیں کہ اُن کی خدمت اور مہربانی کا روّیہ آپ کے لئے کس قدر باعث برکت ہوا ہے۔

☆۔ اکثر و بیشتر ہمیں اپنے دوست احباب، عزیز و اقارب کو اپنی باتوں اور روّیوں اور عملی کاموں سے بتانا پڑتا ہے کہ ہم اُن سے کس قدر محبت رکھتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں آپ نے اُن سے کیسی گفتگو کی ہے؟ آپ اُن کے لئے مزید کیسی شفقت اور مہربانی دکھا سکتے ہیں؟

☆۔ چند لمحات کے لئے غور و فکر کریں کہ آپ اپنا وقت اور پیسہ کیسے استعمال کرتے ہیں اور اپنے فیصلہ جات کس طرح کرتے ہیں؟ اس میں دوسروں کے لئے فکر اور دلچسپی کس قدر ہوتی ہے اور آپ کے وقت، پیسے اور فیصلوں میں آپ کی شخصی ضروریات اور مفادات کا کس قدر عمل دخل ہوتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اس ہفتہ خداوند سے اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے سرزنش سننے کے لئے خداوند سے توفیق مانگیں۔ اپنی زندگی میں خصوصی اور لازمی تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے خدا سے فضل اور توفیق مانگتے ہوئے مستعد، تیار اور سرگرم ہو جائیں۔

☆۔ خداوند سے توفیق مانگیں کے آپ کے گفتار و کردار سے اُس کی محبت کی خوشبو دوسروں تک پھیلتی چلی جائے۔

☆۔ خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے دوسروں کی نہیں بلکہ اپنی ضروریات کو ترجیح دی۔

باب 26

غصہ اور دُوسروں کی غلطیوں کو یاد رکھنا

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 13 باب 5 آیت)

محبت جلد خفا میں نہیں ہوتی

کچھ عرصہ قبل میں ایک شخص سے بات کر رہا تھا جو مجھے یہ بتا رہا تھا کہ اُس کے ازدواجی تعلقات بالکل درست ہیں۔ وہ گزشتہ 15 برس سے رشتہ ازدواج میں منسلک تھے اور اُن دونوں میں کبھی اختلاف رائے نہیں ہوا۔ میں حیران و پریشان ہوتا جا رہا تھا کہ اُن دونوں میاں بیوی نے کہاں پر 15 برس کا عرصہ گزارا ہے جہاں پر کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا؟ بالعموم تو ہر جگہ اور ہر تعلق اور رشتے میں اختلاف رائے معمول کی بات ہے۔

کئی ایک باتوں پر بہت جلد غصہ آجاتا ہے۔ تاہم پولس رسول کلیسیا کو بتا رہا ہے کہ محبت جلد غصے میں نہیں آتی۔ یہاں پر استعمال ہونے والا لفظ دو یونانی الفاظ کا مجموعہ ہے۔ پہلا لفظ پارا *paral* ہے جس کا معنی ہے" نزدیک، قرب وجوامیں۔ قریبی علاقہ میں، یا آس پاس۔" دوسرا لفظ آکسس *oxus* ہے۔ جس کا معنی ہے۔" جلد، بلا تاخیر " جب آپ ان دونوں الفاظ کو اکٹھا کرتے ہیں تو لفظ بنتا ہے۔ "پارا آکسنو" *paroxuno* جس سے ہمیں یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے۔ " بہت جلد قریب آنا۔ یا بہت جلد نکل جانا۔" ایسا اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی آپ کے جسم کے کسی حساس حصے کو چھوتا ہے۔ اُس وقت آپ جلد غصے میں آجاتے ہیں، آپ میں تلخی پیدا ہوتی ہے اور آپ انتقامی روّیے کے ساتھ اُس شخص کی

طرف بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔

پولس رسول یہ نہیں کہہ رہا کہ محبت غصے میں نہیں آتی۔ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب محبت کا غصے میں آنا، واجب اور مناسب ہوتا ہے۔ ہم بائبل مقدس میں راست اور واجب غصے کی مثالیں دیکھتے ہیں۔ غور کریں جب پولس اتھینے میں تھا تو کیا ہوا۔

" جب پولس اتھینے میں اُن کی راہ دیکھ رہا تھا تو شہر کو بتوں سے بھرا ہوا دیکھ کر اُس کا جی جل گیا۔" (اعمال 17 باب 16 آیت)

ہم خداوند یسوع کے غصے کو بھی دیکھتے ہیں جب اُس نے ہیکل میں صرافوں کے تختوں کو اُلٹ دیا تھا۔ لوقا 19 باب 45۔ یہ مثالیں واضح کرتی ہیں کہ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب غصہ واجب اور مناسب ہوتا ہے۔ ان دونوں مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولس اور خداوند یسوع اُس وقت غصے میں آئے جب راست اصولوں کو پائمال کیا جا رہا تھا۔ جب خدا اور اُس کے کلام کی توہین ہو رہی ہو تو ہمیں غصے میں آنا چاہئے۔ کئی ایک موقعوں پر ہمیں واقعی غصہ آجاتا ہے۔ تاہم یہ غصہ خود غرضی پر منحصر ہوتا ہے اور اُس میں خدا کی عزت اور اُس کے کلام اور جلال کا بہت کم عمل دخل ہوتا ہے۔ ایسا غصہ اُس وقت آتا ہے جب سب کچھ ہماری مرضی منشا کے مطابق نہیں ہو رہا ہوتا۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری توہین ہو رہی ہے یا پھر ہمارے مفادات خطرے میں ہیں۔ ایسی صورتحال کے لئے پطرس رسول نے اپنے قارئین کو خداوند یسوع کو اپنے لئے ایک نمونہ کے طور پر دیکھنے کا مشورہ دیا ہے، آئیں دیکھتے ہیں۔

"اور تم اسی کے لئے بلائے گئے ہو کیونکہ مسیح بھی تمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے تا کہ اُس کے نقشِ قدم پر چلو۔ نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے

آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا۔"(1 پطرس 2 باب 21-23 آیت)

خداوند یسوع کی تعلیم پر غور کریں۔

" لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کُرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اُسے لے لینے دے۔ اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے منہ نہ موڑ۔" (متی 5 باب 39-44 آیت)

جب محبت کی توہین ہو رہی ہوتی ہے تو وہ بدلہ یا انتقام نہیں لیتی۔ بوقت ضرورت محبت ناراضگی، خفگی کو جذب کر لیتی ہے اور اپنے آپ کو پست کر دیتی ہے۔ جب ہمیں ایک میل چلنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے تو مسیح کی محبت ہمیں دوسرا میل بھی چلنے کے لئے تیار اور آمادہ کر دیتی ہے۔ محبت ستانے اور رسوا اور ذلیل کرنے والوں سے بھی محبت کرتی ہے۔ کیونکہ بائبل کی محبت اپنا مفاد نہیں ڈھونڈتی۔ جب محبت کو اپنے حقوق سے دستبردار ہونا پڑتا اور اپنے آپ کو پست کرنا پڑتا ہے تو یہ غصے میں نہیں آتی۔ اِس کی زبردست مثال خداوند یسوع کی زندگی میں دیکھنے کو ملتی ہے کہ جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے تو اُس نے کس طرح اپنے حقوق سے دستبرداری اختیار کی اور اپنے آپ کو پست کر دیا۔

محبت پرانی باتوں کا ریکارڈ نہیں رکھتی

ہر ایک رشتے اور تعلق میں تضادات اور اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بہت کم رشتے اور تعلقات ہوتے ہیں جہاں ہمیں معذرت کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب ہم اپنے محبت کرنے والوں یا اُن لوگوں کو دُکھ پہنچاتے ہیں جو ہمارے دل کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ دل پر لگی ایسی چوٹ کو بھولنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسا اُس وقت

ہوتا ہے جب کوئی شخص محسوس کرتا ہے کہ اُسے رد کیا جارہا ہے تو پھر دل میں تلخی اور کڑواہٹ پیدا ہوتی ہے جو غصے کی صورت میں باہر نکلتی ہے۔

جب ہم الزام تراشی کی زد میں آتے ہیں تو ہم اپنے الزام لگانے والے کے ماضی کی ناکامیوں اور ایسی باتوں کا اظہار کرتے ہیں جو قابلِ شرم ہوتی ہیں۔جب خداوند یسوع معاف کرتا ہے تو دلچسپ اور حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ وہ کبھی بھی ہمارے ماضی کے گناہ ہمیں یاد نہیں دلاتا خدا کے کلام کے دلچسپ اور ناقابلِ فراموش وعدوں پر غور کریں۔

" اور وہ پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک سب مجھے جانیں گے۔خداوند فرماتا ہے اس لئے کہ میں اُن کی بدکرداری کو بخش دُوں گا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کروں گا۔"

(یرمیاہ 31 باب 34 آیت)

"جیسے پورب پچھم سے دُور ہے۔ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں۔"

(زبور 103 باب 12 آیت)

"وہ پھر ہم پر رحم فرمائے گا اور ہماری بدکرداری کو پایمال کرے گا۔اور اُن کے سب گناہ سمندر کی تہہ میں ڈال دے گا۔ (میکاہ 7 باب 19 آیت)

جب ہم کسی کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف کرتے ہیں تو دراصل ہم اُنہیں سمندر کی تہہ میں ڈال دیتے ہیں۔(میکاہ 7 باب 19 آیت۔) تاکہ ہم اُنہیں دوبارہ باہر نکال نہ سکیں۔ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی اُنہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے اُس کے لئے اُنہیں ہمیں کچھ بھی ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہمارا طرزِ عمل اور حسنِ سلوک کچھ ایسا ہو گا کہ جیسے اُنہوں نے ہمارے خلاف کچھ کیا ہی نہیں۔گویا کہ ہم اُنہیں کبھی یاد بھی نہیں کرائیں گے کہ اُنہوں نے ہمارے خلاف کیا کہا اور کیا کیا تھا۔

پولس رسول کلیسیا کو بتا رہا ہے کہ محبت ماضی کی غلطیوں کا حساب کتاب نہیں رکھتی۔

یونانی زبان کے لفظ *logizomai* کا معنی و مفہوم حساب کتاب اور ریکارڈ رکھنا ہے۔ مسیح کی محبت جو ہم میں ہے وہ اُن دُکھوں، تکلیفوں اور دوسروں کی طرف سے ملنے والی رسوائی کا ریکارڈ نہیں رکھتی بلکہ سب کچھ بھول جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔ تاہم یہ بالکل سیدھی سادھی نہیں ہوتی۔ اس میں عقل اور سمجھ پائی جاتی ہے اور یہ دُوسروں کی غلطیوں اور خامیوں پر بھی نظر رکھتی ہے۔ اسے علم ہوتا ہے کہ لوگ بالکل کامل اور معصوم نہیں ہیں۔ محبت جانتی ہے کہ لفظوں کے تیروں کا زہر کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اُسے رد کئے جانے کی صورت میں دل پر لگنے والے زخم کی تکلیف کا بھی احساس ہوتا ہے۔ محبت جانتی ہے کہ جب کوئی غصے سے اُس پر پھٹ پڑتا ہے یا جب کوئی اپنے خراب موڈ سے کچھ کہتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ محبت اُن سب زخموں کو معافی کے مرہم سے ڈھانپ دیتی ہے۔ محبت ہر طرح کی تکلیف اور دُکھ کو سمندر کی تہہ میں ڈال دیتی ہے تاکہ دوبارہ اُس کا ذکر تک نہ ہو۔

محبت میل ملاپ اور صلح کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے تاکہ ابلیس کو کوئی موقع نہ ملے۔ پولس رسول نے اس بات کو یوں بیان کیا ہے۔

"غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو۔ سورج کے ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے۔ اور ابلیس کو موقع نہ دو۔" (افسیوں 4 باب 26-27)

دشمن نا معاف کرنے والے لوگوں سے بہت خوش رہتا ہے۔ ایسے لوگ اُس کی کاوشوں کے لئے بڑی زرخیز زمین ہوتے ہیں۔ جب ہماری زندگیوں میں نامعافی اور ایسے معاملات موجود ہوتے ہیں تو پھر ابلیس کی طرف سے آزمائش اور مشکلات کے لئے ہماری زندگیاں بہت ہی غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ کتنی بار ہم دوسروں کی طرف سے ملنے والی تکلیف، دُکھ یا اُن

کے قصوروں کو معاف نہ کر کے اُنہیں اپنے دل میں بڑھنے کا موقع دیتے ہیں جو کہ ایک ناراضگی، خفگی اور کینے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسی تلخ جڑوں کا فوری خاتمہ ہونا چاہئے۔ "غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔"

(عبرانیوں 12 باب 15 آیت)

ہمارے تعلقات اور مسیح کے بدن میں بے اتفاقی اور ناچاکی کی بڑی وجہ معاف نہ کرنا اور دوسروں کی غلطیوں کا حساب کتاب رکھنا اور اُنہیں فراموش نہ کرنا ہے۔ مسیح کے بدن میں یگانگت اور دُنیا بھر میں انجیل کے پھیلاؤ کے لئے آئیں یسوع کے نام سے ہر طرح کی کڑواہٹ، بے اتفاقی اور نامعافی کی رُوح سے آزاد ہو جائیں۔ مسیح کی محبت جو روح القدس کے وسیلہ سے ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے وہ دُوسروں کی غلطیوں اور خطاؤں کا حساب نہیں رکھتی بلکہ معاف کر کے بھول جاتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کو کوئی ایسا وقت یاد ہے جب آپ کسی سے خفا ہوئے تھے؟ خداوند سے اُس غصہ پر قابو پانے کے لئے دُعا کریں۔ کس حد تک یہ غصہ خود غرضی اور مطلب پرستی کی بنا پر تھا؟ اس خفگی کی اصل وجہ کیا تھی؟

☆۔ کون سے شخصی تحفظات اور مفادات آپ کو غصے کی حالت میں لے آتے ہیں؟ ایسی صورتحال کے تعلق سے آپ کو اس باب میں کیا تعلیم ملی ہے؟ کیا آپ انجیل کے کام کی بڑھوتی اور ترقی کے لئے اُن مفادات کو خداوند کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں؟

☆۔ کیا ماضی میں کوئی شخص آپ کو دل شکستہ کرنے کا باعث ہوا؟ اُس شخص کے تعلق سے آج آپ کی سوچ کیسی ہے؟ کیا آپ آج بھی اُس کے تعلق سے غصے کا روّیہ اپنائے ہوئے

ہیں ؟ کیا آپ اُسے معاف کرنے کے لئے تیار ہوں گے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کیا آپ آسانی سے غصے کی حالت میں آجاتے ہیں ؟

☆۔ خداوند سے ماضی کے تلخ تجربات کو بھول جانے اور دُوسروں کو معاف کرنے کی توفیق مانگیں۔ خداوند سے تلخ یادوں کی بجائے دوسروں کے لئے اُس کی گہری محبت کو مانگ لیں۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کہ وہ ہر وقت آپ کو پورے طور پر معاف کرنے کے لئے تیار ہے۔

باب27

محبت بدی سے نہیں بلکہ صداقت کی باتوں سے خوش ہوتی ہے

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 13 باب 6 آیت)

محبت بدی سے خوش نہیں ہوتی

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو محبت کے تعلق سے بتا رہا ہے۔ 6 آیت میں وہ اُنہیں بتاتا ہے کہ محبت بدی سے خوش نہیں ہوتی۔

یہاں پر استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ دو الفاظ سے ماخوذ ہے۔ پہلا لفظ انگریزی زبان کا لفظ *a* ہے۔ جسے اس متن میں استعمال کیا جائے تو بعد میں آنے والے منفی لفظ کو تبدیل کر دیتا ہے۔ دوسرا لفظ ڈائیک *dike* ہے

جس کا معنی درست یا واجب ہونا ہے۔ جب ان دو الفاظ کو یکجا کیا جاتا ہے تو اس سے ہمیں بے انصافی اور کسی چیز کے نامناسب، ناراست اور غیر واجب ہونے کا مفہوم حاصل ہوتا ہے۔ اس کا محبت سے کیا تعلق ہے؟

ہم کئی ایک طریقوں سے پولس رسول کے اس بیان کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں۔ اوّل۔ محبت اُس وقت شادمان اور خوش نہیں ہوتی جب اُس کی چاہت کا مقصد بُرائی میں پھنس جاتا ہے۔ یہاں پر متی 18 باب میں بیان کردہ کھوئی ہوئی بھیڑ کی کہانی کا واقعہ قابلِ ذکر ہے۔ اگرچہ باڑے میں 99 بھیڑیں محفوظ تھیں تاہم چرواہا اُس ایک بھیڑ کی تلاش میں نکل کھڑا

ہوا جو کہ کھو چکی تھی۔ چرواہے کا دل اُس ایک بھیڑ کے لئے بے چین اور بے قرار تھا جو کھو چکی تھی۔ اسی طرح خدا کا دل بھی اُس وقت مطمئن اور شادمان نہیں ہوتا جب اُس کے لوگ گناہ یا کسی بدی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اچھا چرواہا اُس کھوئی ہوئی اور پراگندہ بھیڑ کو اُس باڑے میں لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گا جہاں پر وہ بالکل محفوظ اور بے خطرہ ہو گی۔

ایک ماں کے دل کے احساسات اور جذبات بھی بالکل ایسے ہی ہوتے ہیں جس کا بیٹا نشے کی عادت میں پڑ جاتا ہے۔ ایک بیوی کے دل کا دُکھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے جس کا شوہر روپے پیسے اور دھن دولت کمانے کے چکر میں سب کچھ بھول چکا ہوتا ہے۔ ایک نجات دہندہ کی فکر اور دلی جذبات بھی کچھ ایسے ہی ہیں جو آسمانی جاہ و جلال چھوڑ کر بنی نوع انسان کی خاطر قربان ہونے کے لئے زمین پر آ گیا تاکہ وہ اُن کی نجات کا بندوبست کر سکے۔ اور بنی نوع انسان گناہ اور موت کے بندھن اور جوئے سے آزاد ہو سکیں۔ محبت اختلافات کی بنا پر دوسروں کی بربادی اور تباہی پر خاموش تماشائی بن کر کھڑی نہیں رہتی، وہ ایسا بالکل نہیں سوچتی اور نہ ہی چاہتی ہے کہ دُوسرے ابلیس کے ہاتھوں تباہ اور برباد ہوتے رہیں۔ محبت دُوسروں کو دُشمن کے جبڑے سے چھڑانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

جب دوسروں کے ساتھ بے انصافی ہوتی ہے تو محبت اُس وقت بھی غمزدہ ہوتی ہے۔ خواہ کسی نے کتنا ہی ستایا ہو، کس قدر بھی دُکھ دیا ہو تو بھی محبت کسی کی بربادی اور تباہی پر شادمان نہیں ہوتی۔ عہدِ عتیق میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے لوگ اکثر اُس کی طرف پیٹھ پھیر لیتے اور اپنی راہ چل دیتے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بھی اُن کا روّیہ اور سلوک نارواں اور غیر واجب اور نامناسب تھا۔ اپنا مال و دولت بڑھانے کے لئے وہ ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے اور اپنے ہی بھائیوں اور بہنوں کو غلامی میں دے دیتے تھے۔ اُن کی غلطیوں اور

خطاؤں کے باوجود خدا اُن کی تباہی اور بربادی پر شادمان نہیں ہوتا تھا جب اجنبی اُن پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اپنے لوگوں کو نقصان پہنچانے پر خدا اُن قوموں کو مجرم ٹھہراتا اور اُن کی عدالت کرتا تھا۔

محبت کو دوسروں کے خلاف بدی اور ناانصافی کا ذریعہ بننے میں کچھ خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ محبت جلد غصے میں نہیں آتی۔ اور نہ ہی اپنے اندر انتقامی رُوح رکھتی ہے۔ کیا آپ نے مسکراتے ہوئے اپنے آپ سے کبھی یہ کہا ہے۔"میں اُسے اُس کی اوکات یاد دلاؤں گا۔" کیا آپ نے اپنے آپ کو تھپکی دیتے ہوئے کبھی یہ کہا ہے؟" کیا میں نے اُسے یہ نہیں بتایا تھا؟"

کیا آپ اُن لفظی تیروں پر شادمان ہو کر ہنسے ہیں جو دُوسروں کے دل پر گہرے زخم لگاتے ہیں؟ کیا آپ اپنے قریبی دوست احباب اور عزیز واقارب پر کی جانے والی تنقید میں شامل ہوئے ہیں؟ اگر یہ سب کچھ آپ کی زندگی میں ایسے ہی ہے تو یاد رکھیں کہ محبت کا یہ طرزِ عمل نہیں ہے۔

بعض اوقات ایک دوسرے کے ساتھ ہمارا روّیہ بڑا ہی ظالمانہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہم اُن لوگوں کو بھی ازراہِ مذاق تنقید کا نشانہ بناڈالتے ہیں جنہیں ہماری محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کئی دفعہ ہمارے تند و تیز الفاظ اور تنقید دوسرے لوگوں کے دلوں پر اَن مٹ نقوش اور گہرے زخم چھوڑتی ہے۔ پولس رسول بیان کرتا ہے کہ بائبل مقدس کی محبت ایسی کسی بھی بُرائی سے خوش نہیں ہوتی۔ محبت ہمیشہ ایسی باتوں کے لئے کوشاں رہتی ہے جو دُوسروں کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ محبت تنقید کرتی ہے اور نہ ہی دُوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتی ہے۔

لُبِ لباب یہی کہ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بتاتا ہے کہ محبت بُرائی سے خوش اور

شادمان نہیں ہوتی۔ وہ اُنہیں یہ بتارہاہے کہ اگر اُنہیں کسی سے واقعی محبت ہوگی تو وہ اُس وقت غمزدہ اور رنجیدہ ہوں گے جب وہ شخص بدی اور گناہ کے اندھیرے میں بھٹک جائے گا۔(دیکھیں 5 باب 1-12 آیات)محبت گمراہ اور تباہ حال شخص کو تحفظ کے مقام پر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔جب ایسا شخص تباہی اور بربادی کا شکار ہوتا ہے تو محبت اُس وقت شادمان نہیں ہوتی۔

محبت اپنے چاہنے والوں سے انتقام نہیں لیتی اور نہ ہی اُن کو نقصان پہنچاتی اور نہ ہی اُن کے نقصان پر خوش ہوتی ہے۔

محبت سچائی سے خوش ہوتی ہے

محبت سچائی اور کشادہ دلی کے ماحول میں پروان چڑھتی ہے۔رشتے ناطوں میں جہاں سچائی اور کشادہ دلی ہوتی ہے وہاں پر احساس اور تحفظ اُتم درجہ موجود ہوتا ہے۔ جھوٹ اور مکاری شک و شبہات اور تلخی پیدا کرتی ہے۔ سچائی کھاد کی مانند ہے جس کے وسیلہ سے محبت پروان چڑھتی ہے۔اس کے برعکس جھوٹ اور مکاری وہ میدان ہے جہاں شیطان اپنا کام بڑی تیزی سے کرتا ہے۔ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ محبت سچائی سے خوش ہوتی ہے۔ یہاں پر مفہوم یہ ہے کہ خشک اور پیاسی زمین کی طرح محبت سچائی کو جذب کر لیتی ہے۔ سچائی تازگی، کشادگی اور خوشی کا باعث ہوتی ہے۔محبت سچائی کو ایسے قبول کرتی ہے جس طرح ایک بھوکا شخص روٹی کے لئے ترستا ہے اور جب مل جاتی ہے تو بلاتاخیر کھالیتا ہے۔ محبت سچائی کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جس قدر پھیپھڑوں کے لئے ہوا۔

سچائی کے لئے یونانی لفظ *aletheia* ہے۔ یہ لفظ یونانی زبان کے دو الفاظ سے ماخوذ ہے۔ یہاں پر پہلا انگریزی زبان کا حرف *a* ہے۔ جو کسی چیز کی غیر موجودگی کی طرف اشارہ

ہے۔ دوسرا حصہ بنیادی لفظ *lanthano* سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی جھوٹ بولنا یا کسی بات کو چھپانا ہے۔ ہر طرح کی ریاکاری اور جھوٹ سے پاک ہوتی ہے۔

پولس رسول نے 12 باب کی 9 آیت میں کلیسیا کو لکھا کہ محبت بے ریا ہونی چاہئے۔ جہاں مخلص پن نہیں ہے وہاں پر جھوٹ اور فریب پایا جاتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم نقاب پہن کر کسی کو اپنا وہ پہلو دکھانا چاہیں جو کہ دراصل ہم نہیں ہوتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ہر شخص کی دو کہانیاں ہوتی ہیں۔ ایک چھپانے کے لئے، دوسری بتانے کے لئے۔ خدا کی محبت ایک لبادہ نہیں جسے ہم پہن لیتے ہیں۔ ہم مخلص ہیں یا نہیں اِس کا علم تو ہمارے اعمال وافعال سے ہوتا ہے۔

" اَے بچو! ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی محبت کریں۔" (1 یوحنا 3 باب 18 آیت)

درج بالا حوالہ کے مطابق محبت " مجھے آپ سے محبت ہے۔" سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ حقیقی محبت اپنی باتوں کی پاسداری کرتی اور اپنے قول پر پورا اُترتی ہے۔ محبت ہمارے طرزِ عمل اور دوسروں کے ساتھ ہمارے سلوک اور روّیے پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ محبت کے کھرے اور کھوٹے ہونے کا پتہ اُس وقت بھی چل جاتا ہے جب ہم اختلاف رائے اور مشکلات میں اپنا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔ ہم میں مسیح کی محبت عملی طور پر دوسروں تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ ہر روز یہ کہنے والا شخص آپ سے حقیقی محبت نہیں کرتا " مجھے آپ سے محبت ہے۔" بلکہ حقیقی محبت کرنے والا شخص اپنے کلام اور کام سے اظہارِ محبت کرتا ہے۔ یعنی لفظی نہیں بلکہ عملی محبت۔

محبت کا معنی اور مفہوم مخلص پن ہے۔ دیانتداری اور سچائی کے ماحول میں محبت پھلتی پھولتی ہے۔ حقیقی محبت میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کہاں پر کس کے ساتھ کھڑے

ہونا ہے۔ کیونکہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ یعنی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم اچھے بُرے وقتوں میں کس طرح ایک دوسرے پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ مشکل وقت، کٹھن راہیں، صعوبتیں اور راہ کی دشواریاں تو زندگی کا حصہ ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف یعنی اختلافِ رائے ہو سکتا ہے لیکن حقیقی محبت میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم اُن وقتوں سے گزر کر آگے بڑھ جائیں گے۔ جی ہاں یہی وہ حقیقی محبت ہوتی ہے جس پر ہم واقعی بھروسہ کر سکتے ہیں۔

محبت کا معنی و مفہوم محض کردار کے لحاظ سے مخلص ہونا نہیں بلکہ گفتگو میں بھی شفافیت، صداقت اور کھرا پن ہونا چاہئے۔ اگر ہم اپنے تعلقات میں سچے اور کھرے ہیں تو پھر ایک دُوسرے سے باتیں چھپانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ کئی لوگ دوسروں سے ایسے تعلقات پیدا کرتے ہیں جن میں دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اضحاق اور ربقہ کی شادی میں ہمیں یہ سب کچھ دیکھنے کو ملتا ہے۔ جب اُس نے یعقوب کو اُبھارا کے وہ اپنے بوڑھے باپ اضحاق کو دھوکہ دے۔ (پیدائش 27 باب) اکثر و اوقات رشتے ناطوں میں رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے دُوریاں اور فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اچھے خاصے رشتوں اور تعلقات میں بھی لوگ ایک دُوسرے سے چھپاتے ہیں کہ وہ کس طرح روپیہ پیسہ صرف کر رہے ہیں اور کہاں اور کیسے اپنا وقت گزارتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اس طرح کی باتیں سنی ہیں، " میرے باپ کو نہ بتانا یا میرے شوہر کو پتہ نہ چلنے پائے، اگر اُسے پتہ چل گیا تو پھر میری خیر نہیں۔ " ایسی باتیں رشتے ناطوں میں کھرے پن، صداقت اور دیانتداری کے تعلق سے کیا بتاتی ہیں؟ بائبل کی محبت میں کچھ بھی چھپانے کی ضرورت پیش نہیں آتی ۔ اگر ہم محبت سے چل رہے ہیں تو پھر ہم دیانتداری سے دُوسرے شخص کو سب کچھ بتائیں گے، ہمیں نہ تو کوئی پریشانی اور نہ ہی عدمِ تحفظ محسوس ہو گا۔ ہم دوسروں کو احساس دلائیں

گے کہ وہ ہمارے ساتھ اپنا دل کھول سکتے ہیں اور اُن پر تنقید نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اُن کی باتیں دوسروں تک پہنچائی جائیں گی۔ حوصلہ افزائی اور مشورے اور صلاح کاری کے لئے اپنی خواہشات اور ناکامیوں کے بارے میں بھی وہ اپنا دل کھو سکتے ہیں۔ اُنہیں مایوسی اور پریشانی نہیں ہوگی۔ ہم میں الٰہی محبت دُوسروں کو دیانتدار اور شفاف ہونے میں مدد دیتی ہے کیونکہ وہ ہمارے ساتھ بات کرتے ہوئے عدمِ تحفظ محسوس نہیں کرتے۔ ایسی سرزمین پر ہی محبت پھلتی پھولتی اور پروان چڑھتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کوئی ایسا وقت یاد کر سکتے ہیں جب آپ کو کسی کا مذاق اُڑا کر بڑا مزا آیا تھا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت آپ کو اُس شخص سے کتنا پیار تھا؟ کیا خیال ہے؟

☆۔ کیا آپ اپنے تعلقات میں بد دیانت رہے یا دوسروں سے اصل حقائق چھپاتے رہے؟ آپ نے ایسا کرنا کیوں ضروری سمجھا؟ اس سے آپ کو دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات میں کس قدر کمزوری نظر آتی ہے؟ ایسے معاملات میں خداوند سے دیانتدار اور مضبوط ہونے کے لئے دُعا کریں۔

☆۔ آپ کی محبت کس قدر مخلص ہے؟ کیا یہ لفظوں سے بڑھ کر ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے پوچھیں کہ کیا کوئی ایسا روّیہ یا طرزِ عمل جو دوسروں کے لئے دُکھ اور پریشانی یا تضحیک کا باعث ہوا؟ اس کے لئے خداوند سے معافی مانگیں۔ اپنی زندگی میں ضروری تبدیلیاں لانے کا عہد کریں۔

☆۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اپنے تعلقات میں دیانتدار، شفاف اور مضبوط ہو

سکیں۔

☆۔دُعا کریں تاکہ آپ اپنے تعلقات میں مخلص، عملی اور دلی محبت کا اظہار کر سکیں اورزبانی جمع خرچ سے کام نہ لیں

باب28

محبت تحفظ دیتی، بھروسہ کرتی اور اُمید میں قائم رہتی ہے

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 13 باب 7 آیت)

یروشلیم پر نگاہ کرتے ہوئے خداوند یسوع نے یروشلیم کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق کا موازنہ اُس مرغی سے کیا جو بوقت ضرورت اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے چھپا لیتی ہے۔

"اَے یروشلیم اَے یروشلیم ! تو جو نبیوں کو قتل کرتا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتا ہے! کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پرَوں تلے جمع کر لیتی ہے اُسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لوں مگر تم نے نہ چاہا! دیکھو تمھارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔"(متی 23 باب 37-38 آیت)

یہاں پر مُرغی کی تصویر ایک گہرے اور حساس رشتے یعنی ماں کے رشتے کو پیش کرتی ہے۔ اگرچہ ماں تو غیر محفوظ ہوتی ہے لیکن اُس کے پرَوں تلے بچے محفوظ ہوتے ہیں۔ ماں موسم کی شدت، آب و ہوا کے اُتار چڑھاؤ کا سامنا کرتی ہے لیکن بچے گہرا تحفظ محسوس کرتے ہیں۔ خواہ باہر تند و تیز ہوائیں چل رہی ہوں۔ تیز دھوپ ہو یا پھر تیز بارش، بچے اپنی ماں کے پرَوں تلے گرم، محفوظ اور آرام دہ محسوس کرتے ہیں۔

پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بتایا کہ محبت تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہاں پر جو لفظ استعمال ہوا ہے اُس کا معنی" کے اُوپر چھت ہونا، یا ڈھانپنا" ہے۔

(یونانی لفظ،Stego) سٹیگو

اس سے ہمیں دوسروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے دُکھ جھیلنے اور قربانی دینے کا مفہوم بھی ملتاہے۔ آئیں ایک بار پھر اپنے بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والی مرغی کی طرف چلیں۔ اپنے بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ماں کو قربانی دینا اور دُکھ سہنا پڑتا ہے۔ بچے تو محفوظ ہوتے ہیں لیکن ماں بارش اور دھوپ کی تیزی کو برداشت کرتی ہے۔ وہ موسم کی شدت برداشت کرتی ہے تو بچوں کو تحفظ ملتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے لئے ایک چھت کا کردار ادا کرتی ہے۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قربانی کے بغیر دوسروں کے لئے باعثِ برکت ہونا ممکن نہیں۔

چھت ہمیں موسم کی شدت، تند و تیز ہواؤں، بارش، تیز دھوپ اور نمی سے محفوظ رکھتی ہے، چھت نہ ہو تو ہم اِن سب کی زد میں آجائیں۔ اگر آپ کو کسی سے محبت ہے تو آپ واقعی اُس کے لئے چھت کا کردار ادا کریں گے۔ آپ اپنے کسی پیارے کے لئے ہر طرح کے خطرات اور مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ فطری بات ہے کہ جن لوگوں سے ہمیں محبت ہوتی ہے، محبت آگے بڑھ کر اُن کو محفوظ کرلیتی ہے۔

بہت سی چیزوں سے ہمیں تحفظ درکار ہوتا ہے۔ اوّل۔ ہمیں جسمانی تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں چھوٹے بچوں کے لئے والدین کی محبت بھی شامل ہے۔ کسی بھی جسمانی نقصان سے بچوں کو محفوظ کرتے ہوئے والدین اپنے بچوں کے لئے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ اپنے گھر کو بچوں کے لئے ہر طرح کے خطرے سے محفوظ بنائیں گے۔ سچی اور کھری محبت دُوسروں کو جسمانی نقصان سے محفوظ رکھتی ہے۔

محبت روحانی نقصان سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ 2یوحنا 10 آیت میں رسول نے کلیسیا کو لکھا کہ ایسے لوگوں کو گھروں میں نہ آنے دیں جو خوشخبری کی منادی نہیں کرتے۔ اس

آیت کی کئی ایک تفاسیر کی جاسکتی ہیں تاہم اس کا ایک معنی اور مفہوم، اپنے گھر، کلیسیا اور اپنے عزیزوں کو بدی کے اثر و تاثیر سے محفوظ رکھنا بھی ہے۔ جن سے ہمیں محبت ہو گی ہم اُنہیں اس دُنیا کے بُرے اثر اور تاثیر سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہم خداوند کے ساتھ چلنے میں بھی اُن کی مدد کریں گے۔ بُرے روحانی اثرات مرتب کرنے والی چیزوں سے تحفظ دینے کے لئے محبت ہر ممکن عملی قدم اُٹھائے گی۔

محبت جذباتی نقصانات سے بھی محفوظ رکھتی ہے جو کہ کئی طرح سے ہو سکتے ہیں۔ ہماری باتیں دوسروں کے لئے خوف کا باعث ہو سکتی ہیں۔ بائبل کی محبت دوسروں کو کسی بھی طرح کے نقصان سے محفوظ رکھتی ہے۔ محبت جانتی ہے کہ لفظ مار ڈالتے ہیں۔ محبت سے بولے گئے الفاظ تعمیر بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے محبت لفظوں کے استعمال میں بڑی احتیاط سے کام لیتی ہے۔ جب کسی کو جذباتی چوٹ لگتی ہے تو محبت آگے بڑھ کر مرہم کا کام کرتی ہے۔ جی ہاں سچی محبت زخموں پر مرہم پٹی کرتی ہے۔ کھری محبت یعنی بائبل کی محبت شفا دینے اور پھر سے اُٹھا کھڑا کرنے کے لئے آگے بڑھتی ہے۔ یہ محبت ہمت بندھاتی اور پھر سے دوڑنے کا حوصلہ دیتی ہے۔

محبت تحفظ دیتی اور دوسروں کا خیال رکھتی ہے۔ جب کوئی زخمی ہوتا ہے تو یہ مرہم پٹی کرتی ہے۔ تحفظ فراہم کرنے سے یہ محبت کبھی بیزار نہیں ہوتی۔ دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے یہ ہر طرح کے خطرات کا سامنا کرتی ہے۔

محبت ہمیشہ بھروسہ کرتی ہے

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو محبت کے تعلق سے بتایا کہ یہ بھروسہ کرتی ہے تو ہم حیران ہوتے ہیں کہ اس کا کیا معنی اور مفہوم ہو سکتا ہے۔ ہر وہ شخص جس سے ہمیں محبت ہوتی ہے وہ ہمارے اعتماد اور بھروسے کے قابل نہیں ہوتا۔

جب پولس رسول نے یہ کہا کہ محبت ہمیشہ بھروسہ اور اعتماد کرتی ہے تو اس سے اُس کا کیا معنی اور مفہوم تھا؟ کیا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ محبت اندھی اور بھولی بھالی ہوتی ہے؟ کیا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ جس شخص سے ہمیں محبت ہو اُس کی ہر ایک غلطی اور خطا کو بھول جائیں اور جو کچھ وہ کہہ رہاہے اُس کی بات کا آنکھیں بند کر کے یقین کر لیں؟ کیا وہ ہمیں یہ سمجھا رہا ہے کہ اگر ہم بعض باتوں میں اپنے بچوں پر بھروسہ نہیں کرتے تو سمجھ لیں کہ آپ کو اُن سے محبت ہی نہیں؟ درحقیقت پولس رسول اِن میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں کہہ رہا تھا۔ تو پھر پولس رسول کا اصل مطلب، معنی اور مفہوم کیا تھا جب اس نے کہا کہ محبت ہمیشہ بھروسہ کرتی ہے؟

اوّل:۔ محبت قابلِ اعتماد ہو کر محبت بھروسے کو پیدا کرتی ہے۔ جہاں محبت کا راج ہو گا وہاں پر ازدواجی تعلقات میں بد دیانتی نہیں ہو گی اور نہ ہی ایک دوسرے سے بے وفائی کرتے ہوئے جنسی بے راہ روی کا شکار ہو گا۔ حقیقی محبت قابلِ اعتماد ہوتی ہے، دُکھ سکھ اور ہر طرح کی مشکلات اور مسائل میں بھی کھڑی رہتی اور قائم رہتی ہے۔ محبت اپنے پیاروں کو منجدھار میں چھوڑ کر نہیں جاتی۔ خواہ حالات و واقعات کیسے بھی کیوں نہ ہوں محبت کرنے والوں پر ہر طرح سے اعتماد اور بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

دوئم، محبت ایسی محبتوں پر یقین اور بھروسہ کرتی ہے۔ محبت بھروسہ اور اعتماد پیدا کر کے اُنہیں اُس کام کو سر انجام دینے کے لئے اُبھارتی ہے جس کے لئے خدا نے اُنہیں بلایا ہوتا ہے۔ محبت ہر طرح کے حالات و واقعات میں ثابت قدم اور قائم رہتی ہے۔ جب فتح ملتی ہے تو محبت اپنے چاہنے والوں کو فتح مند اور شادمان دیکھ کر خوش ہوتی بلکہ اُن کی خوشی میں شریک ہوتی ہے۔ محبت اپنے چاہنے والوں سے دستبر دار نہیں ہوتی۔

بھروسے اور اعتماد کے ماحول میں ہی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ محبت منفی روّیہ اختیار نہیں

کرتی اور نہ ہی شک کرتی ہے۔ جہاں پر دھوکہ اور بد دیانتی ہوتی ہے وہاں پر محبت پھل پھول نہیں سکتی۔ بھروسہ اور اعتماد محبت کا جزوِلازم ہے۔

جہاں بائبل کی محبت ہوتی ہے وہاں پر بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے۔ محبت دُوسروں کی بھلائی اور ترقی چاہتی ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں کسی سے محبت کرتا ہوں تو دراصل میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں اُس شخص کے ساتھ وفادار اور دیانتدار رہوں گا۔ دُکھ سکھ میں اُس کے ساتھ رہوں گا۔ اُس پر بھروسہ اور اعتماد کروں گا۔ اُس شخص کے ساتھ جھوٹ نہیں بولوں گا بلکہ ہمیشہ اُس کے ساتھ سچی بات ہی کہوں گا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ شخص ہر طرح کے حالات وواقعات اور صورتحال میں مجھ پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتا ہے۔

محبت اُمید میں قائم رہتی ہے

زبان کے تعلق سے ایک بات سب جانتے ہیں کہ یہ بدلتی رہتی ہے۔ دُنیا میں کسی بات کے تعلق سے بے یقین ہونے کی صورت میں لفظ " اُمید " استعمال کیا جاتا ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ اُمید ہے کہ میں یہ کام کروں گا تو دراصل میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں یہ کام کرنا تو چاہتا ہوں لیکن مجھے قوی بھروسہ نہیں کہ آیا میں یہ کر بھی پاؤں گا یا نہیں۔ اس حوالہ میں پولس رسول لفظ " اُمید " اس معنی اور مفہوم کے ساتھ استعمال نہیں کر رہا۔

استعمال کیا ہے جس کا معنی اور مفہوم بڑی توقع کے ساتھ اُمید کرنا ہے۔ پولس رسول نے یونانی لفظ *elpizo* Elpizیونانی لفظ سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی خوشی اور شادمانی سے کسی بات کی توقع کرنا ہے۔ اس لفظ میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے۔ آئیں دیکھیں کہ بائبل مقدس کے دیگر حوالہ جات میں کیسے استعمال ہوا ہے۔

"اور اُس کے نام سے غیر قومیں اُمید رکھیں گی۔" (متی 21:12)

"اگر ہم صرف اِسی زندگی میں مسیح میں اُمید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زیادہ بد

نصیب ہیں۔"   (1 کرنتھیوں 19:15)

"کیوں کے ہم محنت اور جانفشانی اسی لیے کرتے ہیں کہ ہماری اُمید اُس زندہ خُدا پر لگی ہوئی ہے جو سب آدمیوں کا خاص کر ایمان داروں کا منجی ہے۔"

(1 تیمتھیس 10:4)

"اب ایمان اُمید کی ہُوئی چِیزوں کا اعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔"

(عبرانیوں 1:11)

"اور اُمید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ رُوح القدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خُدا کی مُحبت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہیں۔"   (رومیوں 5:5)

جس اُمید کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے وہ کبھی مایوس نہیں کرتی۔ یہ ہمیں کبھی بھی گرنے نہیں دیتی۔ یہ سچی اور کھری ہوتی ہے۔ اگر ہم محبت میں اُمید کے معنی اور مفہوم سمجھنا چاہتے ہیں تو ہم خداوند یسوع کی ذاتِ اقدس میں اُس کو دیکھ سکتے ہیں۔ خداوند یسوع میں ہماری اُمید کیا ہے؟ خداوند یسوع کو جاننا ہمارے لیے کیسے اُمید کا باعث ہو سکتا ہے؟

اس میں ہمارے لئے کیا اور کیسی اُمید پائی جاتی ہے؟

اوّل۔ ہماری یہی اُمید ہے کہ خداوند یسوع ہمارے لئے اپنے وعدوں میں وفادار رہے گا۔ خواہ کچھ بھی ہو، ہمیں کیسی ہی صورتحال کا سامنا ہو۔ خداوند یسوع ہمارے لئے اپنے کلام کو پورا کرنے میں وفادار اور دیانتدار رہے گا۔ ہمیں تاریک راہوں میں بھی اپنی راہ نظر آئے گی۔ کیونکہ تاریک ماحول میں ہم اُس پر بھروسہ کر کے ایمان سے چھلانگ لگادیں گے اس اُمید کے ساتھ کہ وہ ہمیں اپنی بانہوں میں سنبھال لے گا۔

خواہ ہم اس بات کو پورے طور پر نہ بھی سمجھتے ہوں تو بھی ہمیں یقین اور بھروسہ ہوتا ہے کہ وہ تاریک دَور میں بھی ہمیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اسی یقین اور بھروسے کا دوسرا نام

اُمید ہے۔

خداوند یسوع ہم سے بڑی توقع کرتا ہے وہ ہماری زندگی اور ہمارے وسیلہ سے کچھ کرنے کی توقع کرتا ہے۔ جو منصوبے وہ ہمارے لئے رکھتا ہے وہ اُنہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اپنے جلال اور بزرگی کے لئے جس طرح سے وہ ہمیں استعمال کر سکتا ہے اُسے ہی معلوم ہے۔ اُس نے اپنی مرضی اور ارادہ سے ہمیں اس جہاں سے الگ کر لیا ہے تاکہ وہ ہمیں اس دُنیا میں اپنے مقصد اور منصوبے عیاں کرنے کے لئے استعمال کرے۔ اُسے ہم سے بڑی توقعات ہیں۔ وہ ہم سے بھی زیادہ ہمیں جانتا اور سمجھتا ہے۔ ہماری زندگی اور دل میں چھپے گناہوں سے بھی وہ واقف ہے۔ تو بھی وہ ہم سے توقع اور اُمید رکھتا ہے۔ ہماری ناکامیوں اور خطاؤں کے باوجود وہ ہمیں استعمال کرنے کے لئے تیار ہے۔

ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت کا ان باتوں سے کیا تعلق ہے؟ بائبل کی محبت میں بڑی اُمید اور بھروسہ پایا جاتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ مجھ سے محبت کرنے والے دُکھ سکھ میں میرے ساتھ ہوں گے۔ اگر مجھے کسی سے محبت ہے تو میں بھی اُن کے مشکل وقت میں اُن سے پیچھے یا دُور نہیں رہوں گا۔ ہماری اُمید خدا اور اُس کی محبت میں ہے جو وہ ہم سے رکھتا ہے۔ جب ہم ناکام ہوتے ہیں اور پھر سے توبہ کر لیتے ہیں تو اُس میں پورے طور پر بحال ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اُس پر یہی بھروسہ اور اُمید ہے۔ ہم انجیل کے پھیلاؤ اور خدا کی بادشاہی کے قیام کے لئے دوسروں کو اُس کی اُتم اور کبھی بھی ناکام نہ ہونے والی محبت کا پرچار کر سکتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی دوسروں سے ایسی باتیں کیں جو اُن کے لئے نشتر ثابت ہوئیں؟ کیا کوئی ایسا وقت یاد ہے جب آپ محافظ ہونے کی بجائے حملہ آور بن گئے؟ خداوند اور اُن

لوگوں کے سامنے اقرار کریں جن کو آپ نے لفظوں کے تیروں سے زخمی کیا۔

☆۔ہم سب کو کئی ایک چیزوں سے تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔وہ چند ایک چیزیں کون سی ہیں؟ کس طرح آپ دوسروں کو منفی اثرات سے محفوظ رہنے میں اُن کے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں؟

☆۔کیا کوئی ایسا وقت بھی آیا جب اُن لوگوں سے تعلقات بگاڑ بیٹھے جن سے آپ کو محبت تھی؟ آپ کس طرح معاملات درست کر سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔جس طرح خدا آپ کا محافظ رہا ہے، خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خداوند سے ایسا شخص بننے کے لئے فضل اور مدد مانگیں جس پر سب ہی اعتماد اور بھروسہ کر سکیں۔ اس تعلق سے زندگی کے جن حصوں میں آپ کو تبدیلی اور عہد کی ضرورت ہے، خداوند سے کہیں کہ وہ آپ پر آشکارا کر دے۔

☆۔خداوند سے اپنی کمی کمزوریوں کا اقرار کریں اور اُن کے سامنے بھی جن کے ساتھ آپ محبت کے تعلقات میں دیانتدار نہ رہ سکے۔

☆۔خداوند میں اس اُمید کے لئے شکر گزاری کریں جو ہمیں حاصل ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنا پاک روح ہمیں عطا کرتا ہے تاکہ ہم قابلِ اعتماد بن جائیں تاکہ وہ خدمت سرانجام دے سکیں جس کے لئے اُس نے ہمیں نعمت اور صلاحیت سے نوازا ہے۔

☆۔خداوند سے ایسا شخص بننے کے لئے دُعا کریں جس پر لوگوں کو اعتماد ہو اور جو لوگوں کے لئے تاریکی میں روشنی ہو۔

باب29

محبت ہمیشہ ثابت قدم رہتی اور کبھی ناکام نہیں ہوتی

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں
(1 کرنتھیوں 13 باب 7-13 آیت)

ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں جب ہمیں یہ خیال آتا ہے کہ محبت تمام چیزوں کو درُست کر دیتی ہے۔ بڑے بوڑھے ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ "کہ لوگ خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔" ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ اچانک سے رشتے ناطوں میں کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس لعنت شدہ زمین پر اور اس گناہ آلود دُنیا میں رشتوں ناطوں میں دراڑاور کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

مجھے عہدِ عتیق میں سے ایک عورت کا خیال آتا ہے جو خدا کے عظیم سورما یعقوب کے ساتھ رشتہ ازدوج میں منسلک ہوئی تھی۔ مسئلہ یہ تھا کہ یعقوب کے دل میں ایک اور بیوی بھی تھی جسے وہ لیاہ سے بڑھ کر پیار کرتا تھا۔ جب پیدائش کی کتاب میں آپ لیاہ اور یعقوب کی کہانی پڑھتے ہیں تو آپ کو ایک عورت اپنے شوہر کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں نظر آتی ہے تاکہ وہ اُس کے ساتھ محبت بھرے لمحات گزار سکے۔ لیکن اُس کی کاوشیں بے سُود رہیں۔ زندگی بھر لیاہ ایک ایسی بیوی کے طور پر کشمکش کا شکار رہی جسے بالکل بھی چاہا نہیں گیا ۔(پیدائش 29 باب)

آج کے دَور میں بھی ایسی پُر درد کہانیاں اور دردناک قصے پائے جاتے ہیں۔ پولس رسول

کرنتھس کی کلیسیا کو بتاتا ہے کہ محبت ثابت قدم اور قائم رہتی ہے۔

ثابت قدم رہنے کے لئے یونانی لفظ *hupomeno* استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنی " کے نیچے رہنا یا برداشت کرنا ہے "

یہاں سے ہم یہ معنی اور مفہوم اخذ کرتے ہیں کہ محبت کرنے والا شخص درد اور تکلیف برداشت کرتا ہے لیکن تکلیف دینے والے شخص سے دُور نہیں بھاگتا۔ اس بات کو محسوس کریں کہ یہ سب کچھ محبت کے لئے آسان نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ سب کچھ تکلیف دہ اور دردناک ہوتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی پر نظر کریں۔ غور سے سنیں کہ عبرانیوں کا مصنف 12 باب 2 آیت میں خداوند یسوع کے تعلق سے کیا بیان کرتا ہے۔

"اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہو جس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کرکے صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔" (عبرانیوں 12 باب 2 آیت)

ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ صلیب خداوند یسوع مسیح کے لئے کوئی اچھا تجربہ نہیں تھا۔ اپنی زمینی زندگی کے دوران، وہ جسمانی روحانی اور جذباتی طور پر کشمش اور تکلیف کے تجربہ سے گزرا۔ وہ کون سی چیز تھی جس کی بنا پر اُس نے ایسی تکلیف اور شرم کو برداشت کیا؟ کیا یہ ہمارے لئے اُس کی محبت ہی نہ تھی جس کی وجہ سے وہ ایسے تلخ تجربات اور تکلیف دہ صورتحال سے گزر گیا۔ سنیں کہ خداوند یسوع مسیح متی کی انجیل میں کیا بیان کرتے ہیں۔

"اور میرے نام کے باعث سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے"

(متی 10 باب 22 آیت)

خداوند یسوع دراصل ہمیں یہ بتارہے ہیں کہ ہم بھی ایسے تکلیف دہ حالات، تلخ تجربات اور

درناک کشمکش سے گزرنے کی توقع کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہم اُس کے ہیں اس لئے ہمارا تمسخر بھی اُڑایا جائے گا اور ہمیں رد بھی کیا جائے گا۔ خداوند یسوع مسیح کی وجہ سے لوگ ہم سے عداوت رکھیں گے۔ ہم سے نفرت کی جائے گی۔ خداوند یسوع ہم سے یہ کہہ رہا ہے کہ اُس کی محبت کی خاطر ہم ایسی صورتحال سے گزریں اور یہ سب کچھ سہہ کر ثابت قدم اور قائم رہیں۔ ثابت قدمی ہی محبت کی جانچ پرکھ کا اصل معیار ہے۔

سلیمان بادشاہ کو بھی اس بات کا علم تھا کہ رشتے ناطوں اور تعلقات میں کئی ایک مسائل پیدا ہوں گے۔ تاہم اُسے یہ علم تھا کہ سچی محبت اُن سب چیزوں کے سامنے ہار مان کر کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ بائبل کی محبت کی شدت کو بجھانا بہت مشکل ہے۔

"سیلاب عشق کو بجھا نہیں سکتا۔ باڑ اُس کو ڈبا نہیں سکتی۔ اگر آدمی محبت کے بدلے اپنا سب کچھ دے ڈالے تو وہ سراسر حقارت کے لائق ٹھہرے گا۔"

(غزل والغزلات 8 باب 7 آیت)

ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب محبت درد کے مارے چلا اُٹھتی ہے۔ محبت رنجیدہ بھی ہو گی۔ کئی دفعہ تو ہم یہ سوچنے لگتے ہیں کہ جس بوجھ کو ہم برداشت کر رہے ہیں، کہیں اُس کو برداشت کرتے کرتے ہم خود ہی نہ کچلیں جائیں۔

موسیٰ نے اُس درد کو برداشت کیا۔ آئیں سنیں کہ گنتی کی کتاب میں وہ کیا بیان کرتا ہے۔

"میں اکیلا اُن لوگوں کو سنبھال نہیں سکتا کیونکہ یہ میری طاقت سے باہر ہیں۔"

(گنتی 11 باب 14 آیت)

یہاں پر ہمیں ایک ایسے شخص کی تصویر نظر آتی ہے جو ایک بھاری بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ مردِ خدا موسیٰ نے محبت سے معمور ہو کر نہ صرف اپنے لوگوں کی بلکہ اپنے خدا کی بھی خدمت کی۔ اگرچہ وہ اپنی قوم اور خدا سے محبت رکھتا تھا تو بھی از حد بھاری بوجھ کے نیچے وہ

چلا اُٹھا۔ یہ بوجھ اُس کے لئے نا قابل بر داشت تھا۔

محبت کو گہرے بوجھ اور تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے۔ محبت کا امتحان پُر آسائش اور سہل زندگی میں نہیں بلکہ تکلیف دہ حالات اور ماحول میں ہوتا ہے۔ کٹھن حالات، مشکل صورتحال ہی محبت کی جانچ پرکھ کرتی ہے۔ نوجوان جوڑے جنہوں نے ابھی جوانی کی دہلیز پر پاؤں رکھا ہو اور کبھی مشکل حالات اور دردناک صورتحال سے نہ گزریں ہوں اُنہیں کیا معلوم کہ محبت کیا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس شادی شدہ جوڑوں کو دراصل بہتر اور گہرے طور پر معلوم ہوتا ہے کہ محبت کیا ہے، کیونکہ اُنہیں ازدواجی جھگڑوں، باغی بچوں، رشتے ناطوں کے درمیان پیدا ہونے والی تلخیوں اور کئی ایک تکلیف دہ تجربات کا سامنا ہو چکا ہوتا ہے۔ حقیقی محبت تکلیف دہ ماحول، تاریک صورتحال اور دردناک حالات میں بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتی ہے۔

مجھے ایک خاندان کی یاد آرہی ہے جن کے ہاں ایک معذور بچہ تھا جو اُسی چرچ میں آتے تھے جہاں میں بھی عبادت کے لئے جایا کرتا تھا۔ مجھے اُن والدین کی محبت اور وفاداری دیکھ کر بہت حیرت ہوتی جو اپنے معذور فرزند کی دیکھ بھال اور خدمت اور تیمارداری کے لئے ہر وقت سرگرم اور مستعد رہتے تھے۔ اُن کے ریٹائرڈ ہو جانے کے بعد بھی وہ فرزند اُن کے ساتھ ہی رہا اور اُن کی توجہ اور محبت کو بڑے پیمانے پر حاصل کرتا رہا۔ حتیٰ کہ شوہر کی وفات کے بعد بھی وہ عورت بڑی احتیاط اور دلجمعی سے اپنے بیٹے کی خدمت اور مدارت کرتی رہی۔ بڑھاپے کے باوجود اُس عورت نے کبھی کام کی زیادتی اور کئی ایک چیزوں کو نہ کرپانے کی شکایت نہ کی۔ وہ عورت اپنے بیٹے کے لئے ثابت قدم اور قائم رہنے والی محبت رکھتی تھی جس نے بہت دُکھ سہنے کے باوجود کبھی پیچھے نہ ہٹنے کا فیصلہ کیا۔

محبت کبھی ناکام نہیں ہوتی ہم میں سے ایسا کون ہے جو دُوسروں سے محبت کرنے میں کبھی

ناکام نہیں ہوا۔ اگر ہم دیانتداری سے کام لیں تو ہم جانتے ہیں کہ کئی دفعہ رشتے ناطوں اور تعلقات میں ہم نے خود غرضی اور تکبر سے کام لیا۔ اور ہمارا روّیہ دوسروں کے لئے تکلیف دہ رہا۔ جب پولس رسول نے یہ لکھا کہ محبت کبھی ناکام نہیں ہوتی تو اس سے اُس کا کیا مطلب تھا؟

یہاں پر کبھی نہیں کہ لئے جو اصل زبان میں لفظ استعمال ہوا ہے اس کا معنی ہے" کسی بھی وقت نہیں"

یونانی لفظ *ekpipto* ناکام ہونے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اُس کا معنی ہے، راہ سے ہٹ جانا۔ گر جانا۔ دُور ہو جانا ہے۔

پولس رسول کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ حقیقی اور سچی محبت کبھی اپنی راہ سے نہیں ہٹی بلکہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر میں کسی شخص کی ناکامی کا سبب بنتا ہوں، تو کیا اس کا مطلب ہے کہ مجھے اُس شخص سے محبت نہیں ہے؟ یہ بات درُست نہیں ہے۔ ہر روز ہم کسی نہ کسی طرح سے اپنے عزیز و اقارب سے محبت کرنے میں ناکام رہتے ہیں

لیکن پھر بھی ہمارے دل کی گہرائیوں میں اپنے پیاروں کے لئے محبت موجود رہتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس لئے محبت کرنے میں ناکام نہ رہے کیونکہ ہمیں اُن سے محبت نہیں تھی بلکہ اس لئے کہ ہم محبت کا طرزِ عمل اختیار کرنے میں ناکام رہے۔

کسی سے محبت کرنا ایک بات ہے تو محبت کا طرزِ عمل اختیار کرنا اس سے قطعی مختلف معاملہ ہے۔ کئی دفعہ ہم یوحنا رسول کی اس نصیحت کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہتے ہیں۔ "اَے بچو! ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی محبت کریں۔" (1 یوحنا 3 باب 18 آیت)

پولس رسول نے کرنتھیوں 13 باب کی 8 آیت میں کلیسیا کو بتایا کہ نبوتیں، علم اور

زبانیں تو جاتی رہیں گی لیکن محبت کبھی ناکام نہ ہو گی۔ یاد رہے کہ یہاں اس باب میں پولس رسول نعمتوں کا ذکر کر رہا ہے۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بتا رہا ہے کہ اگرچہ ایک دن آئے گا جب یہ نعمتیں کام نہیں کریں گی لیکن محبت کا سلسلہ رواں دواں رہے گا۔ خداوند کی حضوری میں تمام نعمتوں کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہو گی لیکن ابدیت میں خداوند کے لئے ہماری محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ کرنتھس کی کلیسیا کو مسیح کے بدن کے لئے محبت کی اہمیت یاد دلانے کے لئے پولس رسول کا یہ اپنا طریقہ ہے۔

پولس کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بتا رہا ہے کہ محبت ایسے نہیں کہ آج ہے تو کل نہیں ہو گی۔ بلکہ یہ رواں دواں رہے گی۔ جس شخص سے محبت کی جاتی ہے، اُس کی خامیوں، مشکلات اور طوفانوں میں بھی محبت کا سلسلہ کبھی رُکتا نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم گزشتہ ابواب میں محبت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے آئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے آپ سے یہ سوال کیا ہو، میں کس طرح اس انداز سے محبت کرنا جاری رکھ سکتا ہوں؟ اگر آپ خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند مانتے ہیں تو وہ دن قریب ہے جب آپ ایسا کر سکیں گے۔ پولس رسول نے ایک بچے کی مثال استعمال کی ہے۔ جب وہ بچہ تھا تو بچوں جیسی حرکتیں کرتا تھا۔ لیکن جب جوان ہوا تو بچوں جیسی عادات واطوار ختم کر دیں۔ اب تو ہم جُزوی طور پر جانتے ہیں لیکن جب کامل آئے گا تو ہم اُس طور سے جانیں گے، جس طور سے ہم جانیں گئے ہیں۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو کیا بتا رہا تھا؟ کیا وہ یہ نہیں بتا رہا تھا کہ اب ہمیں اس طور سے محبت کرنے میں دِقت پیش آتی ہے جس طور سے ہمیں محبت کرنے کا چیلنج درپیش ہے؟ اس زمین پر تو ہم بچوں جیسی فطرت اور گناہ آلودہ روّشوں سے کشمکش کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس زمین پر رہتے ہوئے ہمیں جُزوی طور پر ہی علم ہو پائے گا کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے کا کیا مطلب، معنی

اور مفہوم ہے۔ لیکن وقت قریب ہے جب سب کچھ بدل جائے گا۔ محبت کو زوال نہیں ہے۔ محبت ابدیت میں بھی ہمارے ساتھ رہے گی۔ آسمان پر جا کر ہی ہمیں محبت کی معموری کا علم ہو گا۔ جب ہم وہاں پہنچیں گے تو اُن معمولی اور چھوٹی موٹی رکاوٹوں سے آزاد ہو چکے ہوں گے جو ہمیں محبت کرنے سے روکتی ہیں۔ آسمان پر ہم مکمل طور پر آزاد ہو چکے ہوں گے اور ہم ایک دوسرے سے ایسے ہی محبت کریں گے جس طرح خداوند یسوع ہم سے محبت کرتا ہے۔

اس سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ ایک چیز ہے جسے ہم اس دُنیا میں صرف کر سکتے ہیں، جی ہاں یہ محبت ہے جسے ہم صرف کر سکتے ہیں بالکل ایسے ہی جس طرح کاروبار میں روپیہ پیسہ صرف کیا جاتا ہے۔ اور پھر ہمیں اس کا حاصل بھی ملتا ہے۔ آسمان پر جو چند ایک چیزیں ہم لے کر جائیں گے، اُن میں محبت بھی ایک اہم چیز ہے۔

قوی ایمان اور یقین کے ساتھ اس بات کو سمجھ لیں کہ محبت وہ سبق ہے جو خداوند ہمیں سکھانا چاہتا ہے۔ محبت آسمانوں کی خوشبو ہے جو آسمانی فضاؤں اور ہواؤں کو معطر کرتی ہے۔ خداوند یسوع کے اس زمین پر آنے اور ہمارے لئے قربان ہونے کے پیچھے محبت ہی تھی جس نے اُسے اتنی بڑی قربانی دینے کے لئے تیار کیا۔ میرے لئے خدا کی یہ مرضی ہے کہ میں محبت کو جانوں اور اپنے اردگرد کے لوگوں پر اُس کی محبت کو آشکارہ کروں۔ کیا آپ محبت کی اس تعلیم کے تعلق سے شش و پنج اور کشمکش کا شکار ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسی محبت آپ کے بس کی بات نہیں؟ خداوند یسوع آپ کو ایسی محبت سے معمور کرے۔ ہمارے لئے اس طور سے محبت کرنا فطری بات نہیں ہے۔ یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ خداوند یسوع ہم میں رہ کر اپنی محبت کو دوسروں پر ظاہر کرے۔ خداوند یسوع ہم پر اپنا فضل کرے اور ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ایک دوسرے سے اُس جیسی

محبت کر سکیں۔ آمین۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا موجودہ دَور میں کسی رشتہ کو وفاداری سے نبھانا پڑ رہا ہے، باوجود اس کے کہ بہت دباؤ، بوجھ اور صورتحال گھمبیر ہے؟ اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ دُوسرے آپ سے اُس قدر مخلص نہیں جس قدر آپ اُن کے ساتھ رہے ہیں، تو کیا پھر بھی آپ اُن سے محبت کرتے رہیں گے؟ اس سے آپ کو اپنی محبت کے بارے میں کیا چیز معلوم ہوتی ہے؟

☆۔ اپنے تعلقات کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی ایسی صورتحال ہے جس میں آپ اپنے اردگرد کے لوگوں کے ساتھ محبت بھرے تعلقات میں آگے نہیں بڑھ رہے؟

☆۔ کیا آپ نے اپنے لئے خدا کی محبت پر کبھی شک کیا ہے؟ اس باب سے آپ کو خدا کی محبت کا تجربہ کرنے کے لئے خدا کی کس آرزو کا علم ہوتا ہے؟ خدا کی محبت کی معموری اور بھرپوری کو جاننے میں کون سی چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُوسروں کو اُسی طور سے محبت کرنے کے لئے دل مانگیں جس طرح خداوند نے آپ سے محبت رکھی۔

☆۔ خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ آپ کو محبت کرنا سکھانے کے لئے تیار ہے۔

☆۔ محبت بھرے روّیوں میں ثابت قدم اور قائم رہنے کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔

باب30

زبانیں اور نبوت

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں14باب 1-25 آیت)

مقدس پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بتانے کے بعد کہ وہ محبت کے طالب ہوں۔ اُنہیں بڑی سرگرمی سے نعمتوں کے طالب ہونے کے لئے کہتا ہے۔(1 آیت) دوسری دفعہ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یہ چیلنج پیش کر رہا ہے۔(12 باب 31آیت)اس سے مسیح کے بدن میں روح کی نعمتوں کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

خدا نے اپنی بادشاہی کی وُسعت کا کام میرے اور آپ کے وسیلہ سے کرنے کا چناؤ کیا ہے۔ اُس نے ہمیں روحانی نعمتوں سے نوازا ہے تاکہ وہ ظہور میں آئیں، لوگ برکت اور ترقی پائیں اور خدا کے نام کو عزت اور بزرگی ملے۔ ہم اپنی فطری قوت اور قابلیت کے بل بوتے پر کہاں تک جا سکتے ہیں؟ خدا کی نعمتوں کے بغیر ہم یقیناناکام ہو جائیں گے۔ اسی لئے تو پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو اُبھارا تھا کہ وہ روحانی نعمتوں کے طالب ہوں۔

اگرچہ تمام نعمتیں اہم ہیں، لیکن اس حصہ میں پولس رسول اپنی توجہ نبوت اور زبانوں پر مرکوز کرتا ہے۔2 آیت میں پولس رسول بیان کرتا ہے کہ جو غیر زبانوں میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے باتیں کرتا ہے۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا میں روح کی نعمتوں کے تعلق سے غلط فہمی اور عدمِ معرفت پائی جاتی تھی۔ پولس رسول یہ چاہتا تھا کہ کرنتھس کی کلیسیا کو یہ معلوم ہو کہ کس طرح وہ اور بھی مؤثر طریقہ

سے روح کی نعمتوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔

پولس رسول نبوت کی نعمت کا موازنہ زبانوں کی نعمت سے کرتے ہوئے آغاز کرتا ہے۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو بتاتا ہے کہ جو غیر زبانوں میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے باتیں کرتا ہے۔ خدا کا پاک روح انسان کی زبان کو اس نعمت کے ساتھ خدا کے حضور دُعا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس نعمت سے معمور شخص خدا کے حضور ایک وسیلہ بن جاتا ہے جس کے وسیلہ خدا کا پاک روح آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کو بیان کرتا ہے۔ غیر زبانیں دوسرے لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے استعمال نہیں کی جاتیں۔ حتیٰ کہ بولنے والا بھی اُن الفاظ کو سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ (2) اگرچہ اُن زبانوں کے وسیلہ سے الٰہی بھید بیان کئے جاتے ہیں تاہم زبانوں کی نعمت کے بغیر اُن کا ترجمہ یا اُن کو سمجھنا ممکن نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس نبوت کرنے والے لوگ واضح طور پر لوگوں کی ترقی، تسلی، قوت اور برکت کے لئے بول رہے ہوتے ہیں۔ (3-4) اگرچہ زبانوں کے لئے ترجمہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن نبوت واضح اور ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ اگر زبانوں کی سمجھ نہیں آتی تو پھر اُن کا کیا فائدہ ہے؟ پولس رسول دو وجوہات بیان کرتا ہے کہ کیوں خدا نے کلیسیا میں روح کی نعمتوں کو رکھا ہے۔

شخصی روحانی ترقی

غیر زبانیں بولنے والے اپنی ترقی کرتے ہیں۔ (4 آیت) زبانوں کی نعمتیں رکھنے والے شخص کے لئے بڑی برکت ہے۔ خدا کا پاک روح ایسے شخص کی زبان کو اُس کی ترقی، خدا کی بادشاہی کے بھیدوں اور وُسعت کے لئے استعمال کر کے خوش ہوتا ہے۔ خدا ایسے ایمانداروں کو اُس وقت اس قابل بناتا ہے کہ وہ دُعا کر سکیں جب اُنہیں معلوم نہیں ہوتا

کہ کس طرح دُعا کرنی ہے۔ اگرچہ ایمانداروں کو علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا دُعا کر رہے ہیں لیکن اُنہیں یہ علم ضرور ہوتا ہے کہ وہ خدا سے باتیں کر رہے ہیں۔ اگرچہ نبوت کی نعمت پولس رسول کے لئے بڑی اہم تھی کیونکہ اس سے کلیسیا کی ترقی ہوتی ہے تاہم اُس کے دل کی یہ خواہش تھی کہ کلیسیا کا ہر ایک شخص زبانوں کی نعمت سے معمور ہو۔ (5 آیت)

عوام کی ترقی

پولس رسول کے مطابق زبانوں کا ایک اور استعمال بھی ہے۔ اگر ترجمہ کیا جائے تو اس سے پورے بدن کی ترقی ہوتی ہے۔ (5 آیت) جن زبانوں کا ترجمہ نہیں ہوتا وہ بھید ہی رہ جاتی ہیں۔ مترجم کی موجودگی میں زبانیں بولنے کے لئے ایک جگہ تھی۔ یوں زبانوں کی نعمت نبوت کی نعمت کے طور پر استعمال ہوتی تھی اور اس سے لوگوں کو تسلی، تقویت اور برکت ملتی تھی اور کلیسیا مضبوط ہوتی چلی جاتی تھی۔ 6-12 آیت میں پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو زبانوں اور نبوت کے درمیان فرق واضح کرنے کے لئے کچھ مثالیں پیش کی ہیں۔

اگر ایک اجنبی آپ کی کلیسیا میں آجائے اور سبھی غیر زبانوں میں باتیں کر رہے ہوں تو اُسے کیا فائدہ ہو گا؟ جو کچھ بولا جا رہا ہو گا، اُس کی سمجھ سے بالاتر ہو گا۔ لیکن اس کے برعکس اگر کسی کو نبوت کی صورت میں کوئی مکاشفہ ملے، حکمت کا کلام یا پھر ہدایت کے لئے خدا کی طرف سے کوئی چند ایک باتیں ملیں تو اِس سے اُس شخص کی ترقی ہو گی، وہ مضبوط ہو گا اور برکت پائے گا۔

7-8 آیات میں مقدس پولس رسول ایک اور مثال پیش کرتا ہے۔ اگر ساز پر واضح دُھن نہ بج رہی ہو تو سننے والا کیسے سمجھ پائے گا کہ کون سی طرز یا گیت بجایا جا رہا ہے۔ اسی طرح اگر میدانِ جنگ میں نرسنگے کی آواز واضح نہیں ہو گی تو کیسے علم ہو پائے گا کہ اب جنگ

لڑنے کا وقت آ گیا ہے؟

اس طرح اگر بولنے والا واضح طور پر کلام نہ کر رہا ہو تو سننے والا کیسے سمجھ پائے گا کہ کیا بولا جا رہا ہے۔؟(9-11 آیت)

زبان کا مقصد تو پیغام رسانی ہوتا ہے۔ان حقائق کی روشنی میں پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو اُبھارتا ہے کہ وہ نبوت کی نعمت کے طالب ہوں جس سے کلیسیا کی ترقی ہوتی ہے۔ زبانوں کی نوعیت کے لحاظ سے زبانیں بولنے والا دُعا کرے کہ وہ ترجمہ بھی کر سکے۔

(13 آیت) ترجمہ کی نعمت کے ساتھ زبانوں کی نعمت صرف شخصی ترقی کے لئے استعمال نہیں ہوگی بلکہ اجتماعی یعنی پوری کلیسیا کی برکت اور ترقی کے لئے ہوگی۔

14 آیت میں پولس رسول نے کلیسیا کو بتایا کہ جب ایماندار غیر زبانوں میں باتیں کرتے ہیں تو اُن کا ذہن یا عقل بالکل کام نہیں کر رہا ہوتا۔یعنی وہ اُس کو ذہنی طور پر بالکل بھی سمجھ نہیں رہے ہوتے۔ روح القدس لوگوں کے وسیلہ سے اس طور سے اور ایسے الفاظ کے ساتھ باتیں کرتا ہے جسے بولنے والا سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نعمت بے کار یا لا حاصل ہے۔اگرچہ کوئی بھی سمجھ نہیں رہا ہوتا تو بھی خدا اُس شخص کی زبان کو اُس کی ترقی اور اپنے جلال کے لئے دُعا کی صورت میں استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ اگرچہ زبانوں کی سمجھ نہیں آ رہی ہوتی تو بھی پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو اُبھارتا ہے کہ وہ عوامی سطح پر عبادت کی صورت میں اپنے ذہنوں کو استعمال میں لائیں۔وہ اُنہیں اُبھارتا کہ وہ اپنا گھیان دھیان خدا پر لگائیں۔

18 آیت میں پولس رسول شکر گزاری کرتا ہے کہ وہ کرنتھس کی کلیسیا کے کسی بھی شخص سے زیادہ غیر زبانیں بولتا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ پولس رسول کے پاس صرف یہ نعمت ہی نہیں تھی بلکہ وہ اپنی ترقی کے لئے اُسے استعمال بھی کرتا تھا۔ اگرچہ پولس

رسول اس نعمت کے لئے خدا کی تعریف اور شکر گزاری کرتا ہے تاہم وہ اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ جب لوگ آس پاس موجود ہوں تو وہ غیر زبانوں کی بجائے چند ایک باتیں ایسی بیان کرے جس سے سننے والوں کی ترقی ہو اور وہ اُن باتوں کو سمجھ رہے ہو۔ اگرچہ زبانیں بولنے والا خدا کی تعریف کر رہا ہوتا ہے تاہم سننے والوں کی ترقی نہیں ہو رہی ہوتی۔

(آیت 17) اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہمیں لوگوں کے درمیان غیر زبانیں نہیں بولنی چاہئے۔ جب ہم جمع ہوتے ہیں تو اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم نے خدا کی عبادت کرنی ہے اور بس۔ بلکہ ہم اس لئے بھی جمع ہوتے ہیں کہ ہماری نعمتوں سے ایک دوسرے کی اور اجتماعی طور پر کلیسیا کی ترقی ہو۔ تاہم جب زیادہ لوگ جمع ہوں تو ایسی نعمتوں کا استعمال ہونا چاہئے جس سے دُوسروں کی ترقی ہو۔

زبانوں کی روحانی نعمت کے تعلق سے کرنتھس کے ایمانداروں کی سوچ بڑی بچگانہ تھی۔(20 آیت) اُنہیں یہ نعمت نئی نئی ملی تھی اور وہ اس کے بڑے دلدادہ تھے۔ وہ زبانوں کی نعمت کو غلط طور پر استعمال کر رہے تھے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کرنتھس کی کلیسیا اس نعمت کے استعمال میں اعتدال سے کام لیتی۔ زیادہ غیر زبانیں بولنا روحانی پختگی اور اس بات کی علامت نہیں کہ یہ بڑی اہم اور سب سے افضل نعمت ہے۔ انجیل کی منادی کے لئے کلیسیا کو تمام نعمتوں کی ضرورت ہے۔

22 آیت میں پولس رسول یسعیا 28 باب کا حوالہ دیتا ہے۔ یہاں پر یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ وہ وقت آرہا ہے جب خدا اپنے لوگوں سے بیگانہ زبانوں میں باتیں کرے گا تاہم وہ پھر بھی نہیں سنیں گے۔ پرانے عہد نامہ میں ایمان نہ لانے والے اسرائیلیوں نے عدالت کی علامت کے طور پر غیر زبانوں کو سنا۔ جب اسُوری اور بابل کے لوگ اپنی سرزمین میں داخل ہوئے۔ زبانوں کی یہ آواز اس بات کو منکشف کر رہی تھی کہ خدا اپنے کلام کو پورا

کرتا ہے اور وہ اُن سے اُن کے گناہ اور بغاوت کا حساب لے گا۔

اس طرح پولس رسول نے 22 آیت میں کرنتھس کی کلیسیا کو یہ بتایا کہ غیر زبانیں غیر ایمانداروں کے لئے ہیں۔ زبانوں کی نعمت یہ ظاہر کرتی تھی کہ روح القدس کام کر رہا ہے۔ اگرچہ غیر ایمانداروں کو علم نہیں ہوتا تھا کہ کیا بولا یا کہا جا رہا ہے تاہم اُنہیں اس نعمت کے وسیلہ سے یہ علم ہو جاتا تھا کہ خدا کا پاک روح کام کر رہا ہے۔

اس طرح نبوت کا بھی غیر ایمانداروں پر ایسا ہی اثر ہوتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی غیر ایماندار جماعت میں آجائے اور اگر نبوت ہو رہی ہو تو خدا اُس شخص سے براہِ راست کلام کرے گا۔ اس نبوتی کلام کے وسیلہ سے اُس گنہگار شخص کی روِشیں ظاہر ہو جائیں گی۔ نبوتی کلام اُس شخص کے دل کا حال بیان کر دے گا۔ جب ایسا ہو گا تو اُنہیں معلوم ہو گا کہ خدا صرف موجود ہی نہیں بلکہ شخصی طور پر اُن سے کلام کر رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں غیر ایماندار اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا۔ خدا کے حضور جھک جائے گا اور اِس بات کا اقرار کرے گا کہ خدا اپنے لوگوں کے درمیان موجود ہے۔(24-25آیت)

یہ آیات نبوت کی نعمت کے تعلق سے کچھ باتوں کو ہم پر منکشف کرتی ہیں۔ نبوت خدا کی وہ آواز ہے جو گناہ کے خلاف کلام کرتی ہے۔ نبوت کرنے والے شخص کے وسیلہ سے خدا اپنے لوگوں کی گناہ آلودہ روِشوں کو اُن پر ظاہر کرتا اور اُنہیں توبہ کے لئے واپس بلاتا ہے۔ یاد رکھیں نبوت دلوں کے بھید بھی ظاہر کر دیتی ہے۔ بائبل مقدس اس بات کی گواہ ہے کہ خدا نے نبیوں کے وسیلہ سے دلوں کے بھید ظاہر کئے۔ مثال کے طور پر ناتن نبی کو اس بات کا علم تھا کہ داؤد نے بت سبع کے ساتھ گناہ کیا ہے۔(2 سموئیل 12 باب 7-10 آیت) نبیوں کو یہ توفیق ملتی تھی کہ وہ خدا کی طرح چیزوں کو دیکھ سکیں۔ یہ نبوت کا ایک واضح اور مافوق الفطرت پہلو ہے۔ یہ خدا کے کلام کی تعلیم دینے سے بڑھ کر ہے۔ یہ مسیح کے بدن

میں کسی خاص ضرورت کے لئے خدا کے دل کو ظاہر کرنا ہے۔

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ نبوت اور غیر زبانیں خدا کی طرف سے مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کو ملنے والی نعمتیں ہیں تا ہم عوامی سطح پر نبوت زیادہ مفید ہوتی ہے۔جب تک زبانوں کا ترجمہ نہ کیا جائے عوامی سطح پر اُن سے دوسروں کی ترقی نہیں ہوتی۔ تاہم نبوتی کلام کے وسیلہ سے خدا اجتماعی طو پر بھی اپنے لوگوں سے کلام کرتا ہے اور بڑے زور دار طریقہ سے کلام کرتا ہے۔ تاہم مسیح کے بدن کے فعال طور پر کام کرنے کے لئے دونوں نعمتیں ہی ضروری تھیں۔پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو اُبھارا کہ وہ ان نعمتوں کے طالب ہوں تا کہ مسیح کا بدن یعنی کلیسیا اجتماعی سطح پر ترقی پائے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔زبانوں اور نبوت میں کیا فرق ہے؟

☆۔زبانوں کی نعمت کا کیا مقصد ہے؟

☆۔ نبوت کا کلیسیا میں کیا کردار ہے؟

☆۔ کیا آپ کی کلیسیا میں نعمتوں کے استعمال میں ایک توازن پایا جاتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اُن نعمتوں کے لئے شکر گزاری کریں جو خدا نے کلیسیا کو عطا کی ہیں۔خداوند سے دُعا کریں تا کہ آپ وفاداری اور اُس کی رہنمائی سے اُس کی عطا کردہ نعمتوں کو استعمال کر سکیں۔

☆۔ایسے خادموں کے لئے شکر گزاری کریں جنہوں نے اپنی نعمتوں کو آپ کی حوصلہ افزائی اور مضبوطی کے لئے استعمال کیا۔

☆۔دُعا کریں کہ خدا آپ کی کلیسیا کو ترقی اور بڑھوتی کے لئے درکار تمام نعمتیں عطا کرے۔

باب 31

باترتیب اور باسلیقہ عبادت

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 14 باب 26-40 آیت)

نبوت اور غیر زبانوں کے درمیان فرق واضح کرنے کے بعد پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا میں ہونے والی عبادت کے تعلق سے بات کرتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا میں ہونے والی عبادت بے ترتیبی کا شکار ہو رہی تھی۔ پھر سے ترتیب اور سلیقہ منظم کرنے کی ضرورت تھی۔ 1 کرنتھیوں کا یہ حصہ ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا میں کس طرح عبادت کا انعقاد ہوتا تھا۔ اور وہاں پر عبادتی ترتیب کیسی تھی۔

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو عبادت میں اپنانے کے لئے ایک اصول دیتے ہوئے 26 آیت سے آغاز کرتا ہے۔ وہ کلیسیا کو بتاتا ہے کہ جب وہ جمع ہوں تو اُن کا مقصد ایک دوسرے کی تعمیر و ترقی ہونا چاہئے۔ اور اُن کے جمع ہونے سے اجتماعی طور پر کلیسیا کو مضبوط اور مستحکم ہونا چاہئے۔ کلیسیا کے فراہم ہونے کا ایک بنیادی مقصد ایک دوسرے ایماندار کی مضبوطی ہونا چاہئے۔ کیا آپ کی کلیسیائی عبادات ایک دوسرے کی مضبوطی اور ترقی کا باعث ہوتی ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو اپنے عبادتی طریقہ کار اور ترتیب کو بہتر بنانے پر دھیان دیں۔

جب ابتدائی کلیسیا کے ایماندار جمع ہوتے تھے تو وہ تیاری کے ساتھ آتے تھے اور ایک دوسرے کی تعمیر و ترقی اور ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوتے تھے۔ غور کریں کہ پولس

رسول کلیسیا کو یہ کہہ رہا ہے کہ جب وہ جمع ہوں تو اُن کے دل میں مزمور، نصیحت کا کلام، مکاشفہ، غیر زبانیں اور اُن کا ترجمہ ہونا چاہیئے۔ یہاں پر لفظ " ہر ایک " بہت اہم ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر ایک کو کلیسیا میں اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔

مجھے چند سال پہلے کا ایک واقعہ یاد ہے جب میں ایک عبادت میں شریک تھا۔ پاسٹر صاحب ہی عبادت کو لیڈ کر رہے تھے۔ گٹار بھی خود ہی بجا رہے تھے اور گیتوں میں بھی رہنمائی کر رہے تھے۔ دُعائیں بھی خود ہی کر رہے تھے اور پھر اُنہوں نے وعظ بھی خود ہی پیش کیا۔ جب میں وہاں سے واپس آرہا تھا تو مُجھے یوں لگ رہا تھا کہ گویا عبادت کا آخری گھنٹہ میں نے پاسبان کو دیکھتے ہوئے صرف کیا ہے۔ اور مجھے کوئی موقع ہی نہیں ملا کہ میں بھی اپنا دل خدا کے حضور انڈیل سکوں۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا سے یہ توقع کرتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنا اپنا کردار ادا کرے اور جب وہ عبادت میں آئیں تو ہر ایک شخص خدا کے حضور اپنا دل انڈیلے اور عبادت میں ہر ایک شخص کا حصہ ہونا چاہیئے۔ عبادت کا یہ وہ طریقہ تھا جو ابتدائی کلیسیا استعمال کرتی تھی اور اس میں بہت سی نعمتوں کا بھی استعمال ہوتا تھا۔ کیا آپ کی کلیسیا میں عبادتی ترتیب ایسی ہے جس میں روح القدس کی بہت سی نعمتیں بڑے وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہیں؟

اگرچہ لوگ اپنے دل انڈیلنے کے لئے بڑی تیاری کے ساتھ آتے تھے۔ تاہم بے ترتیبی بڑے پیمانے پر پائی جاتی تھی۔ اس بے ترتیبی کے خاتمے کے لئے پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے ایمانداروں کو ہدایت کی کہ وہ ایسا انتظامی ڈھانچہ اور عبادتی ترتیب منظم کریں جس سے بیک وقت روح کی مختلف نعمتوں کا استعمال ممکن ہو اور ساتھ میں بے ترتیبی اور افراتفری کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ باب کے باقی حصہ میں پولس رسول رہنماؤں کو عبادتی ترتیب کے تعلق سے رہنمائی دیتا ہے۔

پولس رسول نے عبادت کے دوران زبانوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی۔(27 آیت)اس کے ساتھ ہی پولس رسول نے زبانوں کے استعمال میں ترتیب کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ پہلی ترتیب یہ ہے کہ دو یا تین لوگ غیر زبانیں بولیں۔ یوں زبانیں بولنے والوں کا عبادتی ماحول میں اپنا ایک مثبت تاثر ہو گا۔ اگر سبھی بیک وقت زبانیں بول رہیں ہوں گے تو پھر پوری عبادت پر زبانیں بولنے والوں کا ہی تاثر قائم ہو جائے گا۔ پولس رسول چاہتا تھا کہ عبادت میں رُوح کی تمام نعمتیں کام کریں نہ کہ صرف زبانیں ہی بولی جائیں۔ اس لئے پولس رسول نے یہ ترتیب دی کہ دو یا تین لوگ زبانیں بولیں۔

پولس رسول نے قیادت کو یہ ہدایت بھی دی کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک وقت میں ہی زبانیں بولنے والے زبانیں بولیں۔ ایک ہی وقت میں زبانیں بولنے والوں کے لئے ایک آزمائش بھی تھی کہ وہ ایک ہی وقت میں زبانیں بولیں۔ اِس سے ابتری پیدا ہوئی۔

زبانوں کی نعمت کا مقصد یہ بھی تھا کہ اجتماعی سطح پر بھی لوگوں کی ترقی ہو اور اس کے لئے ضروری تھا کہ زبانوں کا ترجمہ بھی کیا جائے۔ اگر ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو پھر زبانیں بولنے والا خاموش ہی رہے۔ اور تنہائی یا خاموشی میں خدا کے ساتھ غیر زبانوں میں دُعا کرے۔ پولس رسول نے ترجمہ کے بغیر تنہائی میں انفرادی طور پر زبانیں بولنے سے منع نہیں فرمایا۔ پابندی صرف یہی تھی کہ ترجمہ کے بغیر لوگوں کے درمیان زبانیں بولنے سے اجتناب کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ابتری اور بے ترتیبی پیدا ہوتی تھی۔

اسی طرح کچھ پابندیاں نبوت پر بھی عائد کی گئیں۔(29-33)عبادت کے دوران دو یا تین نبوت کرنے والوں کو ہی نبوت کرنے کی اجازت تھی۔ نبوت کے دوران دیگر نبوت کی نعمت رکھنے والے لوگوں کو پرکھ کرنی تھی کہ آیا جو باتیں بیان کی جارہی ہیں، اُن میں

کتنا وزن یا صحت پائی جاتی ہے۔ (29 آیت) اُن نبوت کرنے والوں میں سے کوئی بھی لا خطا نہیں تھا۔ پولس رسول نے کہا۔ " نبیوں کی روحیں نبیوں کے اختیار میں تھیں۔ "
(32 آیت) ایک نبی جو کچھ کہہ رہا ہوتا تھا، لازمی تھا کہ دوسرے نبی اُس کی تصدیق کرتے۔ صرف ایک نبی کی نبوت مستند نہیں ہو سکتی تھی۔

اس کے بعد غور کریں کہ پولس رسول کہہ رہا ہے کہ نبی اکٹھے نبوت کریں۔ تاکہ سبھی کی ہدایت ور ہنمائی ہو اور اور سبھی روحانی طور پر حوصلہ افزائی اور تقویت پائیں۔ اگر ایک نبی نبوت کر رہا ہو اور دوسرے نبی کو خدا کی طرف سے نبوتی کلام ملے تو پہلے سے بولنے والا نبی خاموشی اختیار کر لے اور دوسرے نبی کو کلام کرنے کا موقع دے۔ یہ سب کچھ مسیح کے بدن میں ترتیب اور سلیقہ قائم کرنے کے لئے تھا۔

قابلِ غور اور یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ نبوتی کلام پہلے سے تیار نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ نبوتی کلام برجستہ طور پر اُن کے منہ سے نکلتا تھا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نبوتی باتیں کلیسیا کی تعمیر و ترقی، مضبوطی اور حوصلہ افزائی کے لئے ہوتی تھیں۔ (31) نبوتی باتوں میں تعلیمی پہلو بھی ہوتا تھا۔

پولس رسول زبانوں اور نبوت سے آگے بڑھ کر کلیسیا میں عورتوں کے کردار پر بات کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ جو کچھ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کی عورتوں سے کہا تھا وہ اُن تک ہی محدود نہیں ہے۔ اُس نے واضح طور پر کہا کہ میری جاری کردہ ہدایات مقدسین کی تمام کلیسیاؤں کے لئے ہیں۔ (33 آیت)

پولس رسول کے مطابق عورتوں کو کلیسیا میں خاموشی سے رہنا تھا۔ اور تابعداری سے سیکھنا تھا۔ یاد رہے کہ پولس رسول عورتوں کے لئے یہ ہدایت شریعت کے مطابق لکھ رہا تھا۔ (31 آیت)

پولس رسول یہاں پر کوئی ایک اصول یا قانون بیان نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ عمومی طور پر عورت اور مرد کے کردار پر بات کر رہا تھا۔ خدا نے عورت کو مرد کی مدد گار ہونے کے لئے پیدا کیا تھا۔ یہ بات یا تعلیم پیدائش کی کتاب پر مبنی ہے (2 باب 18 آیت) اس اصول کو نئے عہد نامہ میں اُس وقت دہرایا گیا جب پولس رسول نے کہا کہ ہر ایک عورت کا سر اُس کا مرد ہے۔ (11 باب 3 آیت) پولس رسول نے افسیوں 5 باب 23 آیت میں اس بات کی تعلیم دی جب اُس نے کہا۔ خدا نے سربراہی کا رُتبہ مرد کو دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسی بنا پر پولس رسول یہ کہہ رہا ہو کہ عورت کو خاموش رہنا چاہیئے۔

یہ بہت اہم ہے کہ اس بات کو سمجھا جائے کہ کلیسیا میں عورت کے خاموش رہنے سے پولس رسول کا کیا مطلب تھا۔ کیا پولس رسول کا یہ مطلب تھا کہ عورت عبادت کے دوران مردوں کی موجودگی میں بالکل ہی خاموش رہے؟ پولس رسول کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ دُعا اور نبوت کرتے ہوئے عورت کو سر ڈھانپنے کے تعلق سے تعلیم دے چکا ہے۔ 11 باب 5 آیت) خدا کے کلام میں بہت سے ایسے حوالہ جات پائے جاتے ہیں جہاں عورتوں نے ہیکل میں مردوں کی موجودگی میں دُعا کی۔ (اعمال 1 باب 14 آیت، 2 باب 18 آیت) لوقا 2 باب 36 اور 37 آیت)

متن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پولس رسول یہاں پر عورت کے تابع نہ ہونے کے تعلق سے بات کر رہا ہے۔ "عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں۔" (34 آیت) یہی بات پولس رسول نے 1 تیمتھیس 2 باب 12 آیت میں بھی بیان کی ہے۔ "اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چُپ چاپ رہے۔"

یوں محسوس ہو رہا ہے کہ پولس رسول گویا یہ کہہ رہا ہے کہ عورت کو منادی کرتے یا تعلیم

دیتے ہوئے کلیسیا میں با اختیار مقام پر نہیں ہونا چاہئے۔ یاد رہے کہ اُس دَور میں زیادہ تر عورتیں غیر تعلیم یافتہ ہوتی تھیں۔ پولس رسول نے عورتوں کہ یہ کہتے ہوئے حوصلہ افزائی کی کہ اگر اُنہیں کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو وہ اپنے اپنے گھر میں اپنے شوہروں سے پوچھیں اور سیکھیں تا کہ عبادت کے دوران کسی طرح کی ابتری پیدا نہ ہو۔ پولس رسول کے مطابق عورت کا عبادت کے دوران بولنا عزت کی بات نہیں تھی۔(35 آیت) اُسے مددگار کے طور پر ہی اپنا کردار نبھانا ہے۔ اور کسی طور پر بھی مردوں پر اختیار نہیں جتانا چاہئے۔

پولس رسول باترتیب عبادت کے اس حصہ کو اپنے مقام کو بیان کرتے ہوئے ختم کرتا ہے۔ پولس رسول اُنہیں یہ بتارہا ہے کہ جو کچھ اُس نے بیان کیا ہے سب کچھ خداوند کی طرف سے ہے۔ ان باتوں کی مخالفت گویا اپنے اُوپر خدا کی عدالت کو لانا ہے۔ ان تعلیمی باتوں سے منہ موڑنے والوں سے خدا بھی منہ موڑلے گا۔(38 آیت)اس بات سے ہمیں پولس رسول کی اس تعلیم کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہئے جو اُس نے یہاں پر دی ہے۔

حاصلِ کلام کے طور پر پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اُنہیں نبوت کی نعمت کا طالب ہونا چاہئے اور زبانیں بولنے سے منع نہیں کرنا چاہئے۔ تاہم کلیسیا کو محتاط رہنا چاہئے کہ سب کچھ ایک ترتیب اور سلیقہ سے عمل میں آئے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کی کلیسیا روحانی نعمتوں کے استعمال کا موقع فراہم کرتی ہے؟ آپ کی کلیسیا میں کون سی نعمت استعمال نہیں ہو رہی؟ اس باب میں پولس رسول زبانوں اور نبوت کے کلیسیا میں استعمال کے لئے کیا رہنمائی دے رہا ہے۔ کیا آج کے دَور میں ان اصولوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے؟

☆۔ آپ کی کلیسیا میں عورتوں کے لئے روحانی نعمتوں کو استعمال کرنے کے مواقع موجود ہیں؟ کیا یہ نعمتیں خداوند کی اطاعت و تابعداری میں کلیسیا کی بڑھوتی اور ترقی کے لئے استعمال ہو رہی ہیں؟

☆۔ کیا آپ کی کلیسیا میں عبادت کی ترتیب روحانی ترقی اور مضبوطی کے پیشِ نظر کی جاتی ہے؟ کلیسیائی عبادات میں شرکت کرتے ہوئے آپ کس قدر مضبوط اور تازہ ہوئے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے کہ آپ نے کلیسیا میں کیا کردار ادا کرنا ہے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ آپ کی کلیسیا میں اُن روحانی نعمتوں کے استعمال کے لئے مواقع پیدا ہوں جو اُس نے آپ کو اور کلیسیا کے دیگر لوگوں کو عطا کی ہیں۔

باب32

وہ جی اُٹھا ہے!

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں15باب1-34)

کرنتھس کی کلیسیا میں غلط تعلیم گردش کر رہی تھی۔ بعض لوگ کہہ رہے تھے کہ کوئی قیامت نہیں ہے۔(12آیت) پولس رسول نے اس موضوع پر ہر ایک چیز کو واضح کیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس اہم تعلیم کے تعلق سے کوئی ابہام یا غلط فہمی باقی رہ جائے۔

وہ کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ اُس نے خوشخبری کے پیغام میں یہ منادی کی تھی کہ اُنہیں اُن کے گناہوں سے نجات مل چکی ہے(1-2آیت) پولس رسول کو قوی یقین تھا کہ کرنتھس کے ایماندار خوشخبری کی اس سچائی پر قائم ہو چکے ہیں۔وہ دوسری آیت میں اُنہیں یاد کراتا ہے کہ اُنہیں اسی خوشخبری کے وسیلہ سے نجات ملے گی جس کی پولس رسول نے اُن کے درمیان منادی کی تھی۔" بشرطیکہ وہ اُس پر آخر تک قائم رہیں۔" ورنہ اُن کا ایمان لانا بے فائدہ ہو گا۔یوں لگتا ہے کہ پولس رسول اُنہیں اس بات کی یاددہانی کرانا چاہتا ہے کہ نجات محض کسی تعلیم کے ساتھ وفاداری سے لپٹے رہنے کا نام نہیں۔ دُرست تعلیم ضروری ہے لیکن یہ کسی شخص کو نجات نہیں دے سکتی۔ ممکن ہے کہ آپ خوشخبری کے پیغام کی حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہوں لیکن اگر آپ شخصی طور پر اپنی زندگی میں اُس کا تجربہ نہیں کر رہے تھے اس کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ ہیں جو اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند یسوع نے اُن کے گناہوں کی خاطر جان قربان کی، وہ

دفن ہوا۔ اور پھر جی اُٹھا لیکن ایسا ایمان رکھنے والے بہت سے لوگ آسمان کی بادشاہی کا حصہ نہیں ہوں گے کیونکہ وہ حقیقی طور پر نجات یافتہ نہیں ہیں۔ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو بتایا کہ وہ خوشخبری کو محض سمجھ کر اُس پر ایمان ہی نہ رکھیں بلکہ اُسے مضبوطی سے تھامیں بھی رہیں۔

اگر آپ کسی چیز کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں تو آپ اُسے کبھی اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ آپ کی توجہ اُس سے ادھر اُدھر نہیں ہوگی۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یہ بتارہا تھا کہ یہی اُن کا اصل امتحان ہے۔ حقیقی ایماندار نہ صرف مسیح کی ذات اور اُس کے صلیب پر سر انجام دئے گئے کام پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ اُسے اپنی نجات کی اُمید کے طور پر تھامے بھی رکھتے ہیں۔ حقیقی اور سچے ایماندار کبھی بھی فلسفہ یا تعلیم کی لہروں میں بہہ کر سچائی سے دُور نہیں جاتے۔ وہ ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع پر اپنی نظریں اور دھیان لگائے رکھتے ہیں۔ وہ اُسے اپنا نجات دہندہ اور نجات کی اُمید سمجھتے اور مانتے ہوئے اُسی پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں۔ وہ انجیل کی سچائی کی خاطر ہی جیتے اور مرتے ہیں۔

اس بات میں فرق بیان کرنے کے بعد پولس رسول اُنہیں بتاتا ہے کہ انجیل کا پیغام اصل میں ہے کیا؟ پولس رسول کے مطابق انجیل کے پیغام میں 3 بنیادی اصول پائے جاتے ہیں۔ پہلا اصول یہ ہے کہ کتاب مقدس کے مطابق خداوند یسوع ہمارے گناہوں کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے اس دُنیا میں آیا۔ (3 آیت)

دوسرا اصول یہ ہے۔ خداوند یسوع دفن ہوا۔ (4 آیت) اس کا معنی ہے کہ اُس کی موت حقیقی طور پر واقع ہوئی۔ کچھ ایسے بھی تھے جو یہ کہتے تھے کہ خداوند یسوع نہیں موا۔ پولس رسول اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ در حقیقت خداوند یسوع ہمارے گناہوں کے لئے

صلیب پر گیا اور اپنی جان قربان کی۔ اگر خداوند یسوع قربان نہیں ہوا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ ہمارے گناہوں کی قیمت بھی نہیں چکائی گئی۔ شریعت کے مطابق گناہ کی سزا موت ہے۔ (رومیوں 6 باب اور حزقی ایل 18 باب 4 آیت) خداوند یسوع فی الحقیقت ہمارے گناہوں کے لئے قربان ہوا۔ اُس کا دفن ہونا ظاہر کرتا بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ واقعی صلیب پر قربان ہو گیا۔

تیسرا اصول۔ خداوند یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ موت اور قبر اُس کو اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی۔ اُس نے گناہ اور موت پر فتح پائی۔ اسی وجہ سے وہ ہماری نجات کی یقین دہانی ہے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ خداوند یسوع جب مُردوں میں سے جی اُٹھا تو بہت سے لوگوں کو دکھائی دیا۔ (5-8 آیت) خداوند مُردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد پطرس اور بارہ شاگردوں پر ظاہر ہوا۔ اس کے بعد پانچ سو سے زیادہ لوگوں نے بھی اُسے دیکھا۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ پانچ سو سے زائد لوگوں نے کب اُسے دیکھا تاہم جب پولس رسول جب یہ خط لکھ رہا تھا تو اُس وقت اُن پانچ سو میں سے بہت سے لوگ ابھی تک اس زمین پر زندہ تھے۔ اس کے بعد خداوند یعقوب اور بارہ کو بھی دکھائی دیا اور پھر آخر میں، پولس رسول پر بھی ظاہر ہوا جب وہ دمشق کی راہ پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔

پولس رسول یہ کہہ رہا تھا کہ بہت سے لوگ تھے جو خداوند یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے گواہ تھے۔ خداوند یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا واقعی ایک حقیقت ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ خداوند یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اُس نے قبر اور موت پر فتح پائی۔ پولس رسول خود بھی خداوند یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا گواہ تھا۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو اس شرف واستحقاق کے قابل نہیں سمجھتا۔

9 آیت میں وہ کرنتھس کی کلیسیا کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ رسولوں میں سب سے چھوٹا ہے کیونکہ اُس نے خدا کی کلیسیا کو ستایا تھا۔ اُسے احساس ہوا کہ جو کچھ بھی اُس نے مسیحیوں کے خلاف کیا، اُس کی بنا پر وہ اس لائق نہیں کہ اُسے معاف کیا جائے یا اور رسول ہونے کا درجہ یا شرف ملے۔ تاہم پولس رسول خدا کے فضل سے خدا کا خادم بن گیا۔ خدا نے اُس کے گناہ معاف کر دیئے۔ وہ ایک مسیحی ایماندار بن گیا۔ خدا کا فضل اُس کی زندگی میں کام کرنے لگا۔ خدا نے اُسے کھوئے ہوؤں کا بوجھ دیا۔ مسیح پولس رسول کے لئے اس قدر حقیقی بن گیا کہ اُس نے دیگر رسولوں سے بھی زیادہ مسیح خداوند کی بادشاہی کے لئے کام کیا۔ (10 آیت)

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ یہ کس قدر اہم ہے کہ خداوند یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے پر ایمان رکھا جائے۔ بعض ایسے بھی تھے جو قیامت المسیح پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ پولس رسول کے نزدیک یہ بیوقوفی اور حماقت تھی۔ کوئی بھی شخص کیوں کر اس بات کا دعویٰ کر سکتا تھا کہ مسیح مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا جب کہ سینکڑوں لوگوں نے مسیح کو دیکھا جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا؟ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو پولس رسول کی منادی اور اُس کا ایمان لانا بالکل فضول اور بے کار تھا۔ (14 آیت) جس خوشخبری کی پولس رسول نے منادی کی تھی اُس کی ٹھوس بنیاد ہی مسیح کے جی اُٹھنے پر تھی۔ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تھا تو جو کچھ پولس رسول نے پرچار کیا تھا وہ بے سود اور لاحاصل تھا۔ پولس رسول نے بے کار میں اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا تھا۔ دوئم اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو سب گواہوں نے مسیح کے جی اُٹھنے کے تعلق سے جھوٹ بولا تھا۔ (15 آیت) اگر مسیح مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا تو پھر پولس رسول اور منادی کرنے والے دوسرے شاگرد اور رسول سب جھوٹے اور دھوکہ باز تھے۔ وہ سب اس مرتی ہوئی دُنیا کو ایک جھوٹی تسلی

اور اُمید دے رہے تھے۔

پولس رسول کے مطابق اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو وہ لوگ جو ہم سے پہلے مسیح پر ایمان لائے تھے وہ تو ہمیشہ کے لئے ابدیت میں کھوگئے۔(15 آیت) اگر مسیح نہیں جی اُٹھا اور اُن کے نجات دہندہ نے قبر، موت اور گناہ پر فتح نہیں پائی، تو مسیحیوں کو کیا فائدہ ؟ کیا ہم ایسے خدا کی پرستش اور عبادت کر سکتے ہیں جس نے موت اور گناہ پر فتح نہ پائی ہو؟ اگر مسیح نے موت اور گناہ پر فتح نہ پائی ہوتی تو پھر ابدیت کے لئے ہمارے پاس کیسی اُمید ہوتی؟ اگر مسیح نے قبر اور موت پر فتح نہ پائی تو ہوتی تو ہمارے لئے اس دُنیا سے آگے کوئی اُمید نہ ہوتی۔

پولس رسول مزید بیان کرتا ہے کہ اگر مسیح مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا تو مسیحی لوگ اس دُنیا میں سب سے قابل رحم ہیں؟(19 آیت) پھر تو مسیحی لوگوں نے بے کار میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال رکھا ہے۔ وہ جھوٹی اُمید کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ ایسے خدا کی عبادت کر رہے ہیں جو نجات نہیں دے سکتا۔ پولس رسول کے مطابق مسیح کے جی اُٹھنے پر ایمان قطعی ضروری ہے، اس کے بغیر سب کچھ بے کار اور لاحاصل ہے۔ مسیح کا مُردوں میں سے جی اٹھنا ایماندار کی اُمید کا مرکز و محور ہے۔

30-32 آیات میں پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ اُس کی خدمت بھی کس قدر فضول اور لاحاصل ہوتی اگر مسیح مُردوں میں سے زندہ نہ ہوا ہوتا۔ اگر یہ سب کچھ صداقت پر مبنی نہیں تو کیوں کر وہ اپنی جان کو انجیل کی خاطر داؤ پر لگائے ہوئے ہے؟ وہ ہر روز مسیح کی خدمت کے لئے کیوں کر اپنی جان کو خطرے میں ڈالتا ہے؟ افسس میں انجیل کی خاطر وہ درندوں سے لڑا۔ اگر مسیح مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا تو وہ یہ سب خطرات کیونکر مول لے رہا تھا؟ اُس کی ساری کاوشیں لاحاصل اور بے کار ہوتیں۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ افسس میں پولس رسول کو کیسے "درندوں" کا سامنا کرنا

پڑا۔ بعض لوگ اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ پولس رسول کو جنگلی درندوں کے آگے پھینکا گیا تاہم خدا نے اُسے بچالیا۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ پولس رسول علامتی طور پر ایسے لوگوں کا حوالہ دے رہا ہے جنہوں نے افسّس میں اُس کی زندگی اجیرن بنا رکھی تھی۔

14-19 آیات میں پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اگر مسیح مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا تو سب کچھ کس قدر بیکار اور فضول ہے۔ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو پولس رسول کی منادی اور اُس کا ایمان لاحاصل اور بے فضول تھا۔(14) جس خوشخبری کی اُس نے منادی کی تھی اس کا دارومدار تو تھا ہی مسیح کے جی اُٹھنے پر۔ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تھا، تو وہ خوشخبری جس کی پولس رسول نے منادی کی تھی بالکل فضول تھی۔ اور اُس نے اپنی زندگی کو خواہ مخواہ خطرے میں ڈال رکھا تھا۔(15 آیت)

اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو پھر کرنتھس کے ایمانداروں کا ایمان لانا کس قدر فضول اور بے کار تھا، کرنتھس کے ایمانداروں کو یہ سمجھانے کے بعد پولس رسول اُنہیں یقین دہانی کراتا ہے کہ مسیح فی الحقیقت جی اُٹھا ہے اور وہ لاحاصل اُمید میں نہیں ہیں۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں مسیح پہلا پھل ہے۔ 20 آیت میں پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ پہلے پھل خداوند کے حضور شکرگزاری کے طور پر پیش کئے جاتے تھے۔ (خروج 23 باب 16 آیت اور استثنا 25 باب 17 آیت) زمین کا پہلا پھل یہ وعدہ تھا کہ ابھی اور بھی آنے والا ہے۔ خداوند یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلا پھل تھا ،اِس کا مطلب تھا کہ اس کے بعد اور بھی مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ آدم اپنے گناہ کی وجہ سے دُنیا میں موت لے کر آیا۔ لیکن خداوند یسوع اپنے ایمان لانے والوں کے لئے مُردوں میں سے زندہ ہونے کی برکت لے کر آیا۔(21-23 آیت)

پولس رسول کے مطابق خداوند یسوع، ہر طرح کے اختیار، حکومت اور تسلط کو تہ تیغ کر

دے گا۔(24 آیت) خداوند یسوع اس دُنیا میں دوبارہ آکر خدا کے دُشمنوں کو پامال کر دے گا۔ وہی اس زمین پر فاتح ہو گا۔

آخری دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے۔(26 آیت) خدا باپ نے مسیح کو یہ اختیار دیا ہے۔ جب خداوند یسوع موت اور خدا کے دشمنوں کو نیست کر چکے گا تو ہر ایک چیز خدا باپ کے سپرد کر دے گا۔ (28) پولس رسول یہاں پر بڑے یقین اور اعتماد کے ساتھ بات کرتا ہے۔

مسیح موت پر غالب آچکا ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے اُس کی قوت اور اختیار کو نیست کر ڈالے گا۔

کرنتھس میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے اپنے اُن عزیزوں کے نام کا بپتسمہ لیا تھا جو اس دُنیا سے جا چکے تھے۔ اُنہوں نے یہ سب کچھ اس توقع اور اُمید کے ساتھ کیا تھا کہ اُن کے عزیزوں کو اس سے آخرت میں ثواب ملے گا۔ خدا کے کلام میں ایمانداروں کو کہیں بھی یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے عزیزوں کے ثواب کے لئے بپتسمہ لیں۔ پولس رسول اس قسم کے بپتسمہ کی حمایت نہیں کرتا بلکہ خداوند یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو ثابت کرنے کے لئے اُسے ایک نکتہ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ جب پولس رسول اتھینے میں تھے تو اُس نے ایک بت دیکھا جو نامعلوم خدا کے لئے وقف تھا۔ (اعمال 17 باب) پولس رسول نے اتھینے کے لوگوں میں منادی کرنے کے لئے اس بُت کی مثال کو استعمال کیا۔(17 آیت) اس بُت کی مثال کو استعمال کرنے سے پولس رسول بُت پرستی کو ہوا نہیں دے رہا تھا۔ بلکہ اُن کی تہذیب و تمدن میں جو کچھ ہو رہا تھا پولس رسول اُسے خوشخبری کی وضاحت اور منادی کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ یہاں پولس رسول مُردوں کے نام پر بپتسمہ لینے کو بھی اسی طور سے استعمال کر رہا تھا۔ وہ اُن سے پوچھ رہا ہے کہ اگر قیامت نہیں ہے تو

پھر لوگ اپنے پیاروں کے لئے یا اُن کے نام پر کیوں بپتسمہ لیتے ہیں؟ حتیٰ کہ کرنتھس کی بُت پرست قوم بھی قیامت پر ایمان رکھتی تھی۔

اس حصہ میں پولس رسول خداوند یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی صداقت کو تھامے رکھنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ اس اُمید کے بغیر ہماری منادی لاحاصل، ہمارا ایمان لانا فضول اور انجیل کی خاطر دُکھ اٹھانا بیوقوفی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

(30-33 آیت) اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہم صرف اسی دُنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس کے بعد ہمارے لئے کوئی اُمید نہیں ہے۔ اور بے شک ہم اپنے گناہوں ہی میں مریں گے۔

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں سے گزارش کرتا ہے کہ وہ مسیح کے جی اُٹھنے، ہمیشہ کی زندگی اور مسیح یسوع میں نجات کی اُمید اور بھروسے پر زندگی بسر کریں اور اس حقیقت اور صداقت کو مضبوطی سے تھامیں رکھیں۔ اُنہیں یہ صداقت اُن لوگوں تک بھی پہنچانی تھی جو خدا کی قدوسیت اور موجودگی سے بے خبر جہالت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔

(34 آیت)

خداوند یسوع کے مُردوں میں سے زندہ ہونے اور گناہوں سے نجات کی حقیقت اور صداقت اس قدر عظیم خبر تھی کہ اُسے اپنے تک محدود رکھنا کسی طور پر بھی اچھی بات نہیں تھی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ باب ہمیں خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کے تعلق سے تعلیم کی اہمیت کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ حقیقی ایماندار ہونے کے تعلق سے پولس رسول کیا تعلیم دیتا ہے؟ حقیقی ایماندار ہونے اور اُس شخص میں کیا فرق ہے جو انجیل کے پیغام کو بس سمجھتا ہی ہے؟

☆۔ کیا ہم اس حقیقت کی روشنی میں زندگی بسر کرتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور دوبارہ دُنیا میں آنے والا ہے؟

☆۔ یسوع کے زندہ ہو جانے کی حقیقت اور اُس کے فہم و ادراک کے ہمارے طرزِ زندگی پر کیا اثرات مرتب ہونے چاہیئے؟

☆۔ اگر مُردوں میں سے زندہ ہونے کی اُمید نہ ہوتی تو ہمارا مستقبل کیا ہوتا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کہ اُس نے موت پر فتح پائی ہے؟

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اس بات کا فہم و ادراک بخشے کہ وہ اس لئے جی اُٹھا تا کہ آپ کو زندگی اور ایک زندہ اُمید بخشے۔

☆۔ صرف اسی زندگی کو جینے کی بطالت سے رہائی کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔ خداوند سے یقین دہانی مانگیں کہ آپ حقیقی ایماندار ہیں نہ کہ محض ایسے شخص جسے انجیل کے پیغام کا فہم و ادراک حاصل ہے۔ خداوند سے دُعا کریں تا کہ آپ نجات کی حقیقت کی روشنی اور اُس کی سمجھ بوجھ میں زندگی بسر کر سکیں جو اُس نے آپ کو عطا کی ہے۔

باب33

مُردوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1کرنتھیوں 15 باب35-58 آیت)

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے تعلق سے پولس رسول کی تعلیم سے کچھ عملی قسم کے سوالات پیدا ہوئے۔ جس طرح پولس رسول دعویٰ کرتا ہے کہ قیامت ہے ، تو پھر مُردے کیسے جی اُٹھیں گے ؟ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والا بدن کیسا ہو گا؟اس حصہ میں پولس رسول ایسے ہی سوالات کے جوابات دیتا ہے۔

اس بات کو سمجھانے کے لئے پولس رسول پودوں کی مثال لیتا ہے۔وہ کرنتھس کی کلیسیا کو سمجھاتا ہے کہ جب وہ بیج بوتے ہیں، تو پھر لازم ہے کہ ایک نئے پودے کے جنم لینے کے لئے بیج مر جائے۔جب باغ میں چھوٹے بیج بوئے جاتے ہیں۔تو یہی توقع کی جاتی ہے کہ بیج نئے پودوں کو جنم دے گا جس سے پھل حاصل ہو گا۔ بیج نئے اُگنے والے پودے سے مشابہت نہیں رکھتا۔ اسی طرح ہمارا موجودہ بدن جب زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے تو یہی اُمید اور توقع ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ زندہ ہو گا۔ جس طرح نیا جنم لینے والا پودہ بیج سے مشابہت نہیں رکھتا اسی طرح ہمارا نیا بدن جو مُردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد ہمیں ملے گا ہمارے موجودہ بدن سے قطعی مختلف ہو گا۔

سارے جسم ایک جیسے نہیں ہوتے۔(39آیت) جانوروں اور پرندوں کی دُنیا میں اُن کے اپنے اپنے جسم ہیں جو اُن کے ماحول کے مطابق بالکل ساز گار ہیں۔ اسی طرح آسمانی اور

زمینی جسم میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔(40-41 آیات) جس طرح آفتاب اور ماہتاب کے جلال میں فرق ہے، اسی طرح ہمارے زمینی اور آسمانی بدن میں بھی فرق ہو گا۔ ہمیں اپنے موجودہ بدنوں کے ساتھ آسمان کی باشاہی میں جانے کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ خداوند ہمیں نئے بدن عطا کرے گا جو مُردوں میں سے جی اُٹھی زندگی کے موافق اور آسمان کی بادشاہی کے لئے سازگار ہوں گے۔ ہمارے آسمانی بدن، اس زمینی بدن سے کس طرح مختلف ہوں گے؟ پولس رسول چند ایک فرق واضح طور پر بیان کرتا ہے۔

اوّل۔ ہمارا بدن غیر فانی ہو گا۔(24 آیت) ہمیں معلوم ہے کہ اس زمین پر ہماری زندگی کس قدر غیر محفوظ اور فانی ہے۔ زیادہ سے زیادہ انسان 80 سے 90 سال تک زندہ رہتا ہے اور پھر دم چھوڑ دیتا ہے۔ کئی ایک چیزیں ہماری زندگی کو اس زمین پر مختصر کر سکتی ہیں۔ بیماری ظلم و تشدد، ناگہانی آفتیں اور ہلاکتیں کئی دفعہ انسان کی زندگی کو پل بھر میں ختم کر دیتی ہیں۔ ہمارے نئے بدن ایسی آفات، اور مصائب سے غیر محفوظ ہوں گے۔ وہ کبھی فنا نہیں ہوں گے۔ بیماری اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ بڑھاپا ہمارے بدنوں کو کمزور نہ کر پائے گا۔

دوئم۔ ہمارے نئے بدن جلالی ہوں گے۔(43 آیت)ہمارے موجودہ بدن خدا کی تخلیق کا شاہکار ہیں۔ ہمارے دیکھنے، سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کس قدر حیرت انگیز اور خدا کی موجودگی کا زبردست ثبوت ہے۔ ہمارے موجودہ بدن خالق کی تخلیق، اُس کے جلال اور حشمت کی عکاسی کرتے ہیں۔ لیکن دوسرا پہلو دیکھیں تو یہ بدن فنا ہونے والے اور ہر طرح کی برائی اور جُرم سے بھرے ہوئے ہیں۔ میرا دل لاعلاج، حیلے باز، دھوکے باز اور اس قدر ناپاک ہو سکتا ہے کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ میرے منہ سے گندی اور ناپاک باتیں نکل سکتی ہیں۔ میرے منہ سے نکلنے والے لفظوں کے تیر دُوسروں کو زخمی کر سکتے ہیں۔ گناہ کے

اثر اور تاثیر نے خدا کی تخلیق کے شاہکار کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔

آنے والے دَور میں یہ سب کچھ یکسر بدل جائے گا۔ نیا بدن جلالی ہو گا۔ وہ بدن اس طور سے خدا کے جلال کو منعکس کرے گا جس طور پر یہ موجودہ جسم نہیں کر پا رہا۔ اس پر گناہ اور اُس کے اثرات کا بالکل بھی اثر نہیں ہو پائے گا۔ پھر مجھے گناہ آلودہ روّشوں اور آزمائشوں سے جنگ نہیں کرنا پڑے گی۔ جسم اور رُوح کے درمیان یہ لڑائی اختتام کو پہنچے گی کیونکہ نئے بدن کا گناہ سے کچھ تعلق واسطہ نہیں ہو گا۔ گناہ آلودہ روّشیں اور خواہشیں اختتام پذیر ہو جائیں گی۔ میرے منہ سے آلودہ، غیر معیاری اور دُوسروں کو زخمی کرنے والی گفتگو سنائی نہیں دے گی۔ نئے بدن جلالی ہوں گے جن سے مسیح کی جھلک نظر آئے گی۔

سوئم۔ نئے بدن قوت اور قدرت سے معمور ہوں گے۔ (43 آیت) اس موجودہ زمینی بدن میں رہتے ہوئے میں بالکل محدود ہوں۔ میرا یہ بدن کس قدر بھی اچھا دکھائی نہ دیتا ہو، پھر میں بھی کمزور اور بے بس ہوں۔ کیڑے مکوڑے اپنے بدن اور وجود کے وزن سے کہیں بھاری چیزوں کو اُٹھا کر لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انسانی بدن میں یہ صلاحیت نہیں پائی جاتی۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ کیڑے مکوڑے کس طرح ایک درخت میں یا کسی جگہ سوراخ نکال کر وہاں بسیرا کر لیتے ہیں اور پھر موسم کی شدت کے باوجود وہاں پر زندہ رہتے ہیں۔ انسانی بدن میں یہ صلاحیت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی یہ دیکھ چکے ہیں، کہ انسانی بدن، کمزور ہو جاتا ہے، بڑھاپا بھی اُس پر آ جاتا ہے۔ اور کئی طرح کی بیماریاں بھی اُسے متاثر کرتی ہیں۔ موسم کی شدت اور آب و ہوا کا بھی اُس پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ میرا آسمانی بدن ہر طرح کی قوت اور قدرت سے تو معمور نہیں ہو گا۔ کیونکہ ساری قوت اور قدرت خدای قدوس ہی کی ہے تاہم پھر بھی میرا آسمانی بدن اس زمینی بدن سے قطعی

مختلف ہو گا اور جو کچھ میں اس زمینی بدن میں رہتے ہوئے نہیں کر سکا، اس کا تجربہ مجھے آسمانی بدن میں ہو گا۔

چہارم، آسمانی بدن روحانی ہو گا۔ (44 آیت) ہمیں اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارے بدن جسمانی نہیں ہوں گے۔ خداوند یسوع جب مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کا بھی جسمانی بدن تھا، جسے شاگرد چھو سکتے تھے۔ اور اُسے پہچان بھی سکتے تھے۔
(لوقا 24 باب 39 آیت) جسمانی وجود رکھنے کے باوجود ہمارے بدن روحانی ہوں گے۔ اگرچہ نئے بدن جسمانی وجود تو رکھیں گے لیکن خدا اور اُس کی مرضی اور ابدی ارادے سے ہم آہنگ ہوں گے۔

ہمیں یہ جسمانی بدن، اپنے باپ آدم سے ملے ہیں۔ کیونکہ ہم اُس کی اولاد ہیں۔ تاہم نئے بدن مسیح کی معرفت ہمیں ملیں گے۔ پولس رسول اُنہیں یاد دلاتا ہے "اور جس طرح ہم اُس خاکی کی صورت پر ہوئے اسی طرح اُس آسمانی کی صورت پر بھی ہوں گے۔"
اگرچہ ہمارے موجودہ بدن آدم کی مانند ہیں تاہم ایک دن یہ مسیح کی مانند ہوں گے۔
(49 آیت)

پولس رسول 50 آیت میں اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ خون اور گوشت خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوں گے۔

یہاں پر پولس رسول زمینی بدن کا ذکر کر رہا ہے۔ وہ بڑی سادگی سے بیان کر رہا ہے کہ ہمارے یہ زمینی بدن خدا کی بادشاہی میں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے۔ ہم اپنے موجودہ بدنوں کو گناہ اور ہر طرح کے نُقص کے ساتھ اُتار ڈالیں گے۔ اور غیر فانی بدنوں کو حاصل کریں گے جن میں مطلق گناہ نہیں ہو گا اور یہ بدن خدا کی بادشاہی میں ہمارے ساتھ جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو خداوند یسوع کی آمد کے وقت تک زندہ ہوں گے اُنہیں بھی اس

گناہ آلودہ بدن کو اُس کی روِشوں سمیت اُتارنا ہو گا تاکہ وہ خدا کی بادشاہی میں داخل ہو سکیں۔(51 آیت)

یہ سب کچھ کیسے اور کب ہو گا؟ پولس رسول کرنتھس کے لوگوں کو یاد کراتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک بھید ہے۔ کوئی خدا کی عقل کو نہیں جان سکتا۔ مُردوں کو زندہ کرنے اور پھر اُنہیں نئے بدن دینے کا بھید ہماری عقل اور سمجھ سے بالاتر ہے۔ تاہم پولس رسول کو یہ علم تھا کہ یہ سب کچھ ایک لمحہ میں ہو گا۔ آنکھ جھپکتے ہم یکسر بدل جائیں گے۔(52 آیت) آنکھ جھپکتے ہمیں نئے بدن مل جائیں گے۔

یہ سب کچھ کب عمل میں آئے گا؟ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو یاد کراتا ہے کہ آخری نرسنگا پھونکے جانے کے وقت یہ سب کچھ ہو گا۔ یہ نرسنگا آخری دن اُس وقت پھونکا جائے گا جب خدا مُردوں کو زندہ کرے گا۔ اُسی روز ہمیں غیر فانی بدن ملیں گے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہیں کہ وہ ایماندار جو خداوند میں سو چکے ہیں، گو اُن کی روحیں تو خداوند کے پاس پہنچ چکی ہیں تاہم اُن کے فانی بدنوں نے غیر فانی بدنوں یعنی مُردوں میں سے جی اُٹھنے والے بدنوں کو حاصل نہیں کیا۔ اس روز خدا ہمارے فانی بدنوں کو غیر فانی بدنوں میں تبدیل کرے گا۔ اور پھر موت فتح کا لقمہ ہو جائے گی۔ آسمانی روحیں، غیر فانی بدنوں سے ملبس ہو جائیں گی۔(54 آیت)

ان فانی بدنوں کا کیا بنے گا؟ فانی بدن قبر میں ہی گل سڑ جائیں گے۔ ہم اس فانی بدن کو پھر کبھی نہیں دیکھیں گے۔ جو بدن ہم دیکھیں گے وہ بالکل نئے بدن ہوں گے۔ اگر ہمارے زمینی بدن ہمارے ساتھ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوں گے تو پھر ہم مُردوں کی قیامت کو کیسے سمجھ پائیں گے؟ خدا قبر ہی میں سے ایک نئے بدن کو اُوپر لے کر آئے گا جو ہماری جان کے ساتھ یکجا ہو جائے گا۔ بالکل ایسے ہی جس طرح اُس نے آدم کو زمین کی مٹی

سے زندہ اُٹھا کھڑا کیا تھا۔ اسی طرح ایک بار پھر سے وہ ہر ایک ایماندار کو قبر کی مٹی سے زندہ اُٹھا کھڑا کرے گا۔ یہ نیا بدن غیر فانی بدن سے ملبس ہو گا۔ یہ پھر کبھی موت کا لقمہ نہیں ہو گا۔ موت کو اُس نئے بدن پر کوئی اختیار اور فتح حاصل نہیں ہو گی۔ گناہ کے باعث نیا بدن موت کا شکار ہوا۔ (پیدائش 3 باب 19 آیت) یہ لعنت تو صرف اور صرف زمینی بدن تک محدود ہے۔ یہ نئے آسمانی بدن کو چھو نہیں سکتی۔ (56 آیت) خداوند یسوع کے صلیبی کام کی وجہ سے یہ سب کچھ ناممکن ہو چکا ہے۔ (57 آیت) یہ سب کچھ ہمیں مسیح یسوع کے وسیلہ سے حاصل ہو تا ہے۔ کیونکہ اُس نے گناہ اور موت پر فتح پائی ہے۔ موت کا ڈنگ بے اثر ہو چکا ہے۔

ان صداقتوں اور سچائیوں کی روشنی میں ہمیں ثابت قدم اور قائم رہنا چاہئے۔

(58 آیت) کوئی چیز بھی ہمیں مسیح کی محبت اور اُس کی بادشاہی سے وفاداری سے گمراہ نہ کرنے پائے۔ کوئی چیز بھی ہمیں خدا کی بادشاہی میں کام سے روکنے نہ پائے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہماری محنت لاحاصل اور بے فائدہ نہیں ہے۔ ہماری اُمید زندہ اور محفوظ ہے۔ یہ دُنیا ہمارے ساتھ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہے کہ ہمارے فانی بدنوں کو ہم سے چھین لے۔ اس کے سوا ہمارے ساتھ اور کیا کر سکتی ہے؟ تاہم خدا اس فانی بدن کے عوض ہمیں غیر فانی بدن عطا کرے گا۔

پولس رسول کی تعلیم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بالاخر قیامت ہو گی۔ ہمارے زمینی بدن تو قبروں میں فنا ہو جائیں گے تاہم ہمیں خدا کی طرف سے غیر فانی بدن ملیں گے۔ یہی ہماری عظیم اور غیر فانی اُمید ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہمارے موجودہ بدن کون کون سی حدوُدو قیود میں ہیں؟ ہمارے نئے بدنوں کے تعلق سے پولس رسول یہاں پر کیا اُمید اور پیغام دیتا ہے؟

☆۔ جب ہم مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے تو پولس رسول کے مطابق ہمیں کس طرح کے بدن ملیں گے؟

☆۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے تعلق سے تعلیم ہمارے طرزِ زندگی اور خدمت پر کس طرح مثبت اثرات مرتب کرتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کلام کے اس حصہ میں مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے عظیم وعدہ کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ کی ترجیحات فانی چیزیں نہیں بلکہ ابدی چیزیں ہوں۔

☆۔ موجودہ بدنوں کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں جن میں رہتے ہوئے ہم اُس کی پرستش اور عبادت کر سکتے ہیں۔

نئے بدنوں کے لئے بھی اُس کے حضور شکر گزار ہوں جو وہ اُن سب کو عطا کرے گا جو اُس پر ایمان لاتے اور اُسے قبول کرتے ہیں۔

باب 34

حاصلِ کلام

اس باب کا مطالعہ کرنے سے قبل درج ذیل حوالہ ضرور پڑھیں

(1 کرنتھیوں 16 باب 1-24 آیت)

پولس رسول کرنتھس کے نام اس خط کا اختتام کئی ایک موضوعات پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کرتا ہے۔ ہم انفرادی طور پر ان کا جائزہ لیں گے۔

یروشلیم کے لئے ہدیہ (1 تا 4 آیت)

پولس رسول اس ہدیہ سے آغاز کرتا ہے جو کرنتھس کی کلیسیا یروشلیم کی کلیسیا کے لئے جمع کر رہی تھی۔ کرنتھس اور گلتیہ کے ایماندار یروشلیم کی کلیسیا پر غربت کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے ہدیہ جمع کر رہے تھے۔ پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو ہدایت کرتا ہے کہ ہر اتوار وہ یروشلیم کی کلیسیا کے لئے کچھ ہدیہ الگ کر لیا کریں۔ کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ دینے کی استطاعت رکھتے تھے تاہم سبھی کو اپنی استطاعت کے مطابق کچھ نہ کچھ ضرور دینا تھا۔ پولس رسول کرنتھس جانے کا پروگرام بنا رہا تھا تاہم وہ چاہتا تھا کہ اُس کے جانے سے پہلے ہدیہ جمع ہو جائے۔ پولس رسول نے بعض آدمیوں کے تعارف کے لئے یہ خط لکھا تا کہ وہ یروشلیم کی کلیسیا کے لئے ہدیہ لے جائیں۔ 4 آیت کے مطابق وہ اُن کے ساتھ جانے کے لئے راضی تھا۔ قابل غور بات ہے کہ پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا کو وسیع پیمانے پر مسیح کے بدن کی ضرورت کو سمجھنے اور اُس کو پورا کرنے کے لئے اُبھار رہا ہے۔ اُنہیں اپنی ہی ضروریات اور مصروفیات میں اس قدر کھو نہیں جانا تھا کہ وہ دوسرے

شہروں میں ایمانداروں کی ضروریات سے غافل اور بے خبر ہو جائیں۔

یروشلیم جانے کے لئے پولس کی آرزُو(5-9آیت)

کرنتھس جانے کے لئے پولس رسول بھی آرزو مند تھا۔ مکدُونیہ جاتے ہوئے اُس نے یروشلیم جانے کی منصوبہ سازی کی۔ اُسے اس بات کا احساس تھا کہ کرنتھس کی کلیسیا کو خدا کے کلام میں جڑ پکڑنے اور مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔وہ اُن کے ساتھ وقت گزارنے، اُنہیں تعلیم دینے اور اُنہیں کلام میں مضبوط کرنے کے لئے تیار تھا۔

پولس رسول افسّس جانے کا بھی خواہشمند تھا جہاں پر انجیل کے لئے دروازہ کھلنے کا روشن امکان موجود تھا۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ کس چیز کا امکان تھا یا کیسا دروازہ وہاں پر کھلنے کو تھا، تاہم یہ بات بالکل عیاں ہے کہ خدا وہاں پر کام کرنا چاہتا تھا۔

ابلیس بھی اُس کام کی مخالفت کے لئے تیار تھا۔ پولس رسول جانتا تھا کہ اگرچہ شیطان کا وجود حقیقی ہے لیکن خدا عظیم تر خدا ہے۔اُس کا بھروسہ قادر مطلق خدا پر تھا۔

تیمتھیس کا وزٹ (9-11آیت)

پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو بتایا کہ تیمتھس بھی اُن کے ہاں آنے کا آرزُو مند ہے۔پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو تیمتھس کے مخلص کردار اور خداوند کے لئے اُس کے کام کے تعلق سے یقین دہانی کرائی۔اُنہیں واجب تھا کہ اُسے خدا کا خادم جانتے ہوئے عزت اور تکریم دیتے اور اُسے اُس کے سفر پر روانہ کر دیتے تاکہ وہ پولس کے ساتھ جا ملے۔

اپلوس کا وزٹ (12آیت)

پولس رسول نے اپلوس کو بھی یروشلیم جانے کے لئے اُبھارا لیکن اُس کی مصروفیات اور پہلے سے طے شدہ پروگراموں کی ترتیب کچھ ایسی تھی کہ وہ یروشلیم جا نہ سکا۔ اپلوس نے

کر نتھس جانا تو تھا لیکن اس کا انحصار موقع ملنے پر تھا۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ پولس رسول نے اپلوس کے یروشلیم جانے کے تعلق سے اس قدر شدت کا اظہار کیوں کیا۔ کیا ممکن ہے کہ اس وجہ سے بھی پولس رسول اپلوس کو کرنتھس بھیجنا چاہتا تھا کیونکہ وہاں کے لوگ اپلوس کے لئے دل میں بڑی محبت اور ایک مقام رکھتے تھے؟ پولس رسول کا مقصد یہ تھا کہ اُس کے جانے سے کرنتھس کے ایماندار ایمان میں تقویت اور تربیت پائیں۔ پولس رسول سمجھتا اور اس بات پر ایمان رکھتا تھا کہ اس سلسلہ میں اپلوس اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ہمیں نظر آتا ہے کہ پولس رسول اُن لوگوں کی شاگرد سازی کے لئے کافی فکر مند تھا جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند جان لیا تھا۔ یہاں پر ہمیں پولس رسول کی وہ کاوشیں بھی نظر آرہی ہیں جو وہ کرنتھس کی کلیسیا کو ایمان میں مضبوط کرنے کے لئے کر رہا تھا۔ اُس نے یہ خط لکھنے کے لئے کافی وقت صرف کیا۔ اُن کی حوصلہ افزائی اور تربیت کے لئے وہ شخصی طور پر اُن کے ہاں جانے کا مشتاق تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اپلوس اور تیمتھیس بھی وہاں جائیں۔ نئے ایمانداروں کی تربیت اور تقویت پولس رسول کی خدمت کا اہم حصہ تھا۔

قائم رہنے کے لئے بلائے گئے (13 آیت)

اگرچہ پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کی تربیت اور تقویت کے لئے اساتذہ کرام بھیجنے کے لئے بہت جدوجہد اور کوشش کی تاہم اُسے یہ بھی احساس ہوا کہ اب اُنہیں اپنے طور سے مضبوط اور قائم ہونے کی ضرورت ہے۔ اُس نے اُنہیں ابھارا کہ وہ ایمان میں قائم اور مضبوط ہوں۔ راہ کی دشواریوں کے باجود، اُنہیں ہمت سے کام لینا، ایمان میں مضبوط ہونا اور آگے بڑھنا تھا۔ جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا۔ وہ اپنی جگہ لیکن اب اُنہیں محبت کو

اپنے کردار کا خاصہ بنانا تھا۔(13 باب)

ستفناس کے تعلق سے کچھ باتیں(15-18 آیت)

پولس رسول کرنتھس کی کلیسیا سے ستفناس کے گھرانے کے تعلق سے بات کرتا ہے۔ پولس رسول نے اُس کے گھرانے کو بپتسمہ دیا تھا۔

(1 باب 16 آیت) یہ اَخیہ کے ابتدائی ایمانداروں میں سے تھے اور اُنہوں نے مقدسین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔ اگرچہ اُن کے کام کو بہت حد تک سراہا تو نہ گیا لیکن اُن کا کام قابلِ ذکر اور بہت اہم تھا۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ ستفناس اور اُس کے دوست فرتوناتس اور اخیکس کو پولس کے ہاں آنا پڑا۔ ضرورت کی اس گھڑی میں اُن کا پولس کے ہاں آنا اُس کے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث تھا۔ ستفناس حوصلہ افزائی اور ضرورت کی گھڑی میں پولس رسول اور دیگر ضرورتمندوں کے ساتھ کھڑے ہونے کی خدمت میں دوسروں پر سبقت لے گیا۔ پولس رسول نے کلیسیا کو حکم دیا کہ ایسے لوگوں کو مناسب عزت دی جائے جو خدا کی بادشاہی کے لئے محنت کرتے ہیں۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ کرنتھس کی کلیسیا کو خدا کے خادموں کو عزت دینے اور اُن کا احترام کرنے کے تعلق سے کچھ دقت، مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا تھا۔ پولس رسول نے اُنہیں اس بات کے لئے اُبھارا کہ ایسے خادموں کی بھی عزت کریں جن کی خدمت پسِ پردہ ہے۔

دُوسری کلیسیاؤں کی طرف سے سلام دُعا (19-20 آیت)

خط کا اختتام کرنے سے قبل پولس رسول آسیہ کے رومی صوبہ کی کلیسیاؤں کی طرف سے سلام دُعا بھیجتا ہے جہاں افسّس درالخلافہ تھا۔ پرسکلہ اور اِکولہ اور اُن کے گھر پر فراہم ہونے والی کلیسیا بھی کرنتھس کی کلیسیا کو سلام بھیج رہی تھی۔ یہ جوڑا اب خدمت میں بڑا

سر گرم ہو چکا تھا۔اس جوڑے کی ملاقات پولس رسول کے ساتھ کرنتھس شہر ہی میں ہوئی تھی۔

(18 باب 1 آیت) پولس رسول نے کرنتھس کے ایمانداروں کو پاک بوسہ لینے کے لئے اُبھارا جو کہ بڑی گہری محبت اور یگانگت کی علامت ہے۔یوں لگتا ہے کہ اس دَور میں مسیحی ایماندار لوگ اسی طرح سے آپس میں سلام دُعالیا کرتے تھے۔

آخری باتیں (21-24آیت)

پولس رسول کرنتھس کے ایمانداروں کو یہ بتاتے ہوئے خط کا اختتام کرتا ہے کہ اُس نے یہ خط اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے۔

پولس رسول کے خط عموماً املا کے طور پر لکھے یا لکھائے جاتے تھے۔ بعض مفسرین یہ کہتے ہیں کہ اُس کی نظر کی معذوری کے سب سے یہ خطوط اِملا کے طور پر لکھائے جاتے تھے۔ بعض اوقات پولس رسول اپنے ہاتھ سے سلام دُعا لکھتا تھا تاکہ اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ یہ خط اُسی کی طرف سے ہے اور اُس نے شخصی طور پر یہ خط لکھا ہے۔

پولس رسول ایسے شخص پر لعنت کرتا ہے جو خداوند سے محبت نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ پولس رسول نے ایسے ایمانداروں کو ملعون کہا ہو جو خود کو ایماندار کہتے تھے لیکن اُن کے دلوں میں مسیح کی محبت نہیں تھی۔ ایسے لوگ کلیسیا پر دھبہ اور خداوند کے نام کے لئے باعث بدنامی تھے۔ کیونکہ اُن کا طرزِ زندگی، روّیہ اور چال چلن مسیح اور اُس کی تعلیم کے خلاف تھا۔

پولس رسول نے یہاں پر ارامی زبان کا لفظ استعمال کیا ہے۔"مارانا تھا" جس کا معنی ہے ہمارا خداوند آجائے۔ہو سکتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا اسی طور سے ایک دوسرے کو سلام دُعا کرتی ہو۔ گویا کرنتھس کی کلیسیا کو یاد دلایا جارہا تھا کہ خداوند جلد آنے والا ہے۔ اُنہیں خداوند

کی آمد کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا طرزِ زندگی، روّیے اور چال چلن درُست کرنا تھا۔ پولس رسول نے اُنہیں اپنی گہری محبت کی یاد دہانی کرائی اور اُن کے لئے خدا کا فضل چاہا۔ پولس رسول نے خط کے آغاز میں بھی اُن کے لئے فضل ہی چاہا تھا۔ (1 باب 3 آیت)

کرنتھس کی کلیسیا کاملیت سے بہت دُور تھی۔ کلیسیا میں بہت سے اُلجھے ہوئے معاملات تھے جنہیں سلجھانے کی ضرورت تھی۔ یہ انتہائی واجب اور مناسب ہے کہ پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کے لئے خدا کا فضل مانگتے ہوئے خط کا اختتام کیا۔ جو کچھ کرنتھس کی کلیسیا میں ہو رہا تھا اُس کے پیشِ نظر وقت کی یہی پکار تھی کہ اُنہیں خدا کی غیر مشروط اور اُتم محبت کی پھر سے یقین دہانی کرائی جائے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کی کلیسیا کرنتھس اور گلتیوں کی کلیسیا کی طرح مشن کے کاموں میں مصرُوف و مشغول ہے؟

☆۔ یہ باب مسیح کے بدن میں شاگرد بنانے کی اہمیت کے تعلق سے کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔ اس باب میں کرنتھس کی کلیسیا کے لوگوں کے تعلق سے پولس رسول کے روّیہ کا جائزہ لیں۔ جو لوگ ایمان میں ابھی تک پختہ نہیں اُن کے تعلق سے پولس رسول کی تعلیم کے مطابق کیسا روّیہ اپنانا چاہئے؟

☆۔ جو لوگ خاموشی اور وفاداری سے خداوند کی خدمت میں مصرُوف و مشغول ہیں، ہمیں اُن کے تعلق سے کس قدر مؤدبانہ اور محبت بھرا روّیہ اپنانا چاہئے؟

☆۔ کیا آپ کی کلیسیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہیں وہ عزت اور احترام نہیں مل پاتا جس کے وہ مستحق ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اپنے علاقہ میں دوسری کلیسیاؤں کی ضروریات پر چند لمحات کے لئے غور کریں؟اُن خاص ضروریات کے پورا ہونے کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔

☆۔جو لوگ ابھی تک ایمان میں کمزور ہیں اُن کے لئے دُعا کریں۔خداوند سے پوچھیں کہ آپ کس طرح اُنہیں روحانی طور پر پختہ اور مضبوط بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆۔اُن روحانی رہنماؤں کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں جو خدا نے آپ کو عطا کئے ہیں۔اُن بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھی خداوند کے شکر گزار ہوں جنہوں نے آپ کی زندگی پر مثبت اثرات مرتب کئے۔